BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222706
UNIVERSAL
LIBRARY

ماقل ودل خیر امما کثر والھی

1952

سبحان اللہ وبحمدہٖ

اردو دیوان غالب کی شرح

بطرز تازہ و پاکیزہ مفید منتہیان

جسکا تاریخی نام ہے

وثوق صراحت

CHECKED. 1951

جسکو

دبستان سخنوری کے اوستاد کامل حضرت مولانا مولوی
محمد عبد العلی المتخلص بہ والہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے تصنیف فرمایا

باہتمام وزیر علی مہتمم مطبع

مطبع نامی فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن میں طبع ہوی

Checked 1975

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

نقش فریادی ہے کس کی شوخیٔ تحریر کا ١ کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

پیرہنِ کاغذی = فریادیون کا لباس جو قدیم مین دستور تھا - یہہ کنایہ ہے عجز و بیچارگی و تظلم و زاری سے -

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے ٢ سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

شوق = شوقِ عاشق جو شایقِ قتل ہے -

آشفتگی نے نقشِ سویدا کیا درست ٣ ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا

پیچ و تابِ دودِ غم سے داغِ سویدا نقش پذیر ہوا ہے تو ظاہر ہوا کہ داغِ سوختہ کا سرمایہ دود تھا جیسے دودِ فتیلۂ چراغ -

تیشے بغیر مر نسکا کوہکن اسد ٤ سرگشتۂ خمارِ رسوم و قیود تھا

یعنی فرہاد اگر خمارِ رسم و قید کا سرگشتہ نہوتا تو بغیر ضربِ تیشہ کے مرجاتا یہہ اسکے نقصانِ عشق کی علامت ہے -

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا ۵ درد کی دوا پائی دردِ بے دوا پایا

زیست = زندگیٔ جاوید - درد کی دوا پائی = دردِ محرومی کی دوا پائی -

دردِ بے دوا پایا = عشق وہ درد ہے جسکی دوا نہین -

دوستدار دشمن ہے اعتمادِ دل معلوم ۶ آہ بے اثر دیکھی نالہ نارسا پایا

سادگی و پرکاری بیخودی و ہشیاری ۷ حسن کو تغافل مین جرأت آزما پایا

شوق ہر رنگ رقیب سروساماں نکلا ۸ قیس تصویر کے پردے مین بھی عریاں نکلا

رقیب = دشمن -

زخم نے داد نہ دی تنگیٔ دل کی یارب ۹ تیر بھی سینۂ بسمل سے پرافشاں نکلا

تنگیٔ دل = تنگیٔ دل جو تمنای تیر مین تھی -

دل حسرت زدہ تھا مائدۂ لذت درد ۱۰ کام یارون کا بہ قدرِ لب و دندان نکلا

اس مائدہ سے کامیابی یاران بقدر اُن کے دہان کے تھی -

ہے نو آموز فنا ہمت دشوار پسند ۱۱ سخت مشکل ہے کہ یہہ کام بھی آسان نکلا

یعنی اپنی ہمت دشوار پسند نے باآنکہ نو آموز فنا ہے آسانی سے مرحلۂ فنا کو طی کیا یہہ کام آسانی سے سرانجام پانا بڑی مشکل کی بات ہے کہ ہر ایک سے ہو نہین سکتا -

دل مین پھر گریہ نے اک شور اٹھایا غالبؔ ۱۲ آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سو طوفان نکلا

نہ نکلا تھا = بوجہ ضبط نہ نکلا تھا۔

تالیف نسخہ ہاے وفا کر رہا تھا مین	۱۳	مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا

فرد فرد تھا = یعنی مجتمع نہوا تھا کم عمری مین۔

دل تا جگر کہ ساحل دریاے خون ہے اب	۱۴	اس رہگذر مین جلوۂ گل آگے گرد تھا

رہگذر مذکور مین جو پیشتر نزاکت موفور کے سبب جلوۂ گل باعث گرد کدورت تھا اب عاشقی مین اس دل و جگر کا یہہ حال ہے۔

استاد فصیحی ؎ پامال دو صد قافلہ خون است درین راہ، آن دیدہ کہ از سایۂ مژگان گلہ دارد۔ درین راہ = ای راہ عشق۔

بہ فیض بیدلی نومیدی جاوید آسان ہے	۱۵	کشایش کو ہمارا عقدۂ مشکل پسند آیا

عقدۂ مشکل = دل باختہ۔

ہواے سیر گل آئینۂ بے مہری قاتل	۱۶	کہ انداز بخون غلتیدن بسمل پسند آیا

ہواے سیر گل = ہواے گلگشت قاتل۔

آئینہ = نمایندہ۔

بخون غلتیدن = بخون غلتیدن سیر گل مین۔

دہر مین نقش وفا وجہ تسلی نہوا	۱۷	ہے یہہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہوا

یعنی وفا لفظ بےمعنی ہے۔

مین نے چاہا تھا کہ اندوہ وفا سے چھوٹون	۱۸	وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہوا

وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہوا = کیونکہ اسمین اندوہِ وفا سے رہائی تھی -

دل گذرگاہِ خیالِ مے و ساغر ہی سہی	۱۹	گر نفس جادۂ سرمنزلِ تقوی نہوا

گر نفس جادۂ سرمنزلِ تقوی نہوا = اگر ہمارا دم باریک راستہ منزلِ ذکرِ الٰہی نہوا

ہون ترے وعدہ نکرنے مین بھی راضی کہ کبھی	۲۰	گوش منت کش گلبانگ تسلی نہوا

گلبانگ = آواز -

گوش منت کش گلبانگ تسلی نہوا = تسلی بخش وعدہ کا کبھی کان ممنون نہوا -

کس سے محرومیٔ قسمت کی شکایت کیجیے	۲۱	ہم نے چاہا تھا کہ مرجائین سو وہ بھی نہوا

مرجائین = جس سے نجات ملتی آفات سے

نہ آئی سطوتِ قاتل بھی مانع میرے نالونکو	۲۲	لیا دانتون مین جو تنکا ہوا ریشہ نیستان کا

دانتون مین تنکا لینا = عاجزی و فروتنی کرنی - زنہار و امان چاہنا -

مری تعمیر مین مضمر ہے اک صورت خرابی کی	۲۳	ہیولی برق خرمن کا ہے خونِ گرم دہقان کا

ہیولی = مادّہ -

اُگا ہے گھر مین ہر سو سبزہ ویرانی تماشا کر	۲۴	مدار اب کھودنے پر گھاس کے ہے میرے دربان کا

مدار = گذران -

ہنوز اک پرتوِ نقشِ خیالِ یار باقی ہے	۲۵	دلِ افسردہ گویا حجرہ ہے یوسف کے زندان کا

خیال = تصوّر -

نہین معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا	۲۶	قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژگان کا

پانی ہوا ہوگا = بہا ہوگا ۔

نہوگا یک بیابان ماندگی سی ذوق کم میرا	۲۷	حباب موجۂ رفتار ہی نقش قدم میرا

یک بیابان = مراد کثرت ۔

سراپا رہن عشق و ناگزیر الفت ہستی	۲۸	عبادت برق کی کرتا ہون اور افسوس حاصل کا

افسوس = مقتضای عالم زندگانی ۔

بقدر ظرف ہے ساقی خمار تشنہ کامی بھی	۲۹	جو تو دریای مے ہی تو مین خمیازہ ہون ساحل کا
رنگ شکستہ صبح بہار نظارہ ہے	۳۰	یہہ وقت ہی شگفتن گلہای ناز کا

رنگ شکستہ = رنگِ شکستہ عاشق کا ۔

گل ہاے ناز کا = گل ہاے نازِ معشوق کا ۔

ہین بسکہ جوش بادہ سی شیشے اُچھل رہے	۳۱	ہر گوشہ بساط ہے سر شیشہ باز کا

ہر گوشہ بساط ہے سر شیشہ باز کا = بلحاظ اُچھلنے شیشون کے ۔

کاوش کا دل کری ہے تقاضا کہ ہی ہنوز	۳۲	ناخن پہ قرض اس گرہ نیم باز کا

گرہ مین زر باندھنے کی وجہ سے لفظ قرض مناسب گرہ ہے ۔

بزم شاہنشاہ مین اشعار کا دفتر کھلا	۳۳	رکھیو یارب یہہ در گنجینہ گوہر کھلا
گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست کا کھاؤن فریب	۳۴	آستین مین دشنہ پنہان ہاتھہ مین نشتر کھلا

دشنہ = کٹاری ۔

نشتر = فصدِ دیوانہ کے لئے ہے ۔

گو نہ سمجھوں اُسکی باتین گو نپاؤں اُسکا بھید	۳۵	پر یہ کیا کم ہی کہ مجھ سے وہ پری پیکر کھلا
کھلا = شگفتہ ہوا -		
منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہین	۳۶	زلف سے بڑھکر نقاب اُس شوخ کی منہ پر کھلا
کھلا = خوشنما ہوا - زیب دیا -		
در پہ رہنے کو کہا اور کہکے کیسا پھر گیا	۳۷	جتنے عرصہ مین مرا لپٹا ہوا بستر کھلا
جلد منحرف ہوا - پھر گیا = منحرف ہوا -		
کیون اندھیری ہی شب غم ہی بلاؤن کا نزول	۳۸	آج اُدھر ہی کو رہیگا دیدۂ اختر کھلا
اختر = طالع بد -		
کیا رہون غربت مین خوش جب ہو حوادث کا یہ حال	۳۹	نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کھلا
نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کھلا = جیسے غدر کے زمانہ مین -		
اسکی امت ہون مین میرے رہین کیون کام بند	۴۰	واسطے جس شہ کی غالب گنبدِ بیدر کھلا
شہ = سلطانِ انبیا علیہ السلام - گنبدِ بے در = آسمان - کھلا = شب معراج مین -		
وان کرم کو عذرِ بارش تھا عنانگیرِ خرام	۴۱	گریہ سے یان پنبۂ بالش کفِ سیلاب تھا
کرم کو = کرمِ یار کو -		

عنانگیر = روکنے والا -

خرام = رفتار -

عنانگیر خرام = روکنے والا رفتار کا -

قایل نے (گراں کو) کی جگہہ (کرم کو) کہا ہے تاکہ مقصود مین تعقید معنوی ہو

یان سر پرشور بیخوابی سے تھا دیوار جو	۴۲	وان وہ فرقِ نازِ محوِ بالش کمخواب تھا

دیوار جو = ٹکرانے -

یان نفس کرتا تھا روشن شمع بزم بیخودی	۴۳	جلوہٗ گل وان بساطِ صحبت احباب تھا

جلوہٗ گل الخ = بسترِ گل پر یار ہمصحبتِ یاران تھا یایون کہیے محبوب ہم صحبت احباب تھا

ناگہان اس رنگ سے خونابہ ٹپکانی لگا	۴۴	دل کو ذوقِ کاوشِ ناخن سی لذت یاب تھا

خونابہ = اشارہ ہے طرف دوسری غزل کے -

ناخن = ناخنِ دردِ عشق -

نالہٗ دل مین شب اندازِ اثر نایاب تھا	۴۵	تھا سپند بزم وصل غیر گو بیتاب تھا

دل اس بزم کا سپند بنکے جل رہا تھا اگر نالہ اسکا با اثر ہوتا تو سپند اپنی بزمِ وصل کا ہوتا جیسے غزلِ سابق سے واسوخت کا حال روشن ہے -

مقدمِ سیلاب سے دل کیا نشاط آہنگ ہے	۴۶	خانہٗ عاشق مگر سازِ صدای آب تھا

آہنگ = الاپ -

کچھہ نکی اپنے جنونِ نارسانے ورنہ یان	۴۷	ذرہ ذرہ روکشِ خورشیدِ عالم تاب تھا

کچھ نکی = کچھ رسائی نکی -

جنون = عشق -

روکش = مقابل -

یاد کرو وہ دن کہ ہر اک حلقہ تیرے دام کا	۴۸	انتظارِ صید مین اک دیدۂ بے خواب تھا

حلقہ = مشبہ -

دام = زلف -

دیدۂ = مشبہ بہ -

ایک ایک قطرہ کا مجھے دینا پڑا حساب	۴۹	خونِ جگر ودیعتِ مژگانِ یار تھا

ودیعت مژگان یار = امانت یار کے مژگان کی -

اب مین ہون اور ماتمِ یک شہرِ آرزو	۵۰	توڑا جو تو نے آئینہ تمثال دار تھا

میرے آئینۂ دل مین تیری صورت تھی جس سے ہزارون آرزوئین زندہ تھین آئینہ دل جو ٹوٹ گیا تو وہ صورت مٹ گئی آرزوئین مردہ ہوگئین -

گلیون مین میری نعش کو کھینچے پھرو کہ مین	۵۱	جان دادۂ ہوائے سرِ رہگذار تھا

رہگذار = رہگذرِ محبوب یا مطلق محبوبان -

موجِ سرابِ دشتِ وفا کا نہ پوچھ حال	۵۲	ہر ذرہ مثلِ جوہرِ تیغ آبدار تھا

ذرہ ذرہ اس دشت کا نمایش جوہرِ آبدار تیغ رکھتا تھا یعنے سامانِ قتل وبلا کی تھا نہ سامانِ کامیابی -

کم جانتے تھے ہم بھی غمِ عشق کو پر اب ۵۳ دیکھا تو کم ہوئے پہ غمِ روزگار تھا

غمِ روزگار برابر غمِ مذکور تھا ۔

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا ۵۴ آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

انسان ہونا = سیرتِ انسانی کا پیدا کرنا ۔

لیگئے خاک میں ہم داغِ تمنای نشاط ۵۵ تو ہو اور آپ بصد رنگ گلستاں ہونا

گلستاں ہونا = باغ باغ ہونا ۔

عشرتِ پارۂ دل زخمِ تمنا کھانا ۵۶ لذتِ ریشِ جگر غرقِ نمکداں ہونا

عشرتِ پارۂ دل = سوال ۔

زخمِ تمنا کھانا = جواب ۔

لذتِ ریشِ جگر = سوال ۔

غرقِ نمکداں ہونا = جواب ۔

شب خمارِ شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا ۵۷ تا محیطِ بادہ صورتخانۂ خمیازہ تھا

رستخیز اندازہ = قیامت کی مانند ۔

یک قدم وحشت سے درسِ دفترِ امکاں کھلا ۵۸ جادہ اجزای دو عالم دشت کا شیرازہ تھا

جادہ اجزاے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا = جادہ لازم صحرا اور صحرا کو وحشت لازم ہے ۔

مانع وحشت خرامی ہای لیلی کون ہے ۵۹ خانۂ مجنونِ صحرا گرد بے دروازہ تھا

خانۂ مجنونِ صحرا گرد = وہ خانۂ صحرا جسمین مجنون پھرا کرتے تھے ۔

پوچھ مت رسوائے اندازِ استغنائے حسن	۶۰	دست مرہونِ حنا رخسار رہنِ غازہ تھا

رسوائی اندازِ استغنای حسن = رسوائی عاشق باستغنای معشوق حنا اور غازہ کے سبب کہ اون دونون کو بوسہ دے نہین سکتے بلحاظ بگڑنی رنگ کے

نالۂ دل نے دئے اوراقِ لختِ دل بباد	۶۱	یادگارِ نالہ اک دیوانِ بے شیرازہ تھا
دوست غمخواری مین میری سعی فرماوینگے کیا	۶۲	زخم کی بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جاوینگے کیا

غمخواری = التیامِ زخم کے لئے ناخن کٹوانے مین جو سعی کی ہے یہی غمخواری ہے ۔

بے نیازی حد سی گذری بندہ پرور کب تلک	۶۳	ہم کہین گے حالِ دل اور آپ فرماوینگے کیا

بے نیازی = استغنای معشوق ۔

حضرتِ ناصح گر آوین دیدہ و دل فرشِ راہ	۶۴	کوئی مجھکو یہہ تو سمجھا دو کہ سمجھاوینگے کیا

دیدہ و دل اپنا ۔

فرشِ راہ اُنکے ۔

سمجھاوین گے کیا اب مجھے ۔

آج وان تیغ و کفن باندھی ہوی جاتا ہون مین	۶۵	عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لاوینگے کیا

عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لاوینگے کیا = کیونکہ سامانِ شہادت موجود ہے ۔

گر کیا ناصح نے ہمکو قید اچھا یون سہی	۶۶	یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جاوینگے کیا

انداز = قصد ۔ ارادے ۔

خانہ زادِ زلف ہین زنجیر سی بھاگین گے کیون	۶۷	ہین گرفتارِ وفا زندان سی گھبراوینگے کیا

گرفتارِ وفا = زندانیٔ وفا ۔

ہے اب اس معمورہ مین قحطِ غمِ الفت اسد	۶۸	ہمنے یہہ مانا کہ دلّی مین رہین کھاوینگے کیا

معمورہ = دلی ۔

قحطِ غمِ الفت = غمِ عشقبازی کی قحط سالی ۔

یہ نہی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا	۶۹	اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

یہی انتظار ہوتا = الانتظار اشد الموت ۔

ترے وعدہ پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا	۷۰	کہ خوشی سے مر نہ جاتی اگر اعتبار ہوتا

جان جھوٹ = وعدۂ مذکور کو ۔

کہ = کیونکہ

اگر اعتبار ہوتا = اس وعدہ کا ۔

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا	۷۱	کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا

بودا = سست ۔

اگر استوار ہوتا = عہد مذکور ۔

یہ کہان کی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح	۷۲	کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

کاش چارجو ہمارے ہوتے عاشقی مین اور وصالِ یار مین ہماری غمخواری

کرتے تدبیر سے -

غم اگرچہ جان گسل ہی پہ کہان بچین کہ دل ہی ۳ غم عشق اگر نہوتا غم روزگار ہوتا

غم = غم عشق -

دل ہی = کوئی نہ کوئی غم اسکو ہوا ہی کرتا ہے -

کہون کس سی مین کہ کیا ہی شب غم بری بلا ہی ۴ مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایکبار ہوتا = غم فراق کی شب مین بلکہ مر مر کے اس رات مین جینا ہے -

شب غم = شب غم فراق -

ہوی مرکی ہم جو رسوا ہوی کیون نہ غرق دریا ۵ نہ کبھی جنازہ اُٹھتا نہ کہین مزار ہوتا

ہوے مرکے ہم جو رسوا = عشق مین -

اوسی کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہی وہ یکتا ۶ جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہین دوچار ہوتا

دو آنکھین چار ہونا = کنایہ ہے ملاقات سے -

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا ۷ نہو مرنا تو جینے کا مزا کیا

مرنا = فدا ہونا -

نہو مرنا تو جینے کا مزا کیا = فدا ہونا یار پر یا یہ کہ مرجائین تو ہوس کی بازیون سے رہائی ہو - اسوقت زندگی کا ثمرہ پایا -

تجاہل پیشگی سے مدعا کیا ۸ کہان تک ای سراپا ناز کیا کیا

کیا کیا = انجان بنے بار بار پوچھنا -

نوازش ہای بیجا دیکھتا ہون	۷۹	شکایت ہاے رنگین کا گلا کیا

نوازش ہای بیجا = بہ نسبت غیرون کے تمھاری بیجا نوازشین -
شکایت ہاے رنگین کا گلا کیا = اپنی گفتگوے گلۂ رنگین کا گلہ نکیجیے -

نگاہ بے محابا چاہتا ہون	۸۰	تغافل ہای تمکین آزما کیا

بے محابا = بے تامل و لحاظ
تغافل = انجان ہو جانا - آنکھین چرانی -
تمکین آزما = صبر کو آزمانیوالے عاشق کے -

فروغ شعلۂ خس اک نفس ہے	۸۱	ہوس کو پاس ناموس وفا کیا

فروغ شعلۂ خس اک نفس ہے = تمثیل ہوس کی ہے -
ہوس کو پاس ناموس وفا کیا = یہہ پاس عشق کو ہوتا ہے یعنے عاشق وفادار ہوتے ہین نہ بوالہوس -

نفس موج محیط بیخودی ہے	۸۲	تغافلہاے ساقی کا گلا کیا

محیط = محیط شراب -
تغافلہای ساقی کا گلا کیا = تغافلہاے ساقی سے جو بیخودی ہمین ہوی وہ بمنزلۂ نشۂ شراب ہے پس ساقی کے شراب ندینے کا کیا گلہ -
دوسری توجیہ ساقی کی چشم مستانہ نے ہمین مست کردیا ہے اس حالت کو دیکھ کے

وہ ہمین سے مئے ندے تو کیا گلہ۔

دماغ عطر پیراہن نہین ہے	۸۳	غم آوارگیہاے صبا کیا

اپنے یوسف کے پیرہن کی بو بسببِ آوارگی صبا اگر ہم تک نہ پہوچی تو اچھا ہوا کہ دماغ اس عطر کے سونگھنے کا ہمین نتھا۔

دل ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر	۸۴	ہم اُسکے ہین ہمارا پوچھنا کیا

دل ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر = ہر ایک قطرہ کے دل سے انا البحر کا نغمہ نکل رہا ہے۔

ہمارا پوچھنا کیا کہ ہم کون ہین۔

محابا کیا ہے مین ضامن ادہر دیکھ	۸۵	شہیدانِ نگہ کا خون بہا کیا

مین ضامن کہ خونبہا کا طلبگار تیرے شہیدانِ نگہ سے کوئی نہوگا۔

سن اے غارتگرِ جنسِ وفا سن	۸۶	شکستِ قیمتِ دل کی صدا کیا

جنسِ وفا کنایہ ہے دل سے۔

یہہ بات سن لے کہ قیمتِ دل کی شکست آواز نہین رکھتی پس اسکو نہ توڑ اور جنس وفا کی غارتگری نکر۔ یا یہہ کہ شکستِ مذکور کی صدا پکارے کیا کہتی ہے۔؟ یہہ کہتی ہے کہ اے غارتگر جنسِ وفا ہماری آواز سن اور ہماری ضعیف نالی پر رحم کر۔

کیا کس نے جگرداری کا دعوی	۸۷	شکیبِ خاطرِ عاشق بھلا کیا

کس عاشق نے دلاوری کا دعوی صبر کرنے مین کیا ہے۔

ع زعشق تا بصبوری ہزار فرسنگ است -

یہہ قاتل وعدۂ صبر آزما کیون	۸۸	یہ کافر فتنۂ طاقت ربا کیا

قاتل = منادی یا ایسا قاتل - مصرع ثانی بھی بدستور -

درخورِ قہر وغضب جب کوئی ہمسا نہوا	۸۹	پھر غلط کیا ہی کہ ہمسا کوئی پیدا نہوا

پھر غلط کیا ہی = یعنے یہہ دعوی صحیح ہے -

سب کو مقبول ہی دعوی تری یکتائی کا	۹۰	روبرو کوئی بتِ آئینہ سیما نہوا

روبرو = مقابل تیرا -

کم نہین نازشِ ہمنامیِ چشمِ خوبان	۹۱	ترا بیمار برا کیا ہے گر اچھا نہوا

ہمنامیِ چشمِ خوبان = یعنے چشمِ بیمار کا ہمنام ہونا -

سینہ کا داغ ہی وہ نالہ کہ لب تک نگیا	۹۲	خاک کا رزق ہی وہ قطرہ کہ دریا نہوا

سینہ کا داغ ہی = باعثِ آزارِ سینہ ہے -

دریا نہوا = دریا سے جا نملا - یعنی اپنی اصل سے جدا ہوا سو خاک مین مل گیا -

نام کا میرے ہی جو دکھہ کہ کسی کو نملا	۹۳	کام مین میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہوا

نام کا میرے ہے = خبر مقدم -

دکھہ = رنج

کام مین میرے = فکر کار مین میرے -

ہر بنِ مو سی دمِ ذکر نہ ٹپکے خوناب	۹۴	حمزہ کا قصہ ہوا عشق کا چرچا نہوا

دمِ ذکر = وقتِ ذکر جس تذکرۂ عشق سے خونِ خالص ہر بُنِ مُو سے نہ ٹپکے
وہ امیر حمزہ کا داستان ہے نہ عشق کی کہانی ۔

قطرہ مین دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو مین کُل	۹۵	کھیل لڑکون کا ہوا دیدۂ بینا نہوا

دیدۂ بینا نہوا = جو قطرہ مین دریا کو اور جزو مین کُل کو نہ دیکھے وہ دیدہ بازیچۂ طفلان ہے

پئے نذرِ کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا	۹۶	بخون غلطیدۂ صد رنگ دعویٰ پارسائی کا

کرم = بخشش الٰہی ۔

تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا = خجلتِ ناتمامی کا ہدیہ ہے ۔

وہ کون ۔ ؟ ۔ یعنی صد رنگ سے خون مین لوٹا ہوا پارسائی کا دعویٰ ۔

نہو حُسنِ تماشا دوست رسوا بیوفائی کا	۹۷	بہ مُہرِ صد نظر ثابت ہے دعویٰ پارسائی کا

رسوا بیوفائی کا = بدنام عہدِ دوستی پورا نکرنے کا یا عہدِ پارسائی کو ۔

صد نظر = صد دیدۂ نظّارگی ۔

دعویٰ پارسائی کا = دعویٰ حُسنِ تماشا دوست کی پاکدامنی کا کہ محضرِ مذکور سے
دعویٰ مزبور ثابت ہے ۔

زکاتِ حسن دے ای جلوۂ بینش کہ مہر آسا	۹۸	چراغِ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا

کاسہ گدائی کا = یعنی دیدہ دریوزہ گر دیدار ۔

نمارا جانکر بیجرم غافل تیری گردن پر	۹۹	رہا مانندِ خونِ بیگنہ حق آشنائی کا

نمارا = قتل نکیا ۔

جانکر بیجرم = مجھکو بیگنہ جانکے -

غافل = اے غافل

حق آشنائی کا = حقِ عاشقی جو مقتضیٔ قتل تھا خون بیگنہ کی مانند تیری گردن پر رہگیا

تمنای زبان محوِ سپاسِ بیزبانی ہے	۱۰۰	مٹا جس سے تقاضا شکوۂ بیدست وپائی کا

تمنای زبان = تقاضای مذکورِ ما بعد -

بیدست وپائی = ہماری بیدست وپائی مقتضی تمہاری تشریف آوری کی تھی بارے - ہماری بیزبانی سنے یہہ تقاضا بھی کرنے ندیا اور بیزبانی کی سپاسگذار ہماری تمنای زبان ہے -

دہانِ ہر بتِ پیغارہ جو زنجیرِ رسوائی	۱۰۱	عدم تک بیوفا چرچا ہے تیری بیوفائی کا

حلقۂ دہان ہر ایک بتِ طعنہ جو کا باہم مِل کے زنجیرِ رسوائی ہو گیا اس مصرع کے موافق ع حلقہ بر حلقہ چو افزود ہمان زنجیرست -

لفظِ عدم مراعاتِ دہن ہے -

وہی اک بات ہے جو یان نفس وان نگہتِ گل ہے	۱۰۲	چمن کا جلوہ باعث ہے مری رنگین نوائی کا
ندی نامہ کو اتنا طول غالب مختصر لکھدے	۱۰۳	کہ حسرت سنج ہون عرضِ ستم ہای جدائی کا

ہون = متکلم -

حسرت سنج ہون عرض ستم ہای جدائی کا = جن حسرتون کا بیان ہو نہیں سکتا

دل کو ہم صرفِ وفا سمجھے تھے کیا معلوم تھا	۱۰۴	یعنے یہ پہلے ہی نذرِ امتحان ہو جائیگا

حرفِ وفا سمجھے تھے = وفا مین پایداری کریگا سمجھے تھے ۔
پہلے ہی نذر امتحان ہوجائیگا = امتحانِ وفا کے ابتدا ہی مین اسکا کام تمام ہوجائیگا

گر نگاہِ گرم فرماتی رہی تعلیمِ ضبط	۱۰۵	شعلہ خس مین جیسے خون رگ مین نہان ہوجائیگا

نگاہِ گرم = نظرِ مہر ۔

ہے خبر گرم اُن کے آنے کی	۱۰۶	آج ہی گھر مین بوریا نہوا

بوریا نہوا = بوریا نہوا بچھانے ۔

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی	۱۰۷	بندگی مین مرا بھلا نہوا

صنم کی بندگی مین اپنی بھلائی جو نہوی گویا صنم کی صاحبی نمرود کی خدائی تھی جس سے پرستارون کا بھلا نہوا ۔

جان دی دی ہوی اُسی کی تھی	۱۰۸	حق تو یون ہے کہ حق ادا نہوا

حق ادا نہوا = حق ادا نہوا جان کے دینے مین ۔

رہزنی ہے کہ دل ستانی ہے	۱۰۹	لیکے دل دلستان روانہ ہوا

کہ = کافِ تردید بمعنیٔ یا ۔

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہین	۱۱۰	آج غالب غزل سرا نہوا

کچھ تو پڑھیے = کچھ تو پڑھیے حدیثِ نفس ۔

گلہ ہے شوق کو دل مین بھی تنگیٔ جا کا	۱۱۱	گہر مین محو ہوا اضطراب دریا کا
ہنوز محرمیٔ حسن کو ترستا ہون	۱۱۲	کرے ہے ہر بُنِ مو کام چشمِ بینا کا

کرے ہے = باآنکہ کرے ہے ۔

فلک کو دیکھکے کرتا ہون اُسکو یاد اسد	۱۱۳	جفا مین اُسکی ہے انداز کارفرما کا

کارفرما فلک ٹھہرا اور کارکن محبوب یا بالعکس ۔ توجیہ ثانی مین مبالغہ زیادہ ہے

قطرۂ مے بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا	۱۱۴	خطِ جامِ مے سراسر رشتۂ گوہر ہوا

حیرت سے = حیرت سے لبِ محبوب کی ۔

اہل بینش نے بحیرت کدۂ شوخئ ناز	۱۱۵	جوہرِ آئینہ کو طوطئ بسمل باندھا

ناز کی شوخی سے حیرت مُبدّل باضطراب ہوگئی ۔ تو جوہرِ آئینہ طوطئ مذبوح کے مانند تڑپھ رہے ہین ۔

یاس و امید نے یک عربدہ میدان مانگا	۱۱۶	عجزِ ہمت نے طلسمِ دلِ سائل باندھا

چونکہ دل سائل طلسم یاس و امید ہے اور سوال کی بنا پست ہمتی پر ہے اسلئے سائل کے دل کو جنگ گاہِ امید و یاس کہا ہے ۔

نہ بندھے تشنگئ ذوق کے مضمون غالب	۱۱۷	گرچہ دل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا

نہ بندھی = باندھی نگئے ۔

یعنے تشنگئ شوق یہان تک ہی کہ جس کے مقابل دریا بمثابہ ساحل ہے ۔

بے مے کسے ہے طاقتِ آشوبِ آگہی	۱۱۸	کھینچا ہے عجزِ حوصلہ نے خطِ ایاغ کا
بے خونِ دل ہے چشم مین موجِ نگہ غبار	۱۱۹	یہہ میکدہ خراب ہے مے کے سراغ کا
باغِ شگفتہ تیرا بساطِ نشاطِ دل	۱۲۰	ابرِ بہار خمکدہ کس کے دماغ کا

تیرا باغِ شگفتہ یعنے گلزارِ حسن ہمارا بساطِ نشاطِ دل ہے۔ ابرِ بہار کی ہیکشی سے ہمارا دماغ تر و تازہ نہیں ہوتا۔

وہ مرے چینِ جبین سے غمِ پنہان سمجھا ۱۲۱ رازِ مکتوب بہ بے ربطیٔ عنوان سمجھا

بے ربطیٔ عنوان = عنوانِ نامربوط یعنے چینِ جبین جو ضد ہے جبینِ کشادہ کا۔

یک الف بیش نہیں صیقلِ آئینہ ہنوز ۱۲۲ چاک کرتا ہون مین جب سے کہ گریبان سمجھا

صیقل سے جو خط آئینہ پر پڑتا ہے وہ ہو بہو الف کے مانند ہوتا ہے تو خطِ مذکور ابھی الف ہی کی مشق کر رہا ہے۔ ہنوز روزِ اول ہے۔ مگر چاک گریبان اپنا کہ وہ بھی بصورتِ الف تھا سیکڑون شکلین اسکی بدل گئین تو معلوم ہوا کہ مشقِ گریبان دری مین آئینہ مبتدی ہے اور حضرت **غالب** کا گریبان منتہی۔

بدگمانی نے نچاہا اسے سرگرمِ خرام ۱۲۳ رخ پہ ہر قطرہ عرق دیدۂ حیران سمجھا

کیونکہ گرمیٔ مشی عرق آور ہے اور قطرۂ عرق شبیہ دیدۂ حیرانِ عاشق ہے۔

عجز سے اپنے یہ جانا کہ وہ بدخو ہوگا ۱۲۴ نبضِ خس سے تپشِ شعلۂ سوزان سمجھا

بدخو = افروختہ و سرکش۔

سفرِ عشق مین کی ضعف نے راحت طلبی ۱۲۵ ہر قدم سایہ کو مین اپنے شبستان سمجھا

لف و نشرِ مرتب۔

تھا گریزان مژۂ یار سے دل تا دمِ مرگ ۱۲۶ دفعِ پیکانِ قضا اس قدر آسان سمجھا

مگر کہاں تک بھاگ سکیئے آخر اسی کا کشتہ ہو گیا کیونکہ وہ مژگانِ قضا کا پیکان تھا جس کا دفع کرنا آسان نہیں ہے ۔

قضا و قدر مراعات النظیر ہے ۔

اگر (دفع) کی جگہہ (زخم) بمعنٔی جراحت ہوتا تو مناسب تھا ۔

دل دیا جان کے کیوں اسکو وفادار اسدؔ ۱۲۷ غلطی کی کہ جو کافر کو مسلمان سمجھا

جان کے = ایہامِ تناسب ۔

پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا ۱۲۸ دل جگر تشنۂ فریاد آیا

دل = مبتدا ۔

تشنہ جگر خبر ہے دل کی ۔

یعنے دیدۂ تر کی یاد سے دل تشنہ جگر فریاد کا ہوا یعنے رونا چلانا جو لازمہ عاشقی کا ہے پھر تازہ ہوا ۔

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز ۱۲۹ پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا

پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا = جسکے یاد آنے سے ہنگامۂ قیامت تازہ ہوا ۔

سادگی ہائے تمنا یعنے + ۱۳۰ پھر وہ نیرنگِ نظر یاد آیا

یاد نیرنگ بازیٔ نظر محبوب بتقاضای سادگیٔ عشق ہے کیونکہ جس نیرنگ سے ایکبار آفتین اُٹھا چکے ہین دوبارہ اُسکا خیال کرنا محض نادانی ہوگی ۔

عذرِ واماندگی اے حسرتِ دل ۱۳۱ نالہ کرتا تھا جگر یاد آیا

اے حسرت دل مین نالہ کرتی رہگیا اور عذر رہجانے کا یاد آنا جگر کا ہے کہ اب جگر مین آہ باقی نرہی -

زندگی یون بھی گذر ہی جاتی	۱۳۲	کیون ترا راہگذر یاد آیا

تیرا راہگذار جس پر میری زندگی کوئی دن بسر ہوی تھی کیون یاد آگیا جسکے یاد آنے سے اب زندگی کا گذرنا مجھہ پر سخت دشوار ہو گیا ہے والا زندگی کسی حال گزر ہی جاتی -

کیا ہی رضوان سے لڑائی ہو گی	۱۳۳	گھر ترا خلد مین گر یاد آیا

لڑائی ہو گی تکرار پر اس بات کی کہ تیرا گھر بہتر ہے نہ خُلد -

آہ وہ جرأت فریاد کہان	۱۳۴	دل سے تنگ آکے جگر یاد آیا

دل سے تنگ آنیکی یہہ وجہ کہ پہلے کی مانند دل مین جرأت فریاد نرہی لیکن جگر کہ جس سے شجاعت کا تعلق ہے یاد آگیا پر کیا فایدہ کہ اب وہ جرأت اُسمین بھی باقی نرہی -

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے	۱۳۵	دشت کو دیکھکے گھر یاد آیا

دو پہلو مین دشت دلکشائی مین گھر جیسا ہے یا اپنا گھر ویرانی مین دشت جیسا ہے -

مین نے مجنون پہ لڑکپن مین اسدؔ	۱۳۶	سنگ اُٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

یعنے اپنے سر کی چوٹ یاد آئی اسلئے طفلی مین مجنون کے سر پر سنگ اندازی نکی گویا لڑکپن سے قایل نے آپکو شوریدہ سر فرض کیا ہے جسکے سبب سنگ

طفلان کا مزہ چکھ چکا ہے ۔

ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا	۱۳۷	آپ آتے تھے مگر کوئی عنان گیر بھی تھا

کوئی = غیر یا رقیب ۔

عنان گیر = مانع و مزاحم ۔

تم سے بیجا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلا	۱۳۸	اسمین کچھ شائبۂ خوبیٔ تقدیر بھی تھا

شائبۂ خوبیٔ تقدیر = آمیزش و میل بدیٔ مُقدّر کا ۔

تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلا دون	۱۳۹	کبھی فتراک مین تیرے کوئی نخچیر بھی تھا

کبھی فتراک مین تیرے کوئی نخچیر بھی تھا = کیا تسمۂ شکاربند مین تیرے کوئی شکار بھی تھا ۔ ؟ ۔ یہہ مراد اپنی گرفتاری سے ہے زمانۂ سابق مین ۔

قید مین ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد	۱۴۰	ہان کچھ اک رنجِ گرانباریٔ زنجیر بھی تھا

ہان کچھ اک رنجِ گرانباریٔ زنجیر بھی تھا = گرفتاریٔ یادِ زلف کے علاوہ گرانیٔ زنجیر کا بیقدر رنج بھی تھا مگر آن کجا و این کجا ۔

بجلی اک کوند گئی آنکھون کے آگے تو کیا	۱۴۱	بات کرتے کہ مَین لب تشنۂ تقریر بھی تھا

بجلی = یہہ کنایہ چمک سے دانتون کی ہے بات کرنے مین ۔

بجلی کو باران لازم ہے ۔ باران تراوشِ تقریر کو قرار دیا ہے جو چارۂ لب تشنگی ہے ۔

یوسف اسکو کہون اور کچھ نکہی خیر ہوئی	۱۴۲	گر بگڑ بیٹھے تو مَین لائقِ تعذیر بھی تھا

کچھ نکہی = مجھے بُرا نکہا اُس نے -
لائق تعذیر بھی تھا = بُرا کہنے کے علاوہ سزا کے لائق بھی مین تھا -

دیکھکر غیر کو ہو کیون نہ کلیجا ٹھنڈا	۱۴۳	نالہ کرتا تھا و لے طالب تاثیر بھی تھا

نالہ کرتا تھا غیر کے تقرب سے مگر میرے نالہ کی تاثیر نے اُسکو یار کی نزدیکی سے دُور کردیا -

پیشہ مین عیب نہین رکھئے نہ فرہاد کو نام	۱۴۴	ہم ہی آشفتہ سرون مین وہ جوانمیر بھی تھا

ہم آشفتہ سرانِ محبت مین فرہاد پیشہ ور میرِ زمرہ بھی تھا یا جوان مرگیا تھا -
دو پہلو مین -

ہم تھے مرنیکو کھڑے پاس نہ آیا نہ سہی	۱۴۵	آخر اُس شوخ کی ترکش مین کوئی تیر بھی تھا

پاس = ایہام بمعنی پاسداری یا نزدیکی یعنی پاس نہ آنا سہی نہوا کیونکہ اس شوخ کی ترکش مین کوئی تیر نہین تھا جو پاس آیا ہوتا -

پکڑے جاتے ہین فرشتونکی لکھے پر ناحق	۱۴۶	آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

فرشتون = کراماً کاتبین -

لبِ خشک درتشنگی مردگان کا	۱۴۷	زیارت کدہ ہون دل آزردگان کا

تشنگی مین موے ہوے جو لوگ ہین گویا مین اُنکا لبِ خشک ہون -
چونکہ مُردے کی زیارت کیا کرتے ہین مین زیارت گاہ ہون اپنے غمگسارانِ آزردہ دل کا -

ہمہ نا امیدی ہمہ بدگمانی ۱۴۸ مین دل ہون فریب وفا خوردگان کا

مین بالکل نا امید اور بالکل بدگمان ہون یہہ دو صفتین دل فریب خوردگان وفاے بیوفایان کی ہین گویا مین وہی دل ہون ۔

تو دوست کسی کا بھی ستمگر نہوا تھا ۱۴۹ اورون پہ ہی وہ ظلم کہ مجھ پر نہوا تھا

حالانکہ وہ ظلم جو اورون پر ہوا تھا مجھ پر ہونا تھا ۔ تو نے بحیلۂ دوستی وہ ظلم جو عین مطلوب میرا تھا مجھ پر نکیا یہہ محض دشمنی ٹھہری تو حقیقۃً تو میرا بھی دوست نتھا اگر میرا دوست ہوتا تو وہ ستم جو اورون پر کر رہا ہے پہلے مجھپر کرتا ۔ خلاصہ محبوب کا ظلم زیادہ سے زیادہ بھی ہو مرغوب عاشق صادق ہی ۔

چھوڑا مہ نخشب کیطرح دست قضا نے ۱۵۰ خورشید ہنوز اُسکے برابر نہوا تھا

چھوڑا = چھوڑا چاہ مغرب مین ۔

توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے ۱۵۱ آنکھون مین ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہوا تھا

یعنے آنسو اگر گوہر ہوتا تو صدف مین ہوتا نہ آنکھہ مین پس آنسو علو ہمت سے گوہر نہوا تو چشم مردم یا چشم عاشق مین اُسکی جاے ہوی ۔

جب تک کہ ندیکھا تھا قد یار کا عالم ۱۵۲ مین معتقد فتنۂ محشر نہوا تھا

جب قامت یار کا تماشا دیکھا تو ہنگامہ محشر کا معتقد ہوا اور ایمان لایا کہ فتنۂ محشر برحق ہے ۔ یہہ ندیکھے تک دہریون کے مانند منکر قیامت تھا ۔

مین سادہ دل آزردگی یار سے خوش ہون ۱۵۳ یعنے سبق شوق مکرر نہوا تھا

حالانکہ آزردگی یار کی جو تکرارِ شوق سے پہلے ہوی محلِ خوشی نتھی کیونکہ یہہ انداز نازِ حُسن کے ہین - تکرارِ مذکور کے بعد وہ آزردگی نرہتی معاملہ دیگرگون ہو جاتا پس میری خرسندی سادہ دلی سے تھی -

دریای معاصی تنک آبی سی ہوا خشک	۱۵۴	میرا سر دامن بھی ابھی تر نہوا تھا

میرے دامن کا کنارہ دریای معاصی کا پانی ہیکر ہنوز تر بھی نہوا تھا کہ دریاے مذکور خشک ہو گیا -

شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا	۱۵۵	رشتۂ ہر شمع خارِ کسوتِ فانوس تھا

ناموس = شرم وحیا -
مجلس افروزی شمع بسبب بے پردگی اور رسوائی کے مایہ آزارِ فانوس تھی -

مشہدِ عاشق سی کوسون تک جو اُگتی ہی حنا	۱۵۶	کسقدر یا رب ہلاکِ حسرتِ پابوس تھا

کسقدر عاشق کشتۂ حسرت پابوسی معشوق کا تھا کہ جس کے مشہد یعنی قبر سی کوسون تک مہندی کے جھاڑ اوگے ہوے ہین تا بذریعہ حنا ہی مشہد کے پابوسی بعد مُردن حاصل ہو -

حاصلِ الفت ندیکھا جز شکستِ آرزو	۱۵۷	دل بدل پیوستہ گویا یک لبِ افسوس تھا

جیسے دو لب باہم ملے ہوے افسوس کرنے مین جدا ہوتے ہین دل ہای پیوستہ کا بھی یہی حال ہے کہ اُن کے ملاپ مین پھوٹ پڑجاتی ہے -

کیا کہون بیماری غم کی فراغت کا بیان	۱۵۸	جو کہ کھایا خون دل بی منتِ کیموس تھا

غم = غمِ عشق ۔

آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لیکے رہ گئے ۔ ۱۵۹ ۔ صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

دل نہ دینے پر پشیمان ہو گئے اور اپنے پر آپ فریفتہ و حیران ہو گئے ۔

قاصد کو اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریے ۔ ۱۶۰ ۔ اُس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور تھا

پس اپنے ہاتھ سے میری گردن مارئے ۔

عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا ۔ ۱۶۱ ۔ جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

مین اظہارِ نیازمندی عاشقی کے لائق نرہا کیونکہ وہ دل جسپر مجھے ناز تھا کہ عہدہ برا نازِ معشوق کا ہوگا اب وہ دل نرہا ۔

جاتا ہوں داغِ حسرتِ ہستی لئے ہوے ۔ ۱۶۲ ۔ ہوں شمعِ کشتہ درخورِ محفل نہیں رہا

روشن ہے کہ شمعِ مُردہ کو محفل سے نکالدیتے ہین ۔

مرنے کی اے دل اور ہی تدبیر کر کہ مین ۔ ۱۶۳ ۔ شایانِ دست و بازوی قاتل نہین رہا

شایانِ دست و بازوی قاتل نہین رہا بسبب حقیری اور ناچیزی کے ۔

بر روی شش جہت درِ آئینہ باز ہے ۔ ۱۶۴ ۔ یان امتیازِ ناقص و کامل نہین رہا

شش جہت کے مُنہ پر دروازہ آئینہ کا کھلا ہے یعنے آئینہ کے گھر جسکا جی چاہے چلا آئے ۔ یہان خوب و زشت دونون برابر ہین ۔ آئینہ کنایہ ہے دلِ سادہ دلان یا صاف ضمیران یا روشندلان سے ۔

واکر دیے ہین شوق نے بندِ نقابِ حسن ۔ ۱۶۵ ۔ غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہین رہا

حسن = حسنِ حقیقی یا مجازی -

نگاہ = نگاہِ قاصرِ نظارگیان کہ دیکھنے پر قادر نہین ہے -

گو مین رہا رہینِ ستم ہاے روزگار	۱۶۶	لیکن ترے خیال سے غافل نہین رہا

یعنے مکروہاتِ زمانہ کی قید مین بھی تجھکو نہ بھولا -

دل سے ہواے کشتِ وفا مٹ گئی کہ وان	۱۶۷	حاصل سواے حسرتِ حاصل نہین رہا

ہوا = آرزو -

بیدادِ عشق سے نہین ڈرتا مگر اسد	۱۶۸	جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہین رہا

ناز تھا = ناز تھا بیدادِ عشق سہنیکا -

اس مقطع مین مطلع کے مصرعِ آخر کی تضمین ہے -

ذرہ ذرہ ساغرِ میخانۂ نیرنگ ہے	۱۶۹	گردشِ مجنون بہ چشمک ہاے لیلا آشنا
شوق ہے سامان طرازِ نازشِ اربابِ عجز	۱۷۰	ذرہ صحرا دستگاہ و قطرہ دریا آشنا

شوق کی سامان پردازی نے ذرہ اور قطرۂ ضعیف کو صحرا اور دریا تک پہونچا دیا جس والا دستگاہی اور آشنائی پر وہ ناز کرتے ہین - دوسری تقریر - اربابِ عجز ذرہ و قطرۂ ناچیز ہین جنکا سامان پردازِ افتخار شوق ہوا اور بوسیلہ اسکے ذرہ صاحبِ جاگیرِ صحرا اور قطرہ دریا کا آشنا ہوگیا - لفظِ آشنا ضدِ بیگانہ و بمعنی شناکنندہ ایہامی لفظ و مناسبِ دریا ہے -

مین اور اک آفت کا ٹکڑا وہ دلِ وحشی کہ ہے	۱۷۱	عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا

اور = عطفِ ملازمہ -

شکوہ سنجِ رشکِ ہمدیگر نرہنا چاہیے	۱۷۲	میرا زانو مونس اور آئینہ تیرا آشنا

زانو = آئینۂ زانو -

عاشق اور معشوق ایک ہی چیز کے آشنا ہوتے تو رشکِ ہمدیگر لازم آتا -

کوہکن نقاشِ یک تمثالِ شیرین تھا اسد	۱۷۳	سنگ سے سر مار کر ہووے نہ پیدا آشنا

یعنے فرہاد نے فقط تصویرِ شیرین کو پیدا کیا نہ شیرین کو -

ذکر اُس پری وش کا اور پھر بیان اپنا	۱۷۴	بنگیا رقیب آخر تھا جو راز دان اپنا

پھر = علاوہ برتشہیر -

مے وہ کیون بہت پیتے بزمِ غیر مین یارب	۱۷۵	آج ہی ہوا منظور اُن کو امتحان اپنا

آج ہی جو مین بھی شریکِ بزم ہون -

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے	۱۷۶	عرش سے ادھر ہوتا کاشکے مکان اپنا

منظر = جھروکہ -

دے وہ جسقدر ذلت ہم ہنسی مین ٹالینگے	۱۷۷	بارے آشنا نکلا انکا پاسبان اپنا

اُنکا پاسبان جسقدر ہماری تذلیل کرے ہم ہنسی مین ٹالینگے کیونکہ آشنا کی باتون سے آزردہ نہین ہوتے - دوسرے مصرع مین تعقیدِ لفظی ہے

سُرمۂ مفتِ نظر ہون مری قیمت یہہ ہے	۱۷۸	کہ رہے چشمِ خریدار پہ احسان میرا

خریدار کو کوئی چیز مفت ہاتھ آئے تو وہ احسان پذیر ہوگا پس خریدار پر منت کا

ہونا یہی میری قیمت ہے کہ وہ بے اجرت مجھ سے منفعت پائے۔

۱۷۹ رخصتِ نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم | تیرے چہرے سے ہو ظاہر غمِ پنہاں میرا

ضبطِ نالہ سے رُک رُک کر میں مرجاؤں اُسوقت میرے غمِ پنہاں کا اثر یعنی یوں مرجانیکا غم تیرے چہرے سے نمایاں ہو۔

۱۸۰ غافل بوہمِ ناز خود آرا ہے ورنہ یاں | بے شانۂ صبا نہیں طرہ گیاہ کا

محبوبانِ طناز اپنی خود آرائی پر غافلانہ ناز کر رہے ہیں ورِ الّا دنیا میں کوئی طرّہ گیاہِ ناچیز کا بے شانہ زنئ مشاطہ صبا نہیں ہے جَلَّ قُدْرَتُہٗ۔

۱۸۱ بزمِ قدح سے عیشِ تمنا نہ رکھ کہ رنگ | صیدِ زدام جستہ ہے اس دامگاہ کا

مجلسِ شراب سے زندگانئ خوش کی تمنا نکر۔ کیونکہ رنگ جو شراب پینے سے چہرہ پر آتا اور نشہ اُترتے ہی اُڑ جاتا ہے دامگاہِ بزمِ قدح کا ایک شکارِ رمیدہ ہے۔

۱۸۲ رحمت اگر قبول کرے کیا بعید ہے | شرمندگی سے عذر نکرنا گناہ کا

گناہ کے عُذر نکرنے کو جسکا منشا شرمندگی ہے اگر رحمت قبول کرے تو بعید نہیں

۱۸۳ حریفِ جوششِ دریا نہیں خودداریٔ ساحل | جہاں ساقی ہو تو باطل ہے دعویٰ ہوشیاری کا

حریف = مقابل۔

خود داری = ضبطِ خود۔

۱۸۴ تجھ سے قسمت میں مری صورتِ قفلِ ابجد | تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

بات کا بننا مراد ترتیب حروفِ ابجد سے ہے قفلِ مذکور پر۔

۱۸۴ دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال | ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا

گر نہین نکہتِ گل کو تری کوچہ کی ہوس	۱۸۶	کیون ہے گردِ رہِ جولانِ صبا ہو جانا

اگر بوے گل کو تیری گلی مین آنے کی آرزو نہین ہے تو اُسکا گردِ راہِ صبا ہو جانا کس لئے ہے - خوشبو کا گردِ راہِ ہوا ہو جانا کنایہ ہے اسکی ہمراہی سے کمال خاکساری کے ساتھہ -

تا کہ تجھ پر کھلے اعجازِ ہوای صیقل	۱۸۷	دیکھہ برسات مین سبز آئینہ کا ہو جانا

آئینہ = آئینۂ فولادی -

ردیف با ابجد

پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب	۱۸۸	دے بطِ مے کو دل و دستِ شنا موجِ شراب

یہہ غزل صفتِ باران مین بعنوانِ بہاریہ ہے -
پھر ہوا وقت = موسمِ برسات وقتِ میکشی ہے -
بطِ مے = صراحیِ مے بصورتِ بط -

پوچھہ مت وجہ سیہ مستیِ اربابِ چمن	۱۸۹	سایۂ تاک مین ہوتی ہے ہوا موجِ شراب

یعنے سایۂ تاک کے اثر سے موجِ ہوا موجِ شراب ہو جاتی ہے - یہی سبب ہے سیہ مستیِ گل و شجر کا - سیاہ رنگ سبز اشجار و سایہ دونون کی مناسب

جو ہوا غرقۂ مے بختِ رسا رکھتا ہے	۱۹۰	سر سے گذرے پہ بھی ہے بالِ ہما موجِ شراب

سر سے گذرنا بہ نسبت شراب کے حد سے تجاوز کرنا نشہ کا ہے - اور بہ نسبت

ہما کے دور ہونا سایۂ ہما کا ہے سر سے - لفظ رسا مناسب مقام ہے -

ہے یہہ برسات وہ موسم کہ عجب کیا ہے اگر ۱۹۱ موج ہستی کو کرے فیض ہوا موج شراب

موج ہستی کو کرے فیض ہوا موج شراب - یعنی ہستی کو مستی شراب کی بخشے -

چار موج اٹھتی ہے طوفان طرب سے ہر سو ۱۹۲ موج گل موج شفق موج صبا موج شراب

چار موج = گرداب -

جسقدر روح نباتی ہے جگر تشنۂ ناز ۱۹۳ دے ہے تسکین بدم آب بقا موج شراب

جسقدر قوۃ نامیہ اپنی ترقی حسن پر ناز کرنیکی مشتاق ہے اوسیقدر اوسکو موج شراب بہ دم آب حیات تسکین بخش ہے - شراب باعث آب و تاب حسن اور لازم موسم باران ہے -

موجۂ گل سے چراغان ہے گذرگاہ خیال ۱۹۴ ہے تصور مین زبس جلوہ نما موج شراب

جوش و کثرت گل چراغان ہے تو مقوم چراغان مذکور کی موج شراب ٹھہری بمنزلہ روغن کے -

نشہ کے پردہ مین ہے محو تماشاے دماغ ۱۹۵ بسکہ رکھتی ہے سر نشو و نما موج شراب

لفظ پردہ مناسب مانع و دماغ مناسب ہے سر نشا و نما کے بطرز ایہام التناسب نشہ و نشو اشتقاق ہے

ایک عالم پہ ہین طوفانی کیفیت فصل ۱۹۶ موجۂ سبزۂ نوخیز سے تا موج شراب

کیفیت = چگونگی - نشہ -

شرح ہنگامۂ ہستی ہے زہے موسم گل ۱۹۷ رہبر قطرہ بدریا ہے خوشا موج شراب

شرح ہنگامۂ ہستی ہے زہے موسم گل - یعنے برہان حدوث عالم موسم بہار ہے -

عرفی ؎ اے بطبع باغ گون از بہر برہان حدوث - طرح رنگ آمیزی از فصل خزان

انداختہ۔ رہبرِ قطرہ بدریا ہی خوشا موج شراب ۔ قطرہ = وجود آدمی ۔ دریا = خود شراب یا ذاتِ پاکِ جناب باری ۔ رہبر = رہبری باین طریق کہ خودی سے باہر کر دے اور اپنے کو بھلا دے ہے ۔

ہوش اڑتے ہین مری جلوۂ گل دیکھ اسد	۱۹۸	پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موج شراب

مصرعِ اول مطلع کی تضمین ہی مقطع مین ۔ موج شراب کی بال کشائی کو ہوش کا اڑنا لازم ہے اور مطلق پرواز کی بال کشائی ملزوم ۔

ردیف تاے قرشت

افسوس کہ دیدان کا کیا رزق فلک نے	۱۹۹	جن لوگون کی تھی در خورِ عقدِ گہر انگشت

دیدان = بکسر دالِ مہملہ و یاے معروف جمع دودہ بمعنیٰ کرم ۔

کافی ہے نشانی تری چھلے کا نہ دینا	۲۰۰	خالی مجھے دکھلا کے بوقتِ سفر انگشت

نشانی کا نہ دینا ہی عین نشانی ہے ۔

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت	۲۰۱	پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت

ایک روز = وہی روزِ قیامت ۔

علی الرغمِ دشمن شہیدِ وفا ہون	۲۰۲	مبارک مبارک سلامت سلامت

دشمن = رقیب بیوفا ۔

نہین گر سر و برگِ ادراکِ معنی	۲۰۳	تماشای نیرنگِ صورت سلامت

نیرنگ = عجائب ۔

بند گئیں کھولتی ہی کھولتے آنکھیں غالب | ۲۰۴ | یار لائے مری بالیں پہ اُسے پر کسوقت

یار مفعول - لائے کے فاعل احباب - ضمیر راجع یار کیطرف - کسوقت کا بیان مصرع اول مین ہے - مصرع ثانی کی ترکیب فارسی ہے نہ اردو -

آمد خط سے ہوا ہی سرد جو بازار دوست | ۲۰۵ | دود شمع کشتہ تھا شاید خط رخسار دوست

شمع کشتہ کنایہ ہی بجھی ہوی شمع حسن سے جسکا دہوان خط ہی اور خط سے گرمی ہنگامہ حسن سرد ہوجاتی ہے

ای دل ناعاقبت اندیش ضبط شوق کر | ۲۰۶ | کون لاسکتا ہی تاب جلوۂ دیدار دوست

شوق = شوق دیدار -

خانۂ ویران سازی حیرت تماشا کیجیے | ۲۰۷ | صورت نقش قدم ہون رفتۂ رفتار دوست

جیسے خانۂ ویرانی و پامالی نقش قدم کی بسبب اُسکی حیرت سے بی حس و حرکت ہونیکی ہے اُسیطرح مجھ محو رفتار دوست کا حال عالم بیخودی مین ہے یعنے اُسکی رفتار سے خانہ نقش قدم کی مانند میرا خانۂ تن بھی پامال ویرانی ہو رہا ہے -

چشم ما روشن کہ اوس بیدرد کا دل شاد ہی | ۲۰۸ | دیدۂ پرخون ہمارا ساغر سرشار دوست

ہمارے چشم خون پالا کو دیکھکر - (غیر یون کرتا ہے میری پرسش اُسکی ہجر مین) سے (ہنسکے کرتا ہے بیان شوخئ گفتار دوست) تک قطعہ بند ہے -

جب کہ مین کرتا ہون اپنا شکوۂ ضعف دماغ | ۲۰۹ | سر کری ہی وہ حدیث زلف عنبر بار دوست

عنبر مضعف دماغ ہے -

یہ غزل اپنی مجھی جی سے پسند آتی ہی آپ | ۲۱۰ | ہی ردیف شعر مین غالب ز بس تکرار دوست

زبس تکرارِ دوست = وجہ پسندیدگی ۔

ردیف جیم عربی

گلشن مین بندوبست برنگ دگر ہی آج	۲۱۱	قمری کا طوق حلقۂ بیرون در ہی آج

آج ہمارا محبوبِ خوش قامت سرو و شمشاد کا باعثِ غیرت سیر چمن کو آتا ہے اس سلئے قمری کو ممانعت اور اُسکا طوق گلو حلقۂ بیرون در ہے ۔

آتا ہے ایک پارۂ دل ہر فغان کی ساتھ	۲۱۲	تارِ نفس کمندِ شکارِ اثر ہے آج

اسمین قسمت بد کی شکایت اور فغان کے اثر بالعکس کی حکایت ہی یعنے تارِ نالہ صیدِ مدعا کا کمند ہونے کے عوض پارۂ دل کا کمند ہے ۔

لو ہم مریض عشق کے بیمار دار ہین	۲۱۳	اچھا اگر نہو تو مسیحا کا کیا علاج

حمایت کی راہ سے پوچھتے ہین ۔ سوال مین دو پہلو ہین ایک یہہ کہ مسیحا کا علاج کچھہ اچھا نہین ۔ دوسرا مسیحا علیہ السلام کو العیاذ باللہ کیا سزا دینی چاہیے مسیحا کی جگہہ طبیب کا لفظ ہو تو انسب اور مقتضای پاس ادب ہے

ردیف جیم پارسی

نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ	۲۱۴	اگر شراب نہین انتظار ساغر کھینچ

(ایہام)
آرزو کو انتظار لازم ہے ۔ مصرعِ ثانی مین کھینچنا بدو معنی ہے ایک پینا دوسرا اُٹھانا ۔ اگر شراب کھینچنے کو نہو اُسکے انتظار ہی کو کھینچ ۔

کمالِ گرمیِ سعیِ تلاشِ دید نہ پوچھہ	۲۱۵	برنگِ خار مرے آئینہ سے جوہر کھینچ

میرے آئینۂ دل کی نہایت گرم رفتاری تلاشِ دید مین نہ پوچھہ کہ بیان سے

باہر ہے - جوہر اس آئینہ کے جو کانٹے ہو کے پائے دلین چبھ رہے ہین اُنکو کھینچ ڈال - ایسا نہو کہ آتش گرمیٔ رفتار سے یہہ خار سلک جائین -

تجھے بہانۂ راحت ہے انتظار اے دل	۲۱۶	کیا ہے کسنے اشارہ کہ نازِ بستر کھینچ

انتظار کو سکون لازم ہے - سکون کو راحت - راحت کو بستر - اور بستر کا ناز اُٹھانا مراد ہے بستر کی منت اُٹھانے سے حصولِ راحت مین -

تری طرف ہے بہ حسرت نظارۂ نرگس	۲۱۷	بکوریٔ دل و چشمِ رقیب ساغر کھینچ

تری = خطاب بہ حبیب بقرینۂ رقیب - نرگس = جو ساغر بدست ہے بکوریٔ دل و چشم = کنایہ ہے علی الرغم کسی کے کچھ کام کرنے سے -

بہ نیم غمزہ ادا کر حقِ ودیعتِ ناز	۲۱۸	نیامِ پردۂ زخمِ جگر سے خنجر کھینچ

ودیعتِ ناز خنجر ہے جو نیام مین پردۂ زخم جگرِ عاشق کے پنہان ہے - اسکو کھینچ لے اور حقِ ودیعتِ مذکور کا نیم غمزہ سے ادا کر کیونکہ مطلوبِ عاشق یہی نیم غمزہ ہے - وہ کشتۂ اسی خنجر بیداد کا ہے نہ خنجر فولاد کا -

مرے قدح مین ہے صہبائے آتشِ پنہان	۲۱۹	بروئے سفرہ کباب دلِ سمندر کھینچ

آتشِ پنہان = آتشِ دل -

ردیف دال غیر منقوطہ

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد	۲۲۰	بارے آرام سے ہین اہلِ جفا میرے بعد

ہارے = بارے (نسخہ)

منصب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا	۲۲۱	ہوئی معزولئ انداز و ادا میرے بعد

کوئی = کوئی عاشق۔

شمع بجھتی ہے تو اُسمین سے دھوان اُٹھتا ہے	۲۲۲	شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد
خون ہے دل خاک مین احوال بتان پر یعنے	۲۲۳	اُنکے ناخن ہوے محتاجِ حنا میرے بعد

خاک = قبر۔ اُن کے ناخن جو خون مذکور سے حنائی ہوتے تھے اور محتاج حنا نتھے میرے بعد محتاج حنا ہوے۔

درخورِ عرض نہین جوہر بیداد کو جا	۲۲۴	نگہ ناز ہے سرمہ سے خفا میرے بعد

یہان عرض و جوہر حکمت کی مشہور اصطلاح ایہام تناسب ہے۔ لفظ جوہر مناسب سنگ۔ جوہر بیداد کنایہ سرمہ سے ہے یعنے نگاہِ ناز معشوق سرمہ سے میرے بعد خفا ہے۔ کیونکہ جوہر بیداد کے قابل اظہار اب کوئی جا نہ رہی۔

ہے جنون اہل جنون کیلئے آغوشِ وداع	۲۲۵	چاک ہوتا ہے گریبان سے جدا میرے بعد

جنون اہل جنون سے اور چاک گریبان سے میرے بعد الوداع ہوتے ہین کیونکہ اب دنیا مین کوئی دیوانہ لایقِ صحبت اور کوئی گریبان قابل چاک نہ رہا۔

ردیف راے مہملہ

وفورِ اشک نے کاشانہ کا کیا یہہ رنگ	۲۲۶	کہ ہوگئے مرے دیوار و در در و دیوار

دیوار شق ہو کے بصورتِ در ہوگئی اور درِ گل و لاے سینے ہو کی بصورت دیوار ہوگیا۔

جو ہے تجھے سر سوداے انتظار تو آ	۲۲۷	کہ ہین دکانِ متاعِ نظر در و دیوار

لفظِ سودا بمعنی شوقِ مفرط و خریداری اس معنی سے مناسب دکان یعنی تجھے سودای انتظارِ نظارگیانِ حسن کا خیال ہے تو آ جا کہ خریدی متاعِ نظارہ کی ہو جاے ۔ نظر در و دیوار پر پڑتی ہے خصوصاً کوچہ محبوب مین دروازہ پر رہتی ہے لہذا در و دیوار کو دکانِ متاعِ نظر کہا ۔ واللہ اعلم

وہ آ رہا مرے ہمسایہ مین تو سایہ سے | ۲۲۸ | ہوے فدا در و دیوار پر در و دیوار

سایہ سے = سایہ سے اُسکے یا سایہ کی مانند ۔

نپوچھ بیخودیٔ عیشِ مقدمِ سیلاب | ۲۲۹ | کہ ناچتے ہین پڑے سر بسر در و دیوار

مقدم = آمد ۔

نہ کہہ کسی سے کہ غالب نہین زمانہ مین | ۲۳۰ | حریفِ رازِ محبت مگر در و دیوار

اے غالب رازِ عاشقی کسی سے نہ کہہ کیونکہ زمانہ مین حریف یعنے ہمدم اس راز کا کوئی نہین ہے بجز در و دیوار کے ۔ در و دیوار سے راز کہنا کنایہ اخفای راز سے ہے

کہتے ہین جب رہی نہ مجھے طاقتِ سخن | ۲۳۱ | جانون کسی کے دل کی مین کیونکر کہے بغیر

جب رہی نہ مجھے طاقتِ سخن بکمالِ ضعف یا نزع مین ۔

جی مین ہی کچھ نہین ہے ہمارے وگرنہ ہم | ۲۳۲ | سر جاے یا رہے نہ رہین پر کہے بغیر

جی = دل ۔

مقصد ہے ناز و غمزہ ولے گفتگو مین کام | ۲۳۳ | چلتا نہین ہے دشنہ و خنجر کہے بغیر

گفتگو = شعر و سخن ۔ دشنہ و خنجر = جو شبیہ بناز و غمزہ ہین ۔

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو | ۲۳۴ | بنتی نہین ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

مشاہدہ = یعنی مراقبہ - بادہ = کنایہ شرابِ معرفتِ الٰہی جل شانہ سے - ساغر = کنایہ دلِ عارف سے -

کیون جل گیا نہ تابِ رخِ یار دیکھکر ۲۳۵ جلتا ہون اپنی طاقتِ دیدار دیکھکر

جلتا ہون = ایہام - سوز و گداز مین ہون یا آتشِ غم مین جلتا ہون -

کیا آبروے عشق جہان عام ہو جفا ۲۳۶ رکھتا ہون تم کو بے سبب آزار دیکھکر

عام ہو جفا = خاص عاشق پر نہو بلکہ اہلِ ہوس پر بھی ہو - بے سبب = کیونکہ سبب آزارِ عشق ہے نہ ہوس

آتا ہے میری قتل کو پر جوشِ رشک سے ۲۳۷ مرتا ہون اسکے ہاتھ مین تلوار دیکھکر

جوشِ رشک = کہ تلوار کو دست بوسی نصیب ہوی نہ مجھے یا رشک اپنا اپنے نفس پر کہ ایسے قاتل کے مقتول ہوے - مرتا ہون = بے تلوار مارے مرتا ہون -

ثابت ہوا ہے گردنِ مینا پہ خونِ خلق ۲۳۸ لرزے ہے موجِ مے تری رفتار دیکھکر

کیونکہ تیری رفتارِ مستانہ کا سبب شراب ہوی اور اس رفتار کے مارے ہوون کا خون گردنِ مینا پر ثابت ہوا اسلیئے موجِ مے بخوفِ گرفتاری لرزان و لرزانی موجِ مے کی عیان ہے -

بکجاتے ہین ہم آپ متاعِ سخن کے ساتھ ۲۳۹ لیکن عیارِ طبعِ خریدار دیکھکر

یعنی ہم خود مملوک و بندہ ہو جاتے ہین اپنے خریدارِ سخن و طلبگارِ کلام کے مگر جب خریدار موصوف عیارِ سخن سنجی رکھتا ہو والا فلا -

زنار باندھ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال ۲۴۰ رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھکر

رشتۂ زنار مین ہمواری ہے بخلاف سبحہ کہ اسمین نشیب و فراز ہر قدم پر ہے -

ان آبلون سے پاون کے گھبرا گیا تھا مین ۲۴۱ جی خوش ہوا ہے راہ کو پرخار دیکھکر

جی خوش ہوا ہے راہ کو پُر خار دیکھکر = کیونکہ کانٹون سے آبلے پھوٹ جائینگے۔

کیا بد گمان ہے مجھ سے کہ آئینہ مین مرے	۲۴۲	طوطی کا عکس سمجھے ہے زنگار دیکھکر

یعنے بدگمانی میری دلبستگی کی کرتا ہے صورتِ غیر کے ساتھہ۔ زنگار و طوطی مین بوجہ سبزی مشابہت۔ اور طوطی و آئینہ مین الفت ہے جیسے بلبل و گل مین۔

گرنی تھی ہم پہ برق تجلی نہ طور پر	۲۴۳	دیتے ہین بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھکر

——— گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلّی = کیونکہ ہم مصداق خرّ موسیٰ صعقاً نہوتے۔

سر پھوڑنا وہ غالبِ شوریدہ حال کا	۲۴۴	یاد آگیا مجھے تری دیوار دیکھکر

سر پھوڑنا = تیری دیوار پر سر پھوڑنا۔

لرزتا ہے مرا دل زحمتِ مہرِ درخشان پر	۲۴۵	مین ہون وہ قطرۂ شبنم کہ ہو خارِ بیابان پر

فکرِ خستگی دستِ مہر سے جو میرے لینے مین متصور ہے میرا دل لرزتا ہے کیونکہ شبنم کو نوکِ خار پر سے لینا خلشِ دست رنجگی سے خالی نہوگا۔

نہ چھوڑی حضرتِ یوسف نے یان بھی خانہ آرائی	۲۴۶	سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زندان پر

یعنے یوسف علیہ السلام نے خانۂ زندان کو بھی خانۂ چشمِ یعقوب کی مانند سفید کیا۔ دیدۂ یعقوب علیہ السلام جو ہجرِ یوسفؑ مین روتے روتے سفید ہوگیا تو سفیدی اسکی چونا ہوکے زندانِ یوسف پر پھر گئی۔

فنا تعلیم درسِ بیخودی ہون اُس زمانہ سے	۲۴۷	کہ مجنون لام الف لکھتا تھا دیوارِ دبستان پر

تعلیمِ فنا یافتہ یاد ہندہ درس بیخودی کا اُس زمانہ سے ہون کہ قیس دیوار مکتب پر ابتدائی مشق لام الف کی جو عبارت لا کلمۂ نفی سے ہے کر رہا تھا - لفظِ فنا و تعلیم و درس و مکتب مناسب مجنون - کیونکہ قیس فنا فی اللیلی کے مقام مین اور تعلیم یافتہ مکتب صورت و معنی تھے -

فراغت کس قدر رہتی مجھے تشویش مرہم سے	۲۴۸	بہم گر صلح کرتے پارہا سے دل نمکدان پر

تشویش = فکر - نمکدان = جو باعثِ مضرتِ زخم ہے عموماً اور سبب لذتِ جراحت ہے خصوصاً عاشقون کے لئے -

نہین اقلیم الفت مین کوئی طومار ناز ایسا	۲۴۹	کہ پشتِ چشم سے جسکی نہووے مُہر عنوان پر

اقلیم الفت = اقلیمِ عاشقی - طومارِ ناز = طومارِ ناز معشوقی - پشتِ چشم = کنایہ تغافل و اغماض و چشم پوشی سے ہے جو لازمِ ناز معشوقی ہے - چشم کی تشبیہ اس حالت مین مُہر سے ظاہر ہے - دراصل یہہ محاورہ فارسی ہے - کہتے ہین پشت چشم دیدن یعنے بے توجہی دیکھنی **بینش کشمیری** ؎ غیر پشت چشم دیدن حاصلی بینش نداشت ؛ ہمچو ابرو بر سر ہر دیدہ منزل داشتم + اسیطرح پشت چشم نازک کردن و تنک کردن ناز و اغماض و تغافل کرنا اور آزردگی نازآمیز بیدماغی و رنجش ظاہر کرنی ناز و غرور سے دیکھنا **طغرا** ؎ چنان پشت چشمی تنک کردہ است + کہ رطل گران را سبک کردہ است -

مجھے اب دیکھکر ابرِ شفق آلودہ یاد آیا	۲۵۰	کہ فرقت مین تری آتش برستی تھی گلستان پر

یاد آیا کہ وہ ابر شفق آلودہ تھا بلکہ آتش برستی تھی ۔

بجز پرواز شوق ناز کیا باقی رہا ہوگا	۲۵۱	قیامت اک ہوای تند ہی خاک شہیدان پر

چونکہ قیامت ہنجار ناز یا رفتار ناز سے معشوق کے شبیہ ہے اسلئے صرصر کی کی مانند خاک شہیدان عشق پر سے گذر کے ذرہ ذرہ کو اس خاک کے برباد کر گئی اسطرح کہ خاک مذکور سے کچھ باقی نرہا الا پرواز شوق یعنے رسائی اشتیاق نازکی کہ وہ ایک باقی رہگئی واللہ اعلم ۔

نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اُس نے شدت کی	۲۵۲	ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریبان پر

شدت = سختی ۔ ناصح منع عاشقی مین ہم سے جنگ بشدت کریگا تو ہم بھی تنگ آکر اپنے یا ناصح کے گریبان سے شدت کرینگے یعنے زور سے اُس کو چاک چاک کرینگے ۔

ہی بسکہ ہر اک اُنکی اشارے مین نشان اور	۲۵۳	کرتے ہین محبت تو گذرتا ہے گمان اور

گمان اور = تا معلوم کرین کہ یہہ ہمارا عاشق ہے ۔ پھر ناز و انداز معشوقانہ ہم سے شروع کرین ۔

یارب وہ نہ سمجھے ہین نہ سمجھینگے مری بات	۲۵۴	دے اور دل انکو جو نہ دے مجھکو زبان اور

دے اور دل اُن کو = کہ بات کا ادراک کرسکین ۔

ابروسے ہی کیا اس نگہ ناز کو پیوند	۲۵۵	ہے تیر مقرر مگر اسکی ہے کمان اور

مصرع ثانی یون ہو تو لا ثانی ہوگا مصرع ہے تیر مقرر مگر اسکی ہے کمان اور ۔ یہہ تیر اور اوسکی ہی کمان اور ۔

تم شہر مین ہو تو ہمین کیا غم جب اُٹھین گے	۲۵۶	لے آئین گے بازار سے جاکر دل و جان اور

جب تم جیسے دلبر جانربا شہر مین ہو تو ہمین غم اپنی گرفتاری کا کچھ نہین ہے - ہم بازار جائینگے تو نقد دل و جانِ کشتگانِ عشق تمھارے لئے اور سے آئینگے - کوئی ہم سے مواخذہ نکریگا کیونکہ معاملہ شہیدانِ محبت کی بازخواست ہوتی نہین دوسرا - اور بمعنیٔ دیگران یعنے رقیبان لیا جاے - یعنے جب ہم دنیا سے اُٹھ جاینگے تو ہمین فکر کیا ہے - تمہین دل دینے والے بوالہوس بازار سے دل و جان مول لائینگے - ظاہر ہے یہہ چیزین بازار مین بکتی نہین - اسمین طعن و تعریض ہے واللہ اعلم -

ہرچند سبکدست ہوے بت شکنی مین	۲۵۷	ہم ہین تو ابھی راہ مین ہین سنگ گران اور

یعنے خودشکنی ہنوز نکی اور بتِ نفس کو نتوڑا -

مرتا ہون اُس آواز پہ ہرچند سر اُڑجاے	۲۵۸	جلاد کو لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور

کشتہ اُنکی آوازِ ہان اور کا ہون کہ سر اوڑ جائے تو بھی جلاد سے وہ کہے جاتے ہین کہ اور ہاتھ لگائے جا -

لوگون کو ہے خورشیدِ جہانتاب کا دھوکا	۲۵۹	ہر روز دکھاتا ہون مین اک داغ نہان اور

اک داغ نہان = جسکو خورشید گمان کرتے ہین -

لیتا نہ اگر دل تمھین دیتا کوئی دم چین	۲۶۰	کرتا جو نہ مرتا کوئی دن آہ و فغان اور

لیتا = چین لیتا - کرتا = آہ و فغان کرتا -

صفای حیرت آئینہ ہے سامانِ زنگ آخر	۲۶۱	تغیر آبِ برجا ماندہ کا پاتا ہے رنگ آخر

یہہ دعوی ہے کہ صفای حیرت آخر کو سامانِ کدورت ہو جاتا ہے۔ مصرعِ ثانی اسکی دلیل ہے۔ صفای حیرت آئینہ مبدل بزنگ کی تمثیل آبِ برجا ماندہ سے جو متغیّر ہو جاے ایک تازہ مضمون ہے۔

جنون کی دستگیری کس سے ہو گر ہو نہ عریانی	۲۶۲	گریبان چاک کا حق ہو گیا ہی میری گردن پر

جب عریانی دستگیرِ جنون ہے تو مجنونِ گریبان چاک کا حق میری گردن پر ہو گیا ہی۔ گردن بھی جامہ سے باہر اور ننگی ہوا کرتی ہے اسلئے مین عریان ہو کے لباس اپنی گردن سے کھینچ کے مجنون کے گلے مین ڈال دیتا ہون کہ وہ گریبان بالاے گریبان حسبِ دلخواہ اپنے چاک کیا جاے۔

برنگِ کاغذِ آتش زدہ نیرنگِ بیتابی	۲۶۳	ہزار آئینہ دل باندھے ہے بالِ یک تپیدن پر

نیرنگ یعنے شعبدۂ بیتابی بمقدارِ ہزار آئینۂ دل ہمرنگِ کاغذِ آتش زدہ یک بالِ تپش پر باندھے ہے۔ بالِ تپش تمثیلِ کاغذِ آتش زدہ اور شرر افشانی کاغذِ مذکور تمثیلِ ہزار آئینۂ دل ہے۔

فلک سے ہم کو عیشِ رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہی	۲۶۴	متاعِ بردہ کو سمجھے ہوے ہین قرض رہزن پر
ہم اور وہ بے سبب رنج آشنا دشمن کہ رکھتا ہی	۲۶۵	شعاعِ مہر سے تہمت نگہ کی چشمِ روزن پر

بے سبب رنج = آزردہ بیوجہ ہونیوالا۔ آشنا دشمن = دشمن اپنے دوست کا۔
تہمت = بدگمانی۔

فنا کو سونپ گر مشتاق ہی اپنی حقیقت کا	۲۶۶	فروغِ طالعِ خاشاک ہے موقوف گلخن کا

گلخن ۔ آتشدانِ حمام ۔

اسد بسمل ہی کس انداز کا قاتل سی کہتا ہی ۔ ۲۶۷ ۔ کہ مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

اے قاتل موافق اُس اندازِ دلپسند کے جسکا بسمل اسد ہے ناز کی مشق تو کئے جا مین جو ترغیب اس قتل کی دلانیوالا ہون دو عالم کا خون میری گردن پر ہوگا نہ تجھپر ۔

ستمکش مصلحت سے ہون کہ خوبان تجھپہ عاشق ہین ۔ ۲۶۸ ۔ تکلف برطرف ملجائیگا تجھسا رقیب آخر

پس میرا رقیب جو تجھسا ہوگا مین اُس سے دل لگاؤنگا اور تجھ مارے رشک کے اپنے رقیب کا رقیب بناؤنگا ۔ بنا برین مصلحت تیرا ستمکشِ محبت ہون ۔

اس مضمون مین ایک نیا انداز واسوخت کی ادا پر ہے ۔

مٹ جایگا سر گر ترا پتھر نہ گھسے گا ۔ ۲۶۹ ۔ ہون در پہ ترے ناصیہ فرسا کوئی دن اور

تیرا سنگِ آستان نہ گھسیگا میرا سر تو گھس کے مٹ جائیگا اسلئے ہون در پہ الخ ۔

آئے ہو کل اور آج ہی کہتے ہو کہ جاؤن ۔ ۲۷۰ ۔ مانا کہ ہمیشہ نہین اچھا کوئی دن اور

نہین = نہ رہوگے ۔

جاتے ہوے کہتے ہو قیامت کو ملین گے ۔ ۲۷۱ ۔ کیا خوب قیامت کا ہی گویا کوئی دن اور

اِس دن کے سوا جو آج جاتے ہو قیامت کا کوئی دوسرا دن نہین ہے کہ ہمارے حق مین قیامتِ عظمیٰ یہی ہے ۔

تم کون سے تھے ایسے کھرے دادوستد کے ۔ ۲۷۲ ۔ کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

تقاضا = تم سے نقدِ جان کا تقاضا -

مجھ سے تمہیں نفرت سہی نیّر سے لڑائی	۲۷۳	بچّون کا بھی دیکھا نہ تماشا کوئی دن اور
گذری نہ بہرحال یہ مدت خوش و ناخوش	۲۷۴	کرنا تھا جوانمرگ گذارا کوئی دن اور

قطعہ بند ہے - خوش و ناخوش = نفرت و لڑائی مین -

نادان ہو جو کہتے ہو کہ کیون جیتے ہین غالب	۲۷۵	قسمت مین ہی مرنے کی تمنّا کوئی دن اور

تمنا ے مرگ مین تلخ کامی سے بسر کرنا کوئی دن اور قسمت مین غالب کی ہی -

ردیف زای معجمہ

فارغ مجھے نجان کہ مانند صبح و مہر	۲۷۶	ہے داغِ عشق زینتِ جیبِ کفن ہنوز

فارغ = بعدِ مُردن عشق سے فارغ -

ہی نازِ مفلسان زرِ از دست رفتہ پر	۲۷۷	ہون گلفروشِ شوخیِ داغِ کہن ہنوز

ناز = کہ ہم بھی کبھی ایسے زردار تھے -

میخانۂ جگر مین یہان خاک بھی نہین	۲۷۸	خمیازہ کھینچے ہے بتِ بیدادفن ہنوز

خاک بھی نہین = خاک بھی نہین چہ جاے خون - خمیازہ کھینچے ہے = ہمارے خونِ جگر کی شراب پینے کیلئے انگڑائی لیتا ہے -

حریفِ مطلبِ مشکل نہین فسونِ نیاز	۲۷۹	دعا قبول ہو یارب کہ عمرِ خضر دراز

ہمارا افسونِ نیاز مدعیٔ مطلبِ مشکل نہین - عمرِ خضر جو خود دراز ہے ہم دعا گو

اسکے ہین - اس دعا کی قبولیت اور مطلب کی سہولت ظاہر ہے -

نہو بہرزہ بیابان نوردِ وہم وجود	۲۸۰	ہنوز تیرے تصوّر مین ہی نشیب و فراز

بیہودہ وہم وجود کا صحرا نورد نہو کہ یہہ بیابان پُر از نشیب و فراز ہے - نشیب و فراز کنایہ زمین و آسمان سے ہے - دوسرا - تیرا تصوّر ہنوز ناہموار اور اُس مین پستی و بلندی باقی ہے تو زمین و آسمان کو جو موہوم اور معدوم ہین یا ہونیوالے ہین موجود تصوّر کرتا ہے -

وصال جلوہ تماشا ہے پر دماغ کہان	۲۸۱	کہ دیجے آئینۂ انتظار کو پرداز

جلوہ تماشا = تماشا جلوۂ جمال کا دکھانے والا - پرداز = بدالِ مہملہ صیقل -

ہر ایک ذرۂ عاشق ہے آفتاب پرست	۲۸۲	گئی نہ خاک ہوی پر ہوائے جلوۂ ناز

ایک ایک ذرہ ذرۂ خاکِ عاشق آفتابِ جلوۂ نازِ معشوق کا پرستار ہے - ذرات کا آفتاب پرست ہونا یعنے ہوائے مہر مین پرواز کرنا آشکار ہے -

نہ پوچھ وسعتِ میخانۂ جنون غالب	۲۸۳	جہان یہ کاسۂ گردون ہے ایک خاک انداز

جنون = عشق - خاک انداز = بسکونِ کاف ظرفی است از آہن کہ خاک و خاشاک خانہ را پس از روبیدن در آن کردہ بیرون ریزند خواجہ حافظ گفتہ ؎ خیز و در کاسۂ زر آبِ طربناک انداز * پیشتر زانکہ شود کاسۂ سر خاک انداز - انجمن آرا -

وسعتِ سعیِ کرم دیکھ کہ سرتاسرِ خاک	۲۸۴	گذرے ہے آبلہ پا ابرِ گہربار ہنوز

کریمون کی فراخی کوشش کرم کو دیکھہ کہ تمام روے زمین پر ابر گہر بار آبلہ پا گذرتا ہے - آبلہ کنایہ قطرات باران سے اور گوہر بھی کنایہ انہین قطرون سی سے ہے جو صدف مین جاکر موتی بنتے ہین - فافہم -

یک قلم کاغذ آتش زدہ ہے صفحۂ دشت	۲۸۵	نقش پا مین ہے تپ گرمی رفتار ہنوز

ہمارے نقش قدم مین گرمی رفتار کا بخار ہنوز باقی ہے جس سے صفحۂ دشت یکسر کاغذ آتش زدہ کی مانند جل رہا ہے -

کیونکر اُس بت سے رکھون جان عزیز	۲۸۶	کیا نہین ہے مجھے ایمان عزیز

وہ صنم میرا ایمان ہے تو جان ایمان پر سے قربان ہے -

دل سے نکلا پہ نہ نکلا دل سے	۲۸۷	ہے ترے تیر کا پیکان عزیز

نکلا بسبب نکالنے کے اور نہ نکلا یعنے بھولا گیا بسبب عزیز ہونے کے شیخ فرماتے ہین ؎ ای مونس روزگار سعدی : رفتی و نرفتی از ضمیرم

تاب لائے ہی بنیگی غالب	۲۸۸	واقعہ سخت ہے اور جان عزیز

واقعہ سخت ہے جیسے ہنگامۂ غدر ہندوستان کا اور جان کا بچا لیجانا اس سے بہ تحمل شدائد ناگزیر تھا -

نہ گل نغمہ ہون نہ پردۂ ساز	۲۸۹	مین ہون اپنے شکست کی آواز

شکست کی آواز - اسمین ایہام ہے بمعنی صیت ہزیمت یا اپنے شیشۂ دل کے شکست کی آواز ہون نہ نغمۂ خوشدلی -

تو اور آرایشِ خمِ کاکل ÷	۲۹۰	مین اور اندیشہ ہای دور و دراز

اندیشہ ہاے دور و دراز = بمقتضای بدگمانیٔ عشق کہ اغیار کی بزم آرائی وصال یا عاشقانِ نو کی دلربائی کیواسطے یہہ سنگار ہو رہا ہے۔ لطفِ دور و دراز برعایت کاکل ہویدا ہے۔

لافِ تمکین فریبِ سادہ دلی	۲۹۱	ہم ہین اور رازہای سینہ گداز

ایسے دلگداز اسرارِ عاشقی کا مین رازدار ہون کہ سامع اُن کو سُنکر اگر لافِ صبر و تحمل مارے لاف زنی اُسکی فریبِ نادانی سے ہوگی۔

ہون گرفتارِ الفتِ صیّاد	۲۹۲	ورنہ باقی ہے طاقتِ پرواز

گرفتارِ الفتِ صیّاد ہون اس لئے اُڑ نہین جاتا۔

وہ بھی دن ہو کہ اس ستمگر سے	۲۹۳	ناز کھینچون بجاے حسرتِ ناز

حسرت = ارمان۔

ردیف سین مُھملہ

مژدہ ای ذوقِ اسیری کہ نظر آتا ہے	۲۹۴	دامِ خالی قفسِ مرغِ گرفتار کے پاس

چاہئے کہ ہم بھی مرغِ مذکور کی مانند اسیرِ دامِ مستور بسطور ہو جائین۔

جگرِ تشنۂ آزار تسلی نہوا	۲۹۵	جوے خون ہم نے بہائی بُنِ ہر خار کے پاس

جوے خون بہائی آبلون سے۔

مین بھی رُک رُک کے نہ مرتا جو زبان کے بدلے	۲۹۶	دشنہ اک تیز سا ہوتا مرے غمخوار کے پاس

غمخوار = ناصح -

دیکھکر تجھکو چمن بسکہ نمو کرتا ہے	۲۹۷	خود بخود پہونچے ہے گل گوشۂ دستار کے پاس

نمو = بالیدگی -

ردیف شین معجمہ

فروغ حسن سے ہوتی ہے حل مشکل عاشق	۲۹۸	نہ نکلے شمع کے پاسے نکالے گر نہ خار آتش

خار یعنی رشتۂ شمع - خار مفعول - آتش فاعل - نہ نکلے = خار نہ نکلے -

ردیف عین مہملہ

جادۂ رہ خور کو وقت شام ہے تار شعاع	۲۹۹	چرخ وا کرتا ہے ماہ نو سے آغوش وداع

خور = خورشید -

رخ نگار سے ہے سوز جاودانی شمع	۳۰۰	ہوئی ہے آتش گل آب زندگانی شمع

رخ نگار = جو بمنزلۂ آتش گل ہے - آتش گل = سرخی گل یعنے رخ نگار گلعذار

زبان اہل زبان میں ہے مرگ خاموشی	۳۰۱	یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانی شمع

یہ بات = مرگ خاموشی -

کرے ہے صرف بایماے شعلہ قصہ تمام	۳۰۲	بطرز اہل فنا ہے فسانہ خوانی شمع
ترے خیال سے روح اہتزاز کرتی ہے	۳۰۳	بجلوہ ریزی باد و بہ پرفشانی شمع

اہتزاز = جنبش خوشحالی - بجلوہ = بائے تشبیہ - پرفشانی = بال افشانی -

نشاط داغ غم عشق کی بہار نہ پوچھ	۳۰۴	شگفتگی ہے شہید گل خزانی شمع

شگفتگی = بہار کی شگفتگی - شہید - کشتہ - گلِ خزانیِ شمع = گلِ خزان زدۂ شمع یعنے سوختہ و پژمردہ جسکو گلگیر قطع کرتی ہے -

جلے ہے دیکھ کے بالینِ یار پر مجھکو	۳۰۵	نکیون ہو دل پہ مرے داغِ بدگمانیِ شمع

بدگمانیِ شمع = عشقِ شمع کی بدگمانی یار کے ساتھ -

ردیف فا

ہم رقیب سے نہین کرتے وداعِ ہوش	۳۰۶	مجبوریان تلک ہوئے ای اختیار حیف

مجبور = ناچار - ہم رقیب سے نہین کرتے وداعِ ہوش - کیونکہ رقیب محبوب کے روبرو بیہوش دیکھکے سمجھیگا کہ عاشق ہے -

جلتا ہے دل کہ کیون نہ ہم اکبار جل گئے	۳۰۷	ای ناتمامیِ نفسِ شعلہ بار حیف

ناتمامی = نقص -

ردیفِ کافِ عربی

گردِ راہِ یار ہے سامانِ نازِ زخمِ دل	۳۰۸	ورنہ ہوتا ہے جہان مین کسقدر پیدا نمک

نمک دنیا مین ایسا کتنا ہوتا ہے جو سامانِ ناز اپنے زخمِ دل کا ہوتا - یہ صفت سامان ہونے کی صرف غبارِ راہِ یار ہی مین ہے -

مجھکو ارزانی رہے تجھکو مبارک ہوجیو	۳۰۹	نالۂ بلبل کا درد اور خندۂ گل کا نمک

ارزانی = میسّر - مین جو عاشقِ نالان ہون میرے نالہ کو یا دل کو دردِ نالۂ بلبل میسر ہوجیو - تو جو معشوقِ خندان ہے تیرے لب یا چہرہ کو

خندۂ گل کا نمک مبارک ہو جیو - یہ دونون دعائیہ جملہ متضمنِ صنعتِ تقسیم ہین -

شورِ جولان تھا کنارِ بحر پر کس کا کہ آج	۳۱۰	گردِ ساحل ہے بزخمِ موجۂ دریا نمک

گردِ ساحل ہے الخ = بتاثیر اُس شور کے -

داد دیتا ہے مرے زخمِ جگر کی واہ واہ	۳۱۱	یاد کرتا ہے مجھے دیکھے ہے وہ جس جا نمک
چھوڑ کر جانا تنِ مجروحِ عاشق حیف ہے	۳۱۲	دل طلب کرتا ہے زخم اور مانگے ہین اعضا نمک

چھوڑ جانا قاتل کا -

غیر کی منت نہ کھینچون گا پئی توقیرِ درد	۳۱۳	زخم مثلِ خندۂ قاتل ہے سر تا پا نمک

مِنت = احسانِ نمک پاشی - زخم = خود اپنا زخم -

یاد ہین غالب تجھے وہ دن کہ وجدِ ذوق مین	۳۱۴	زخم سے گرتا تو مین پلکون سے چنتا تھا نمک

وجدِ ذوق = شیفتگی و حالتِ شوق -

آہ کو چاہئے اک عمر اثر ہوتے تک	۳۱۵	کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہوتے تک

سر ہوتے تک = رہا ہوتے یعنے دراز ہوتے تک -

عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب	۳۱۶	دل کا کیا رنگ کرون خونِ جگر ہوتے تک

مصرع ثانی ایسا ہوتا تو اچھا ہوتا مصرع رنگ اِس دل کا ہو کیا خون جگر ہوتے تک

غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج	۳۱۷	شمع ہر رنگ مین جلتی ہے سحر ہوتے تک

ردیف کاف فارسی

گر تجھکو ہے یقین اجابت دعا نمانگ	۳۱۸	یعنے بغیر یک دل بے مدعا نمانگ

دعا نمانگ کسی مدعا کے لئے ۔

ردیفِ لام

ہی کس قدر ہلاک فریبِ وفای گل	۳۱۹	بلبل کے کاروبار پہ ہین خندہای گل

ہلاک = کشتہ ۔

آزادئ نسیم مبارک کہ ہر طرف	۳۲۰	ٹوٹے پڑے ہین حلقۂ دامِ ہوای گل

ٹوٹے پڑے ہین فصل خزان ہین ۔

جو تھا سو موج رنگ کے دھوکے مین مر گیا	۳۲۱	ای وای نالۂ لبِ خونین نوای گل

والا موج مذکور نالۂ خونین گل تھا ۔ مرنے والے پر نالۂ مذکور گویا نوحۂ ماتم ہے

ایجاد کرتی ہی اسے تیرے لئے بہار	۳۲۲	میرا رقیب ہے نفس عطر سای گل

اسے = گل یا بوے گل کو تیری ہم آغوشی یا شامہ افروزی کے لئے ۔

نفس = بو ۔ نکہت ۔

تیرے ہی جلوہ کا ہی یہ دھوکا کہ آج تک	۳۲۳	بے اختیار دوڑے ہی گل در قفای گل

چونکہ موسم بہار کی جلوہ گری مین تیرے ہی جلوۂ حسن کا دھوکا تھا اُسکے دیکھنے کو گل پسِ گل دوڑے جاتے ہین ۔

ردیف میم

غم نہین ہوتا ہی آزادون کو بیش از یک نفس	۳۲۴	برق سے کرتے ہین روشن شمع ماتم خانہ ہم

محفلین برہم کرے ہے گنجفہ بازِ خیال ۳۲۵ ہین ورق گردانیِ نیرنگِ یک بتخانہ ہم

گنجفہ بازِ خیال یعنے شاعر - نیرنگ = یعنے نیرنگِ خیال - بُت خانہ باعتبار بُتانِ مضامین کہا -

باوجودِ یک جہان ہنگامہ پیدائی نہین ۳۲۶ ہین چراغانِ شبستانِ دلِ پروانہ ہم

ضعف سے ہی نے قناعت سے یہ ترکِ جستجو ۳۲۷ ہین وبالِ تکیہ گاہِ ہمتِ مردانہ ہم

دائم الحبس اس مین ہین لاکھون تمنائین اسد ۳۲۸ جانتے ہین سینۂ پرخون کو زندان خانہ ہم

بنالہ حاصلِ دلبستگی فراہم کر متاعِ خانۂ زنجیر جز صدا معلوم

دلبستگی = عاشقی -

مجکو دیارِ غیر مین مارا وطن سے دور ۳۲۹ رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی شرم

بیکسی = جو وطن مین مین بیکس تھا -

وہ حلقہ ہاے زلف کمین مین ہین اے خدا ۳۳۰ رکھ لیجو میرے دعوئ وارستگی کی شرم

کمین = قابو یا گھات مین میری گرفتاری کے - وارستگی = آزادی -

ردیف نون

دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا ۳۳۱ شورِ سوداے خط و خال کہان

وہ دماغ = جسمین شورِ سوداے خال و خط رہا کرتا تھا -

تھی وہ اک شخص کے تصور سے ۳۳۲ اب وہ رعنائی خیال کہان

ایک شخص کے = محبوب یا آشنا کے - رعنائی = زیبائی و آراستگی -

۵۸۹۶

فکرِ دنیا مین سر کھپاتا ہون | ۲۴۳ | مین کہان اور یہ وبال کہان

آج ہم اپنی پریشانیٔ خاطر اُن سے | ۲۴۴ | کہنے جاتے تو ہین پر دیکھئے کیا کہتے ہین

کیا کہتے ہین = ہم یا وہ -

اگلے وقتون کے ہین یہ لوگ انہین کچھ نکہو | ۲۴۵ | جو مُی و نغمہ کو اندوہ ربا کہتے ہین

مَی و نغمہ اب اندوہ فزا ہین -

دل مین آجائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غش سے | ۲۴۶ | اور پھر کونسے نالہ کو رسا کہتے ہین

دل مین آجائے ہے = محبوب دل مین آجاتا ہے نہ آنکھون مین - دوسرے مصرع مین تعریض ہے نارسائی پر نالہ کی -

پای افگار پہ جب سے تجھے رحم آیا ہے | ۲۴۷ | خارِ رہ کو ترے ہم مہر گیا کہتے ہین

مہر گیا = ایک جڑی ہے الحب کی -

اک شرر دل مین ہے اُس سے کوئی گھبرائیگا کیا | ۲۴۸ | آگ مطلوب ہے ہم کو جو ہوا کہتے ہین

شرر = سوزِ عشق - ہوا = عشق و محبت -

دیکھئے لاتی ہے اُس شوخ کی نخوت کیا رنگ | ۲۴۹ | اُسکی ہر بات پہ ہم نامِ خدا کہتے ہین

نامِ خدا = کلمہ تحسین بحذف بای موحدہ سے پیر نہین میر جی کا ہی اللہ رے
نامِ خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہئے - نامِ خدا = ماشاء اللہ -

آبرو کیا خاک اُس گل کی کہ گلشن مین نہین | ۲۵۰ | ہے گریبان ننگِ پیراہن جو دامن مین نہین

دامن مین نہین بسبب صدچاک ہونے کے -

ضعف سے اے گریہ کچھ باقی مرے تن مین نہین ۳۴۱ رنگ ہو کر اُڑ گیا جو خون کہ دامن مین نہین

(گریہ) کی جگہ (اشک) بمعنی قطرۂ آب چشم ہو تو کلام مطابق اقتضای مقام ہوگا۔

ہو گئے ہین جمع اجزای نگاہ آفتاب ۳۴۲ ذرے اُسکے گھر کی دیوارون کے روزن مین نہین

ہو گئے ہین جمع نظارہ کی محویت مین۔

قطرہ قطرہ اک ہیولیٰ ہے نئے ناسور کا ۳۴۳ خون بھی ذوق درد سے فارغ مرے تن مین نہین

ہیولیٰ = محل صورت جسمی۔

عہدے سے مدح ناز کے باہر نہ آسکا ۳۴۴ گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہون

ایک عہدہ مدح مذکور کا ادا ہو یا ایک ادای ناز تیری ہو تو اپنی موت ہے ادائین بکثرت ہون تو اللہ کی پناہ۔

حلقے ہین چشم ہای کشادہ بسوی دل ۳۴۵ ہر تار زلف کو نگہِ سرمہ سا کہون

حلقے = حلقے زلف کے۔ نگہِ سرمہ سا = نگہ سرمہ آلود حلقہ ہای زلف کے آنکھون کی۔

مین اور صد ہزار نوای جگر خراش ۳۴۶ تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہون

اور = عطفِ ملازمہ۔ نوای جگر خراش = باتین دل و جگر کی خستہ کرنیوالی نشنیدن کہ کیا کہون = نہ سُننا نوای جگر خراش کا جس کے نُسننے کی تعریف کیا کرون یا تیرا ہی تجاہلاً کہنا کہ کیا کہون۔

ظالم مرے گمان سے مجھے منفعل نہ چاہ ۳۴۷ ہے ہے خدا نکردہ تجھے بیوفا کہون

گمان سے = ظن خیر سے جسکا بیان مصرع ثانی مین ہے -

مہربان ہوکے بلا لو مجھے چاہو جس وقت	۳۴۸	مین گیا وقت نہین ہون کہ پھر آ بھی نسکون

گیا وقت = زمانۂ ماضی -

ضعف مین طعنۂ اغیار کا شکوہ کیا ہے	۳۴۹	بات کچھ سر تو نہین ہے کہ اٹھا بھی نسکون

اٹھا بھی نسکون = ایہام برداشت -

زہر ملتا ہی نہین مجھکو ستمگر ورنہ	۳۵۰	کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھا بھی نسکون

کھا بھی نسکون = زہر کو -

ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایکدن	۳۵۱	ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایکدن

عذر مستی = بہانۂ بدشرابی -

غرۂ اوجِ بنای عالمِ امکان نہو	۳۵۲	اس بلندی کے نصیبون مین ہے پستی ایکدن

غرہ = مغرور و فریفتہ - بنا = مرتبہ - عالم امکان = دنیا -

نغمہ ہای غم کو بھی ای دل غنیمت جانئے	۳۵۳	بے صدا ہو جایگا یہ سازِ ہستی ایکدن

نغمہ ہای غم کی جگہہ نالہ ہای غم ہو تو مناسب مقام ہے -

ہم پر جفا سے ترکِ وفا کا گمان نہین	۳۵۴	اک چھیڑ ہے وگرنہ مراد امتحان نہین

جفاے محبوب سے ہماری ترکِ وفا کا گمان کہ ہم کو عاشقِ بیوفا سمجھ کے جفا کرتا ہے نہین ہے بلکہ جفا کاری لازم حسن کی ہے مقصد محبوب کا ہمارا امتحان نہین ہے -

کس مُنہ سے شکر کیجئے اس لطفِ خاص کا	۳۵۵	پرسش ہے اور پای سخن درمیان نہین

پرسش ہے اور پای سخن درمیان نہین = ہمارے پوچھنے کو آئے ہین مگر مارے شرم کے بات نہین کرتے۔

ہم کو ستم عزیز ستمگر کو ہم عزیز	۳۵۶	نامہربان نہین ہے اگر مہربان نہین
بوسہ نہین نہ دیجئے دشنام ہی سہی	۳۵۷	آخر زبان تو رکھتے ہو تم گر دہان نہین

دہان معدوم ہے تو بوسہ معلوم یعنی بوجہِ تنگی دہان گویا نہین ہے تو بوسہ اُسکا کہان۔

ہر چند جانگدازیٔ قہر و عتاب ہے	۳۵۸	ہر چند پشت گرمیٔ تاب و توان نہین	ق
جان مطرب ترانۂ ہل من مزید ہے	۳۵۹	لب پردہ سنج زمزمۂ الامان نہین	

قطعہ بند ہے۔ جان گدازیٔ قہر و عتاب = محبوب کے قہر و عتاب کی جانگدازی۔ پشت گرمیٔ تاب و توان = ہم کو پشتی بانیٔ تحمل و طاقت۔

خنجر سے چیر سینہ اگر دل نہو دو نیم	۳۶۰	دل مین چھری چبھو مژہ گر خونچکان نہین	ق
ہے ننگ سینہ دل اگر آتشکدہ نہو	۳۶۱	ہے عار دل نفس اگر آذرفشان نہین	

قطعہ بند ہے۔ چیر = خطابِ عام بعشاق۔ آذر = آتش۔

نقصان نہین جنون مین بلا سے ہو گھر خراب	۳۶۲	سو گز زمین کے بدلے بیابان گران نہین

سو گز زمین = گھر۔ بدلے = عوض۔ بیابان گران نہین = صحرا گران قیمت نہین ہے بااین وسعت جو سو گز زمین کے عوض ہاتھ آئے۔

کہتے ہین کیا لکھا ہی تری سرنوشت مین ۔ ۳۶۳ ۔ گویا جبین پہ سجدۂ بت کا نشان نہین

سجدۂ بت = خطِ سرنوشت یہی ہے ۔

پاتا ہون اُس سے داد کچھ اپنے کلام کی ۔ ۳۶۴ ۔ روح القدس اگرچہ مرا ہمزبان نہین

جبرئیل علیہ السلام میرے کلام کی داد دینے والے ہین ۔

روح القدس = جبرئیل علیہ السلام ۔

جان ہی بہائے بوسہ ولے کیون کہے ابھی ۔ ۳۶۵ ۔ غالب کو جانتا ہے کہ وہ نیم جان نہین

نیم جان نہین = ابھی شوقِ بوسہ مین نیم جان نہین ہے ۔

مانع دشت نوردی کوئی تدبیر نہین ۔ ۳۶۶ ۔ ایک چکر ہے مرے پانون مین زنجیر نہین

چکر = ایہام بمعنی گردش و حلقۂ زنجیر ۔

شوق اس دشت مین دوڑائے ہے مجھکو کہ جہان ۔ ۳۶۷ ۔ جادہ غیر از نگہِ دیدۂ تصویر نہین

دشت = دشتِ بے کنار و سر در گم ۔ جادہ غیر از نگہِ دیدۂ تصویر نہین = جادہ معدوم و ناپیدا ہے جیسے نگاہ دیدۂ تصویر مین ۔

حسرت لذت آزار رہی جاتی ہے ۔ ۳۶۸ ۔ جادۂ راہ وفا جز دم شمشیر نہین

رہی جاتی ہے اگر اس جادہ پر سلوک نکرین ۔

رنج نومیدئ جاوید گوارا رہیو ۔ ۳۶۹ ۔ خوش ہون گر نالہ زبونی کش تاثیر نہین

زبونی کش = عاجزی اٹھانیوالا ۔

سر کھجاتا ہی جہان زخم سر اچھا ہو جائے ۔ ۳۷۰ ۔ لذت سنگ باندازۂ تقریر نہین

سر کھجاتا ہے = ایہام پھر زخم سنگ کھانے کیلئے اور خراش مین جو ایک مزہ ہوتا ہے معلوم ہے - سنگ = سنگِ طفلان جسکے مارین جراحت و التیام دونون کا اثر ہے - سر کھجانا = کنایہ ہے دوبارہ مار کھانیکی خواہش پیدا ہونے سے - نظیر اسکی سر توقع خاریدن یعنی متوقع شدن -

جب کرم رخصتِ بیباکی و گستاخی دے ۲۷۱ کوئی تقصیر بجز خجلتِ تقصیر نہین

کرم = کرمِ محبوب - کوئی تقصیر الخ بیباکی تقصیر سے شرمندہ ہونا ہی بڑی تقصیر ہے -

مت مردمکِ دیدہ مین سمجھو یہ نگاہین ۲۷۲ ہین جمع سویدای دلِ چشم مین آہین

مردمک = پتلی - سویدا = نقطۂ سیاہ -

الفتِ گل سے غلط ہے دعویِ وارستگی ۲۷۳ سرو ہے باوصفِ آزادی گرفتارِ چمن

وارستگی = رہائی یعنے دعوی آزادی الفتِ گل سے اگر سرو بھی کرے تو غلط ہے - ثبوت اسکا دوسرے مصرع مین دیکھیو -

عشق تاثیر سے نومید نہین ۲۷۴ جانسپاری شجرِ بید نہین

شجر بید نہین کہ بے ثمر ہو -

سلطنت دست بدست آئی ہے ۲۷۵ جامِ مَی خاتمِ جمشید نہین

دست بدست = یہ لفظ تلازمات جام سے ہے - خاتم جمشید نہین کہ صرف جمشید کی انگشت پر منحصر ہو -

ہے تجلی تری سامان وجود	٣٧٦	ذرہ بے پرتو خورشید نہین
راز معشوق نہ رسوا ہو جاے	٣٧٧	ورنہ مرجانے مین کچھ بھید نہین
نہ رسوا ہو جاے کہ فلانے معشوق کا عاشق مرگیا اور راز معشوق کھل گیا		
گردش رنگ طرب سے ڈر ہے	٣٧٨	غم محرومیٔ جاوید نہین
محرومیٔ جاوید = کہ اس مین رنگ طرب کے تغیر کا کچھ ڈر ہی نہین -		
جہان تیرا نقش قدم دیکھتے ہین	٣٧٩	خیابان خیابان ارم دیکھتے ہین
خیابان = کیاریان چمن کی - ارم = باغ شداد -		
دل آشفتگان خال کنج دہن کے	٣٨٠	سویدا مین سیر عدم دیکھتے ہین
تماشا کر ای محو آئینہ داری	٣٨١	تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہین
آئینہ داری = آئینہ بینی -		
سراغ تف نالہ لے داغ دل سے	٣٨٢	کہ شبرو کا نقش قدم دیکھتے ہین
ملتی ہی خوے یار سے نار التہاب مین	٣٨٣	کافر ہون گر نملتی ہو راحت عذاب مین
خوی یار سے = تیزی خوی یار سے - نار = دوزخ - کافر ہون = قسمیہ عذاب = عذاب دوزخ -		
قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھون	٣٨٤	مین جانتا ہون جو وہ لکھین گے جواب مین
یعنے وہ لکھین گے کہ مطلب خط معلوم نہوا یا نویسندہ کون ہے -		
جو منکر وفا ہو فریب اس پہ کیا چلے	٣٨٥	کیون بدگمان ہون دوست سے دشمن کی باب مین

جو منکر وفا ہو = یعنے محبوب - فریب - فریب وفاداری رقیب - دوست - حبیب - دشمن - رقیب -

مین مضطرب ہون وصل مین خوفِ رقیب سے	۳۸۶	ڈالا ہے تم کو وہم نے کس پیچ وتاب مین
مین اور حظِّ وصل خدا ساز بات ہے	۳۸۷	جان نذر دینی بھول گیا اضطراب مین

ق

قطعہ بند ہے - خوف = کہین وصل سے مطلع نہو جاے - وہم = وہم اسکا کہ بخیالِ وصال دوسرے محبوب کے مین مضطرب ہون - اور = عطف استبعاد - حظِّ وصل = اشعارِ مابعد مین حظِّ وصل کا بیان ہے - خدا ساز بات ہے = اتفاقی امر ہے جو کسیقدر حظّ وصل پایا اور اضطراب مین جان دینی بھول گیا تو پھر حظّ کاملِ وصل کیا اُٹھایا ہوگا -

ہے اک شکن پڑی ہوی طرف نقاب مین	۳۸۸	تیوری چڑھی ہوئی ہے جو اندر نقاب کے

تیوری چڑھی ہوئی محبوب کی - طرف = کنارہ -

لاکھون لگاو ایک چرانا نگاہ کا	۳۸۹	لاکھون بناو ایک بگڑنا عتاب مین

لگاو = دلبستگی - چرانا نگاہ کا = شرم کے مارے چرانا نگاہ کا - ایک بگڑنا = ایک بگڑنا محبوب کا کہ ان لاکھون کو برباد کردے -

وہ نالہ دل مین خس کے برابر جگہ نپاے	۳۹۰	جس نالہ سے شگاف پڑے آفتاب مین

جگہ = منزلت - شگاف پڑے آفتاب مین = شگاف پڑے آفتاب مین مگر محبوب کے دل مین اثر نکرے -

وہ سحر مدعا طلبی مین نہ کام آئے	۳۹۱	جس سحر سے سفینہ رواں ہو سراب مین

وہ سحر مدعا طلبی مین نہ کام آے ۔ وہ افسون و جادو طلبِ وصل مین کام نہ آسکے ۔

کل کے لئے کر آج نہ خست شراب مین	۳۹۲	یہ سوءِ ظن ہے ساقی کوثر کے باب مین

کل = ایہام ۔ کل قیامت کے روز ساقی کوثر تنگدلی نفرمائینگے ۔

جان کیون نکلنے لگتی ہے تن سے دمِ سماع	۳۹۳	گر وہ صدا سمائی ہے چنگ و رباب مین

سماع = راگ ۔ وہ صدا = صداے نغمہ جو جان بخش ہے یا صداے الست بمذہبِ صوفیہ ۔

اُتنا ہی مجکو اپنی حقیقت سے بُعد ہے	۳۹۴	جتنا کہ وہم غیر سے ہون پیچ و تاب مین

اپنی حقیقت = مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۔ وہم غیر سے = عالم کو غیر اللہ جاننے سے ۔

اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے	۳۹۵	حیران ہون پھر مشاہدہ ہے کس حساب مین

شہود = دیدن ۔ شاہد = بیننده ۔ مشہود = دیده شده ۔ مشاہده = دیدن ۔ حیران ہون = کیونکہ مشاہدہ مین دوئی پائی گئی بلحاظ مشاہدہ و مشہود کے

ہے مشتمل نمودِ صور پر وجود بحر	۳۹۶	یان کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب مین

یہان کیا دھرا ہے بجز بحر کے ۔

شرم اک ادا ے ناز ہے اپنے ہی سے سہی	۳۹۷	ہین کتنے بے حجاب کہ ہین یون حجاب مین

نازہے = نازِ محبوب ہے کہ اپنے سے شرماتا ہے ۔ ہین کتنے بے حجاب = ہین کتنے بے حجاب در باطن ۔ ہین یون حجاب مین = ہین یون حجاب ہین بظاہر

آرائشِ جمال سے فارغ نہین ہنوز ۔ ٣٩٨ ۔ پیشِ نظر ہے آئینہ دائم نقاب مین

فارغ نہین = فارغ نہین حجاب مین بھی ۔

ہے غیبِ غیب جسکو سمجھتے ہین ہم شہود ۔ ٣٩٩ ۔ ہین خواب مین ہنوز جو جاگے ہین خواب مین

غیبُ الغیب = وجود باری تعالےٰ ۔ یعنے عالم ظاہر بھی از روی ماہیت عالم غیبُ الغیب ہے ۔

حیران ہون دل کو روؤن کہ پیٹون جگر کو مین ۔ ٤٠٠ ۔ مقدور ہو تو ساتھ رکھون نوحہ گر کو مین

ساتھ رکھون نوحہ گر کو رونے پیٹنے ۔

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لون ۔ ٤٠١ ۔ ہر اک سے پوچھتا ہون کہ جاؤن کدھر کو مین

پوچھتا ہون بطریقِ تجاہل ۔

جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار ۔ ٤٠٢ ۔ اے کاش جانتا نہ ترے رہگذر کو مین

جانا پڑا = پکڑے ہوے یا از راہِ خوشامد ۔

ہے کیا جو کس کے باندھیے میری بلا ڈرے ۔ ٤٠٣ ۔ کیا جانتا نہین ہون تمھاری کمر کو مین

میری بلا ڈرے اس بات سے کہ کمر لچک جائگی ۔

لو وہ بھی کہتے ہین کہ یہہ بے ننگ و نام ہے ۔ ٤٠٤ ۔ یہہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو مین +

وہ = جنکے لئے گھر لٹا دیا ۔

چلتا ہون تھوڑی دُور ہر اک تیز رَو کے ساتھ ۔ ۴۰۵ ۔ پہچانتا نہین ہون ابھی راہبر کو مین

پہچانتا نہین ہون = تعریض ہے ہادیانِ شریعت پر ۔

خواہش کو احمقون نے پرستش دیا قرار ۔ ۴۰۶ ۔ کیا پوجتا ہون اُس بتِ بیدادگر کو مین

خواہش = ہوا پرستی ۔ اُس بتِ بیدادگر کو نہین پوجتا بلکہ اپنی خواہشِ نفس کو پوجتا ہون ۔

پھر بیخودی مین بھول گیا راہِ کوئے یار ۔ ۴۰۷ ۔ جاتا وگرنہ ایک دن اپنی خبر کو مین

جاتا وگرنہ ایک دن اپنی خبر کو مین = یعنے اپنے کو وہین چھوڑ آیا ۔

اپنے پہ کر رہا ہون قیاس اہلِ دہر کا ۔ ۴۰۸ ۔ سمجھا ہون دلپذیر متاعِ ہنر کو مین

اہلِ زمانہ کو اپنے مانند ہنرمند سمجھا ہون کہ المرءُ یقیس علی نفسہ ۔

ذکر میرا بہ بدی بھی اُسے منظور نہین ۔ ۴۰۹ ۔ غیر کی بات بگڑ جاے تو کچھ دور نہین

ازبسکہ میرا ذکر بہ بدی بھی ناگوارِ طبعِ معشوق ہے تا بہ نیکی چہ رسد پس بات رقیب کی میری بدی کی بابت بگڑ جاے تو کچھ دور نہین ۔

وعدۂ سیرِ گلستان ہے خوشا طالعِ شوق ۔ ۴۱۰ ۔ مژدۂ قتل مقدر ہے جو مذکور نہین

سیرِ گلستان = کنایہ خونریزیِ عاشق سے ہے ۔ شوق = یعنے آرزوے عاشق قتل ہونے پر دستِ معشوق سے ۔ مذکور نہین = مذکور نہین وعدۂ سیرِ گلستان مین ۔

شاہدِ ہستیِ مطلق کی کمر ہے عالم ۔ ۴۱۱ ۔ لوگ کہتے ہین کہ ہے پر ہمین منظور نہین

ہستیٔ مطلق = باری تعالی بقولِ صوفیۂ وجودیہ ۔ لوگ کہتے ہین کہ ہے = یعنے محبوب کی کمر ہے ۔ ہمین منظور نہین = کیونکہ کمر معدوم ہے ۔ مفروضِ موہوم ہے ۔

قطرہ اپنا بھی حقیقت مین ہے دریا لیکن	۱۲/۱۴	ہم کو تقلیدِ تنک ظرفیٔ منصور نہین

تنک ظرفی = کم ظرفی ۔

حسرت اے ذوقِ خرابی کہ وہ طاقت نہ رہی	۱۳/۱۴	عشقِ پُر عربدہ کی گوں تنِ رنجور نہین

گون = بوزنِ عون مونث ۔ قابو و فرصت ۔ گونا بالفتح ۔ مذکر بجانہ آوردنِ عروس ۱۲ **دلیل ساطع**

ظلم کر ظلم اگر لطف دریغ آتا ہو	۱۴/۱۴	تو تغافل مین کسی رنگ سے معذور نہین

ہر چند تغافل ظلم مین ایک امر پسندیدہ ہے مگر تجھ سے پسندیدہ نہین کیونکہ تیرا ظلم مطلوبِ عاشقان ہے ۔ کسی رنگ سے = ظلم سے خواہ لطف سے پس بوجہ تغافل جو تیری خاص صفت ہے نہ ظلم ظلم ہوگا نہ لطف لطف ۔

صاف دُردی کشِ پیمانۂ جم ہین ہم لوگ	۱۵/۱۴	واے وہ بادہ کہ افشردۂ انگور نہین

جمشید موجدِ شراب اور یہہ قصہ طلب بات ہے ۔ وائے وہ بادہ کہ الخ = پس ہمکو شرابِ انگوری چاہئے ۔

ہون **ظہوری** کے مقابل مین خفائی **غالب**	۱۶/۱۴	میرے دعوے پہ یہہ حجت ہے کہ مشہور نہین

مشہور نہین = مین مشہور نہین ۔

نالہ جز حسنِ طلب اے ستم ایجاد نہین	۱۷/۱۴	ہے تقاضاے جفا شکوۂ بیداد نہین

عشق و مزدوریٔ عشرتگہِ خسرو کیا خوب | ۴۱۸ | ہم کو تسلیم نکو نامیٔ فرہاد نہین

عشرتگہ = مکانِ بے ستون۔ ہم کو تسلیم نکو نامی الخ = کیونکہ فرہاد عشرتگہِ پرویز کا کہ رقیب فرہاد ہے مزدور ٹھہرا۔

کم نہین وہ بھی خرابی مین پہ وسعت معلوم | ۴۱۹ | دشت مین ہی مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہین

وسعت = گھر کی وسعت مقابلہ مین صحرا کے۔

اہلِ بینش کو ہے طوفانِ حوادث مکتب | ۴۲۰ | لطمہٗ موج کم از سیلیٔ اُستاد نہین

مکتب = مدرسہ کسبِ دیدہ وری و حصول آگہی۔

والے محرومیٔ تسلیم و بدا حالِ وفا | ۴۲۱ | جانتا ہے کہ ہمین طاقتِ فریاد نہین

ہم تسلیم و وفاداری کے سبب فریاد نہین کرتے اور اسوجہ سے محروم مین یعنے باآنکہ محبوب جانتا ہے تبقاضاے وفا ہم فریاد نہین کرتے۔ نکرنا فریاد کا باعثِ محرومی ہوا کیونکہ وہ دادرسی ہمارے عشق کی نہین کرتا۔ دوسرا یہہ کہ جانتا ہے ہم فریاد کر نہین سکتے اسلئے ظلم و بیداد ہم پر زیادہ کرتا ہے حالانکہ فریاد نکرنا ہمارا بنا بر وفا ہے جو سبب ہماری محرومی و ناکامی کا ہوا واللہ اعلم۔

سبدِ گل کے تلے بند کری ہے گلچین | ۴۲۲ | مژدہ اے مرغ کہ گلزار مین صیاد نہین

زہے قسمتِ بلبل کہ گلچین اُسکو سبدِ خالی کے نیچے بند کرتا ہے کیونکہ گلزار مین اگر صیاد ہوتا تو قفس مین بند کرتا۔

نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا	۴۲۳	دی ہے جای دہن اسکو دم ایجاد نہین
یعنے قضا و قدر نے محبوب کو دہن دینے کی جگہہ لفظ نہین کا دی ہے کہ کلمہ نفی کا ہے جسکے دینے سے ندینا ثبوت ہوا ۔		
کم نہین جلوہ گری مین ترے کوچہ سے بہشت	۴۲۴	یہی نقشہ ہے ولے اسقدر آباد نہین
دو نو جہان دیکے وہ سمجھے یہہ خوش رہا	۴۲۵	یان آپڑی یہہ شرم کہ تکرار کیا کرین
تکرار کیا کرین اس بضاعت اندک کے دینے پر در عوض اپنی ذات کے ۔		
تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہگئے	۴۲۶	تیرا پتا نپائین تو ناچار کیا کرین
ناچار کیا کرین جو رہ نجائین ۔		
کیا شمع کے نہین ہین ہوا خواہ اہل بزم	۴۲۷	ہو غم ہی جانگداز تو غمخوار کیا کرین
غم = شعلۂ شمع ۔		
ہوگئی ہے غیر کی شیرین بیانی کارگر	۴۲۸	عشق کا اسکو گمان ہم بے زبانون پر نہین
دعوی عشق مین غیر اگرچہ کاذب ہے مگر بسبب اسکی شیرین بیانی کے معشوق اسکو صادق جانتا ہے اور ہم پہ عشق کا گمان بھی نہین کرتا بسبب ہماری بے زبانی کے اگرچہ ہم عاشق صادق ہین ۔		
قیامت ہے کہ سن لیلی کا دشت قیس مین آنا	۴۲۹	تعجب سے وہ بولا یون بھی ہوتا ہے زمانے مین
وہ = قیس		
دل نازک پہ اسکے رحم آتا ہے مجھے غالب	۴۳۰	نکر سرگرم اس کافر کو الفت آزمانے مین

نکرسرگرم اُس کا فکر و امتحان مین میرے عشق کے کہ اُسکا دلِ نازک اسکا تاب نلاسکیگا ۔

دل لگا کر لگ گیا اُن کو بھی تنہا بیٹھنا	۴۳۱	بارے اپنی بیکسی کی ہم نے پائی دادیان

بارے اپنی بیکسی الخ = کہ وہ بھی ہمارے مانند عاشقِ بیکس بن بیٹھے ۔

یہ ہم جو ہجر مین دیوار و در کو دیکھتے ہین	۴۳۲	کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہین

صبا کا راستہ بالاسے دیوار اور قاصد کا اندرونِ در تو یہہ لف و نشر مرتب ہے ۔

کوئی کہے کہ شب مہ مین کیا بُرائی ہے	۴۳۳	بلاسے آج اگر دن کو ابر و باد نہین

کیا برائی ہے شراب پینے ۔

جو آؤن سامنے اُنکے تو مرحبا نکہین	۴۳۴	جو جاؤن وان سے کہین کو تو خیرباد نہین

کہین کو = کسی طرف کو ۔ خیرباد = خدا حافظ یہہ کلمہ رخصت ہے ۔ مرحبا کی اصل یہہ ہے رحبت اللہ لک مرحبا ۔ دوست اپنے گھر آئے تو کہتے ہین یعنے ہمارا گھر کشادہ ہے تمہارے لئے ۔

کبھی جو یاد بھی آتا ہون مین تو کہتے ہین	۴۳۵	کہ آج بزم مین کچھہ فتنہ و فساد نہین

کہ آج بزم مین الخ = غالب کے نہونے سے ۔

تم اُن کے وعدہ کا ذکر اُن سے کیون کرو غالب	۴۳۶	یہہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہین کہ یاد نہین
تیری توسن کو صبا باندھتے ہین	۴۳۷	ہم بھی مضمون کی ہوا باندھتے ہین

توسن = بچھیرا ۔

آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے	۴۳۸	ہم بھی اک اپنی ہوا باندھتے ہین
ہوا = خواہش۔		
تیری فرصت کے مقابل اے عمر	۴۳۹	برق کو پا بہ حنا باندھتے ہین
پا بہ حنا = بے رفتار۔		
قید ہستی سے رہائی معلوم	۴۴۰	اشک کو بے سروپا باندھتے ہین
قیدِ مذکور سے کسی کو رہائی نہین ہے یہان تک آنسو کو حالتِ بےسروپائی مین باندھتے ہین۔ باندھتے ہین = ایہام بمعنی قید مین باندھنے کے اور مضمون مین لانے کے یعنے اشکِ بے سروپا پر بھی رحم نہین کرتے۔		
غلطیہاے مضامین مت پوچھ	۴۴۱	لوگ نالہ کو رسا باندھتے ہین
لوگ نالہ کو الخ = حالانکہ نارسا ہے۔		
اہل تدبیر کی واماندگیان	۴۴۲	آبلون پر بھی حنا باندھتے ہین
واماندگیان = ایک تو آبلہ کی واماندگی دوسری آبلہ پر حنا لگانے کی۔		
سادہ پرکار ہین خوبان غالب	۴۴۳	ہم سے پیمان وفا باندھتے ہین
سادہ پرکار = بظاہر سادہ بباطن پُرکار۔		
زمانہ سخت کم آزار ہے بجانِ اسد	۴۴۴	وگرنہ ہم توقع زیادہ رکھتے ہین
توقع = توقع آزار کی۔		
کیون گردشِ مدام سے گھبرا نجائے دل	۴۴۵	انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین

گردش = ایہام - مُدام = ایہام بمعنے ہمیشہ و شراب -

یارب زمانہ مجھکو مٹاتا ہے کس لئے	۴۴۶	لوحِ جہان پہ حرفِ مکرّر نہین ہون مین

حرفِ مکرّر = حرف دوبارہ نوشتہ شدہ - یہہ کنایہ اپنی یکتائی سے ہے -

حد چاہیئے سزا مین عقوبت کیواسطے	۴۴۷	آخر گناہگار ہون کافر نہین ہون مین

عقوبت = عذاب -

کس واسطے عزیز نہین جانتے مجھے	۴۴۸	لعل و زمرد و زر و گوہر نہین ہون مین

از قسمِ جمادات ہوتا تو عزیز ہوتا - یا استفہام استحقاری ہے -

کرتے ہو مجھکو منعِ قدمبوس کس لئے	۴۴۹	کیا آسمان کے بھی برابر نہین ہون مین

آسمان کو منع نکرین اور مجھی منع کرین -

سب کہان کچھہ لالہ و گل مین نمایان ہوگئین	۴۵۰	خاک مین کیا صورتین ہونگی کہ پنہان ہوگئین

خاک مین الخ یعنے کیسی کیسی صورتین ہونگی کہ زیرِ خاک پنہان ہوگئین -

یاد تھین ہم کو بھی رنگارنگ بزم آرائیان	۴۵۱	لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیان ہوگئین

یعنے ہم بزم آرائیون کو بھول گئے حوادثِ زمان یا نسیان پیری سے -

قید مین یعقوبؑ نے لی گو نہ یوسفؑ کی خبر	۴۵۲	لیکن آنکھین روزنِ دیوارِ زندان ہوگئین

لی گو نہ یوسف کی خبر = گو کہ خبر نہ لی یا کسیقدر یا دِ شبا روزی سے خبر لی -
لیکن آنکھین روزنِ دیوارِ زندان ہوگئین = یعنے مگر روتے روتے آنکھین کور ہوگئین -

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنانِ مصر سے ۴۵۳ ہے زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعان ہوگئین

رقیب = عاشق ایک معشوق کے۔ زنانِ مصر سے زلیخا خوش ہے کہ محوِ ماہ کنعان ہوگئین اور زلیخا کو عشقِ یوسفؑ مین معذور رکھا۔

جوے خون آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شامِ فراق ۴۵۴ مین یہ سمجھونگا کہ شمعین دو فروزان ہوگئین

ان پریزادون سے لینگے خلد مین ہم انتقام ۴۵۵ قدرتِ حق سے یہی حورین اگر وان ہوگئین

پریزادان = محبوبانِ دنیا - ہوگئین = آگئین یا بن گئین۔

مین چمن مین کیا گیا گویا دبستان کھل گیا ۴۵۶ بلبلین سنکر مرے نالے غزلخوان ہوگئین

کھل گیا = چمن مین کھل گیا۔

وہ نگاہین کیون ہوی جاتی ہین یارب دل کے پار ۴۵۷ جو مری کوتاہیٔ قسمت سے مژگان ہوگئین

وہ نگاہین باوجود کوتاہ ہونے کے مژگان کی مانند دل کے پار ہوی جاتی ہین۔

بسکہ روکا مین نے اور سینے مین ابھرین پے بپے ۴۵۸ میری آہین بخیۂ چاکِ گریبان ہوگئین

ابھرین = بلند ہوئین۔

دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہین ۴۵۹ یعنے ہماری جیب مین اک تار بھی نہین

تارِ جیب کو زنارِ دوش قرار دیا ہے بسبب صنم پرستی کے۔

دل کو نیازِ حسرتِ دیدار کر چکے ۴۶۰ دیکھا تو ہم مین طاقتِ دیدار بھی نہین

نیازِ حسرتِ دیدار = نذرِ حسرتِ دیدار نہ دیدار۔

ملنا ترا اگر نہین آسان تو سہل ہے ۴۶۱ دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہین

یعنے ملنا تیرا اگر مشکل ہوتا تو یہہ امر بہ مجبوری مجھپر آسان ہوتا با آنکہ تیرا ملنا آسان ہے مگر تو نہین ملتا - یہہ امر دشوار ہے - دیگر ہر ایک سے تیرا ملنا اگر مشکل ہوتا یہہ امر مجھپر بھی آسان ہوتا مگر مشکل یہہ ہے کہ اغیار سے ملنا آسان اور یہہ امر مجھپر دشوار ہے - واللہ اعلم -

بے عشق عمر کٹ نہین سکتی ہی اور یان ۴۶۲ طاقت بقدرِ لذت آزار بھی نہین

لذتِ آزار = مزہ رنج عاشقی -

شوریدگی کے ہاتھ سے ہی سر وبالِ دوش ۴۶۳ صحرا مین اے خدا کوئی دیوار بھی نہین

شوریدگی = آشفتہ سری - کوئی دیوار بھی نہین = جس سے سر شوریدہ کو پھوڑ لے -

ڈر نالہ ہاے زار سے میرے خدا کو مان ۴۶۴ آخر نواے مرغِ گرفتار بھی نہین

آخر نواے مرغ الخ = کیا میرا نالۂ زار نواے مرغ گرفتار کے برابر نہین ہے -

دل مین ہی یار کی صفِ مژگان سے روکشی ۴۶۵ حال آنکہ طاقتِ خلشِ خار بھی نہین

روکشی = مقابلہ -

ہوئی ہی مانعِ ذوقِ تماشا خانہ ویرانی ۴۶۶ کفِ سیلاب باقی ہی برنگ پنبہ روزن مین

کفِ سیلاب جس سے خانہ ویرانی ہوئی

ودیعت خانۂ بیدادِ کاوش ہاے مژگان ہون ۴۶۷ نگینِ نامِ شاہد ہی مری ہر قطرہ خون تن مین

مین سراپا امانت خانہ ہون کاوش مژگانِ شاہد کا - میرے تن مین ہر قطرہ خون کا نام معشوق کا نگینہ ہے کہ اس کے مژگانِ تیز کی کاوش سے نگینہ پر میرے

ہر قطرۂ خون کے نام محبوب کا کندہ ہے ۔

نکوہش مانع بیربطی شور جنون آئی	۴۶۸	ہوا ہے خندۂ احباب بخیہ جیب و دامن مین

نکوہش = احباب کی ملامت جسکا خندہ اہانت لازم ہے ۔ خندہ = خندۂ دندان نما جو بخیہ سے شبیہ ہے ۔

ہوئی اُس مہروش کی جلوۂ تمثال کے آگے	۴۶۹	پرافشان جوہر آئینہ مین مثل ذرہ روزن مین

تمثال = صورت ۔

نجانون نیک ہون یا بد ہون پر صحبت مخالف ہے	۴۷۰	جو گل ہون تو ہون گلخن مین جو خس ہون تو ہون گلشن مین

گل = جسکی جگہ گلشن ہے ۔ خس = جسکی جگہ گلخن ہے ۔

ہزارون دل دیے جوش جنون عشق نے مجھکو	۴۷۱	سیہ ہو کر سویدا ہو گیا ہر قطرہ خون تن مین
اسد زندانی تاثیر الفت ہای خوبان ہون	۴۷۲	خم دست نوازش ہو گیا ہے طوق گردن مین
مزے جہان کے اپنی نظر مین خاک نہین	۴۷۳	سوا ہے خون جگر سو جگر مین خاک نہین

دنیا کے مزے کچھ نہین ہین مگر خون جگر کا پینا عاشقی مین بامزہ تھا سو وہ خون بھی اب جگر مین نہ رہا ۔

مگر غبار ہوے پر ہوا اُڑا لیجاے	۴۷۴	وگرنہ تاب و توان بال و پر مین خاک نہین

غبار ہوے پر = بال و پر غبار ہوے پر ۔

یہ کس بہشت شمائل کی آمد آمد ہے	۴۷۵	کہ غیر جلوۂ گل رہگذر مین خاک نہین

خاک = گرد ۔

بھلا اُسے نہ سہی کچھ مجھی کو رحم آتا	۴۷۶	اثر مرے نفسِ بے اثر مین خاک نہین

اُسے نہسی = محبوب کو مجھ پر رحم نہسی۔ رحم آتا = میرے حال پر رحم آتا۔

خیالِ جلوۂ گل سے خراب ہین میکش	۴۷۷	شرابخانہ کے دیوار و در مین خاک نہین

گل = ایہام۔ مقصود شراب ہے۔ خراب = مست۔

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون	۴۷۸	روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

کوئی = یارِ دل آزار یا ناصحِ ملامت شعار۔

جب وہ جمالِ دلفروز صورتِ مہرِ نیمروز	۴۷۹	آپ ہی ہو نظارہ سوز پردہ مین منہ چھپائے کیون

صورتِ مہرِ نیم روز = دوپہر کے آفتاب کی مانند۔ آپ ہی ہو الخ = نگاہِ بینندگان کو جلا دے اور یہہ دیکھہ نسکین۔ پھر روپوشی کس لئے۔

دشنۂ غمزہ جانستان ناوکِ ناز بے پناہ	۴۸۰	تیرا ہی عکسِ رخ سہی سامنے تیرے آئے کیون

ناوکِ ناز بے پناہ = ناوکِ ناز تیرِ بے زنہار ہے۔ تیرا ہی عکسِ رخ الخ = یعنے تو ہی یہی آئینہ مین اپنا مقابل کیون ہو۔ جس دشنہ و ناوک سے اپنے تو خود دلفگار ہو جاے۔

حسن اور اُسپہ حسنِ ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم	۴۸۱	اپنے پہ اعتماد ہے غیر کو آزمائے کیون

حسنِ ظن = محبوب کا حسنِ ظن بوالہوس کی نسبت۔ اپنے پہ = اپنی عفتِ حسن پر یا حسنِ ظن پر۔

وان وہ غرورِ عز و ناز یان یہ حجابِ پاسِ وضع	۴۸۲	راہ مین ہم ملین کہان بزم مین وہ بلائے کیون

حجاب پاس وضع = شرم وضعداری ۔

ہان وہ نہین خداپرست جاؤ وہ بیوفا سہی	۴۸۳	جسکو ہو دین ودل عزیز اُسکی گلی مین جاے کیون

وہ = محبوب ۔ جاؤ = خطاب بناصح ۔ جسکو = جس شخص کو ۔

غالبِ خستہ کے بغیر کونسے کام بند ہین	۴۸۴	روئیے زار زار کیا کیجیے ہاے ہاے کیون

طنز آمیز گفتگو ہے دوست کے ساتھہ ۔

غنچہء ناشگفتہ کو دُور سے مت دکھا کہ یون	۴۸۵	بوسہ کو پوچھتا ہون مین مُنہ سے مجھے بتا کہ یون

غنچہء ناشگفتہ کو چمن مین دُور سے مت دکھا کہ ایسی صورت بوسہ چینی ہے بلکہ اپنے دہن ولب سے بتا کہ بوسہ یون لیتے ہین ۔

پرسشِ طرزِ دلبری کیجیے کیا کہ بن کہے	۴۸۶	اُسکے ہر اک اشارہ سے نکلے ہے یہ ادا کہ یون

یہہ ادا کہ یون = یہہ بیان کہ یون ہوا کرتی ہے طرزِ دلبری ۔

رات کیوقت مے پیے ساتھہ رقیب کو لئے	۴۸۷	آئے وہ یان خدا کرے پر نکرے خدا کہ یون

نہ مے پیئے آئے ۔ ساتھہ رقیب کو لئے نہ آئے ۔ یہہ لف ونشر مرتب ہے ۔

غیر سے رات کیا بنی یہہ جو کہا تو دیکھیے	۴۸۸	سامنے آن بیٹھنا اور یہہ دیکھنا کہ یون

سامنے آن بیٹھنا الخ = سامنے ناز سے آن بیٹھنا اور منہ بنا کے کہنا کہ ایسی بنی

بزم مین اُسکے روبرو کیون نہ خموش بیٹھیے	۴۸۹	اُسکی تو خامشی مین بھی ہے یہی مدعا کہ یون

بزم = جو محفلِ یار واغیار ہے ۔ خامشی مین = چپ بیٹھنے مین جو شیوہ محبوب کا ہے ۔ ۔ یون = خاموش بیٹھیے ۔

مین نے کہا کہ بزمِ ناز چاہئے غیر سے تہی | ۴۹۰ | سنکے ستم ظریف نی مجکو اٹھا دیا کہ یون

یون = ایسی تہی چاہئے -

مجھ سے کہا جو یار نے جاتی مین ہوش کسطرح | ۴۹۱ | دیکھکے میری بیخودی چلنی لگی ہوا کہ یون

بادِ سحر چلنی لگی اور بتانے لگی کہ ہوش عاشقون کے معشوقون سکے روبرو یون اڑسے جاتے ہین -

کب مجھے کوی یار مین رہنی کی وضع یاد تھی | ۴۹۲ | آئینہ دار بن گئی حیرتِ نقش پا کہ یون

آئینہ دار = نمایندہ - حیرتِ نقشِ پا = رہنی کی وضع ہی -

گر تری دل مین ہو خیال وصل مین شوق کا زوال | ۴۹۳ | موجِ محیط آب مین مارے ہی دست و پا کہ یون

یعنے خیال اسکا کہ وصل مزیلِ شوق ہے تو دیکھ موج کو کہ دست و پا مار رہی ہے کہ یون محیط سے کنارہ کش ہوتے ہین - واللہ اعلم -

ردیف واو

حسد سے دل اگر افسردہ ہی گرمِ تماشا ہو | ۴۹۴ | کہ چشمِ تنگ شاید کثرتِ نظارہ سی وا ہو

خطاب بزاہد جو خوبرویون کو دیکھ نسکے -

بقدرِ حسرتِ دل چاہئے ذوقِ معاصی بھی | ۴۹۵ | بھرون یک گوشۂ دامن گر آبِ ہفت دریا ہو

آبِ ہفت دریا = تردامنئ معاصی سکے لئے -

اگر وہ سرو قد گرمِ خرامِ ناز آجاوے | ۴۹۶ | کفِ ہر خاکِ گلشن شکلِ قمری نالہ فرسا ہو

کفِ ہر خاک گلشن = ہر کفِ خاک گلشن ۔

طاعت مین تا رہے نہ مے و انگبین کی لاگ ۔ ۴۹۷ ۔ دوزخ مین ڈالدو کوئی لیکر بہشت کو

لاگ = خلاف ۔ دوزخ مین بہشت کو ڈالدو تا کہ مے اور انگبین کی لاگ نرہے کیونکہ مے آتش دیدہ ہے اور جُوے عسلِ جنت آتش دیدہ نہین ہے جب یہہ بھی آتش دیدہ ہو جاے تو دونون مساوی ہو جاوینگے ۔

ہون منحرف نہ کیون رہ و رسمِ ثواب سے ۔ ۴۹۸ ۔ ٹیڑھا لگا ہے قط قلمِ سرنوشت کو

منحرف = برگشتہ ۔

غالب کچھہ اپنی سعی سے لہنا نہین مجھے ۔ ۴۹۹ ۔ خرمن جلے اگر نہ ملخ کھاے کشت کو

لہنا = یافت و نصیب ۔ خرمن جلے الخ = یعنے ملخ سے اپنا کشت بچے تو برق سے نہ بچے ۔

وارستہ اُس سے ہین کہ محبت ہی کیون نہو ۔ ۵۰۰ ۔ کیجے ہمارے ساتھہ عداوت ہی کیون نہو

وارستہ = آزاد ۔

چھوڑا نہ مجھہ مین ضعف نے رنگ اختلاط کا ۔ ۵۰۱ ۔ ہے دل پہ بار نقشِ محبت ہی کیون نہو

دل یہانتک ضعیف ہو گیا کہ نقشِ محبت کو بھی اُٹھا نہین سکتا ۔

ہے مجھہ کو تجھہ سے تذکرۂ غیر کا گلا ۔ ۵۰۲ ۔ ہر چند بر سبیلِ شکایت ہی کیون نہو

بر سبیلِ شکایت ہی کیون نہو تذکرۂ غیر ۔

پیدا ہوی ہے کہتے ہین ہر درد کی دوا ۔ ۵۰۳ ۔ یون ہو تو چارۂ غمِ الفت ہی کیون نہو

پیدا ہوتی ہے الخ = حدیث لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ - یون ہو تو الخ =
ہر درد کی دوا ہو اور علاج غمِ الفت ہی کا نہو - یعنی جہ - گویا غم مذکور در نہین ہے -

ڈالا نہ بیکسی نے کسی سے معاملہ ۵۰۴ اپنے سے کھینچتا ہون خجالت ہی کیون نہو

معاملہ یعنے کام اپنا نہ بن آنیکی شرمندگی آپ سے کھینچتا ہون نہ دوسرے سے

ہے آدمی بجاے خود اک محشرِ خیال ۵۰۵ ہم انجمن سمجھتے ہین خلوت ہی کیون نہو

خلوت انجمن ہے کیونکہ آدمی خود محشرِ خیال ہے -

ہنگامۂ زبونئ ہمت ہے انفعال ۵۰۶ حاصل نکیجے دہر سے عبرت ہی کیون نہو

زبونی = عجز - انفعال = خجالت - عبرت بھی زمانہ سے نہ لیجے کہ لینا عجزِ ہمت اور اوسکا حاصل خجالت ہے -

وارستگی بہانۂ بیگانگی نہین ۵۰۷ اپنے سے کر نہ غیر سے وحشت ہی کیون نہو

مٹتا ہے فوتِ فرصتِ ہستی کا غم کوئی ۵۰۸ عمرِ عزیز صرفِ عبادت ہی کیون نہو

گو عمر بھر عبادت مین رہے تو بھی الا لیعرفون کے مقام کو نہ پہونچا -

قفس مین ہون اگر اچھا بھی نجانین میرے شیون کو ۵۰۹ مرا ہونا برا کیا ہے نواسنجانِ گلشن کو

مرا ہونا برا کیا ہے = کیونکہ مین اسکا ہمصفیر اور شریکِ تمتع نہین ہون -

نہین گر ہمدمی آسان نہو یہ رشک کیا کم ہے ۵۱۰ ندی ہوتی خدایا آرزوے دوست دشمن کو

اگر ہمدمی دوست کی آسان نہین - خیر - مگر رشک اس ہمدمی کا جو رقیب کو حاصل ہے کیا کم ہے - پس ہی خدا آرزوے یار اغیار کو ہونے ندے -

نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اُس جراحت پر ۔ ۵۱۱ ۔ کیا سینے مین جس نے خون چکان مژگانِ سوزن کو

تیرے = خطاب بہ معشوق - جراحت = زخم - سینے = ایہام -

خدا شرمائے ہاتون کو رکھتے ہین کشاکش مین ۔ ۵۱۲ ۔ کبھی میرے گریبان کو کبھی جانان کے دامن کو

ہاتون کو = اِن اپنے یا اُسکے ہاتون کو -

ابھی ہم قتل گہ کا دیکھنا آسان سمجھتے ہین ۔ ۵۱۳ ۔ نہین دیکھا شناور جُوے خون مین تیرے توسن کو

قتل گہ = مقتلِ عُشّاق - آسان سمجھتے ہین = کیونکہ اپنا خون بہنے کی نوبت نہین آئی اور بسبب اسکے تیرے توسن کو جوے خون مین شناور نہین دیکھا ہے -

ہوا چرچا جو میرے پانون کی زنجیر بننے کا ۔ ۵۱۴ ۔ کیا بیتاب کان مین جنبشِ جوہر نے آہن کو

کان مین = معدنِ آہن مین جنبشِ شوق جو جوہر کو ہونے لگی -

خوشی کیا کھیت پر میرے اگر سو بار ابر آوے ۔ ۵۱۵ ۔ سمجھتا ہون کہ ڈھونڈے ہے ابھی سے برق خرمن کو

ابھی سے = کھیت تیار ہونے سے پہلے -

وفاداری بشرطِ استواری اصلِ ایمان ہے ۔ ۵۱۶ ۔ مرے بتخانہ مین تو کعبہ مین گاڑو برہمن کو

برہمن کا بتکدہ مین مرنا وفاداری ہے اور وفا اصلِ ایمان ہے پس اس صفت کے صلہ مین برہمن کو کعبہ مین گاڑو اگرچہ بُتخانہ مین مرجاے -

شہادت تھی مری قسمت مین جو دی تھی یہ خو مجکو ۔ ۵۱۷ ۔ جہان تلوار کو دیکھا جھکا دیتا تھا گردن کو

خو = خصلت -

نہ لٹتا دن کو تو کب رات کو یون بیخبر سوتا ۔ ۵۱۸ ۔ رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہون رہزن کو

چوری کا = رات کی رہزنی کا۔

سخن کیا کہہ نہیں سکتے کہ جویا ہوں جواہر کے	۵۱۹	جگر کیا ہم نہیں رکھتے کہ کھودیں جا کے معدن کو

سخن = شعر۔ جگر کیا ہم الخ = بلکہ اپنی جگرکنی سے جواہر سخن پیدا کر لیتے ہیں۔

مری شاہِ سلیماں جاہ سے نسبت نہیں **غالب**	۵۲۰	فریدون و جم و کیخسرو و داراب و بہمن کو

شاہِ سلیمان جاہ = شاہ ظفر رحمۃ اللہ علیہ ہونگے۔

دُھوتا ہوں جب میں پینے کو اُس سیم تن کے پانو	۵۲۱	رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پانو

لگن۔ تشت۔

دی سادگی سے جان پڑوں کوہکن کے پانو	۵۲۲	ہیہات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پانو

ہیہات = ایہام تناسب۔

اللہ رے ذوقِ دشت نوردی کہ بعد مرگ	۵۲۳	ہلتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن کے پانو

گویا عدم کی صحرا نوردی میں ہیں۔

ہے جوشِ گل بہار میں یاں تک کہ ہر طرف	۵۲۴	اُڑتے ہوئے اُلجھتے ہیں مرغِ چمن کے پانو

الجھتے ہیں = جوش گل سے الجھتے ہیں۔

غالب مرے کلام میں کیونکر مزہ نہو	۵۲۵	پیتا ہوں دھو کے خسروِ شیریں سخن کے پانو

خسروِ شیریں سخن = یعنے **شاہ ظفر**۔

اپنے کو دیکھتا نہیں ذوقِ ستم تو دیکھ	۵۲۶	آئینہ تا کہ دیدۂ نخچیر سے نہو

جب تک چشم قربانی سے آئینہ نہو اپنی صورت کو دیکھتا نہیں۔ لطف یہہ کہ

چشمِ مذبوح مین ذابح کی صورت آئینہ کی مانند نقش پذیر ہوتی ہے -

وان پہنچ کر جو غش آتا پئی ہم ہی ہمکو ٥٢٧ صدرہ آہنگِ زمین بوسِ قدم ہی ہمکو

پئی ہم = پس یکدیگر یعنے پیاپے - صدرہ = سومرتبہ - آہنگ = قصد -

دل کو مین اور مجھے دل محوِ وفا رکھتا ہے ٥٢٨ کسقدر ذوقِ گرفتاریِ ہم ہے ہمکو

گرفتاریِ ہم = گرفتاریِ یکدیگر - دل کو مین = یعنے مین دل کو محوِ وفا رکھتا ہون -

ضعف سی نقشِ پئی مور ہی طوقِ گردن ٥٢٩ تیری کوچہ سے کہان طاقتِ رم ہی ہمکو

پئے = پاے -

جانکر کیجے تغافل کہ کچھ امید بھی ہو ٥٣٠ یہ نگاہِ غلط انداز تو سم ہے ہمکو

جانکر = عمداً - امید = توقعِ دلبری - غلط انداز = سہواً - بیجانے -

رشکِ ہمطرحی و دردِ اثرِ بانگِ حزین ٥٣١ نالۂ مرغِ سحر تیغِ دو دم ہے ہمکو

رشکِ ہمطرحی = ایکدم - دردِ اثرِ بانگ حزین = دوسرا دم -

سر اڑانیکے جو وعدے کو مکرر چاہا ٥٣٢ ہنس کے بولے کہ ترے سر کی قسم ہے ہمکو

ہنس کے بولے الخ = سر اوڑا دینگے یا نہ اوڑا دینگے کیونکہ پھر قسم کسکے سر کی کھاینگے -

دلکی خون کرنی کی کیا وجہ ولیکن ناچار ٥٣٣ پاسِ بے رونقیِ دیدہ اہم ہے ہمکو

یعنی لہو رونے کی کوئی وجہ نہین مگر یہ کہ ناگزیر ہے اگر لہو نہ روئین دیدہ بے رونق رہتا ہے -

تم وہ نازک کہ خموشی کو فغان کہتے ہو ٥٣٤ ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہے ہمکو

ہماری خموشی بھی تمھاری بارِ خاطر ہی پس ہم بے صبر تمھارے تغافل سی کیا فریاد کر سکین -

مقطعِ سلسلۂ شوق نہین ہی یہہ شہر ۵۳۵ عزم سیرِ نجف و طوفِ حرم ہے ہمکو

مقطع = جاے انقطاع - یہہ شہر = لکھنو -

لئے جاتی ہی کہین ایک توقع غالب ۵۳۶ جادۂ رہ کششِ کافِ کرم ہے ہمکو

جادہ کو کششِ کافِ کرم سے تشبیہ تام ہے -

تم جانو تمکو غیر سے جو رسم وراہ ہو ۵۳۷ مجکو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

رسم وراہ = رسم وراہِ باطنی - پوچھتے رہو = ہہ پرسشِ ظاہری پوچھتے رہو -

بچتے نہین مواخذۂ روزِ حشر سے ۵۳۸ قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو

بچتے نہین = ہم - تم گواہ ہو = تم ایسی گواہی دوگی کہ قاتل بچ جائیگا اور مقتول گرفتار ہو جائیگا -

کیا وہ بھی بیگنہ کش و حق ناشناس ہین ۵۳۹ مانا کہ تم بشر نہین خورشید و ماہ ہو

وہ = خورشید و ماہ -

اُبھرا ہوا نقاب مین ہی اُن کے ایک تار ۵۴۰ مرتا ہون مین کہ یہہ نہ کسی کی نگاہ ہو

اُبھرا ہوا الخ = اور تارون مین نقاب کے - کسی کی = عاشق کی -

جب میکدہ چھٹا تو پھر اب کیا جگہہ کی قید ۵۴۱ مسجد ہو مدرسہ ہو کوئی خانقاہ ہو

جگہہ کی قید شراب نوشی کے لئے -

غالب بھی گر نہو تو کچھ ایسا ضرر نہین ۵۴۲ دنیا ہو یارب اور میرا بادشاہ ہو

مرا بادشاہ = ظفر رح

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو | ۵۴۳ | کہے سے کچھ نہوا پھر کہو تو کیونکر ہو

کہے سے = گفتگو سے ۔ کہو تو ۔ استفسار از ہم نفس ۔

ہمارے ذہن مین اس فکر کا ہے نام وصال | ۵۴۴ | کہ گر نہو تو کہان جائین ہو تو کیونکر ہو

گر نہو = وصال اگر نہو ۔ ہو تو کیونکر ہو = اگر وصال حاصل ہو تو کسطرح ہو ۔

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے | ۵۴۵ | حیا ہے اور یہی گومگو تو کیونکر ہو ۔

ادب سے ہمکو اور حیا ہے محبوب کو ۔ کشمکش = کشاکش شوق ۔

تمہین کہو کہ گذارا صنم پرستون کا | ۵۴۶ | بتون کی ہو اگر ایسی ہی خو تو کیونکر ہو ۔

گذارا = گذران ۔

الجھتے ہو تم اگر دیکھتے ہو آئینہ | ۵۴۷ | جو تم سے شہر مین ہون ایک دو تو کیونکر ہو

الجھتے ہو = رشک سے اسکے کہ اپنا مثل کدھر سے پیدا ہوا ۔

جسے نصیب ہو روز سیاہ میرا سا | ۵۴۸ | وہ شخص دن نکہے رات کو تو کیونکر ہو ۔

وہ شخص دن الخ = کیونکہ اُسکے روزِ سیاہ کے مقابلہ مین رات اندھیری روزِ روشن ہے ۔

ہمین پھر اُن سے امید اور اُنھین ہماری قدر | ۵۴۹ | ہماری بات ہی پوچھین نہ وُو تو کیونکر ہو

ہمین پھر الخ = ہمین امید اور اُنہین قدر کیا ہوگی ۔ ہماری بات ہی پوچھین نہ = ہمارا ذکر ہی نکرین ۔ وُو = ضمیر واحد غائب ۔

غلط تھا ہمین خط پر گمان تسلی کا | ۵۵۰ | نمانے دیدۂ دیدار جو تو کیونکر ہو

تسلّی = تسلّی دل کے لئے - نمانے = خط کو نمانے - دیدار جو = دیدار طلب -

بتاؤ اُس مژہ کو دیکھکر کہ مجھکو قرار	۱۵۱	یہ نیش ہو رگِ جان مین فرو تو کیونکر ہو

یہ نیش ہو رگِ جان الخ = اس مصرع مین تعقیدِ لفظی ہے یعنے نیشِ فروشدہ برگِ جان پر قرار کیونکر ہو -

مجھے جنون نہین غالبؔ ولے بقول حضور	۱۵۲	فراقِ یار مین تسکین ہو تو کیونکر ہو

بقول حضور = بقول شاہ ظفر رح -

کسی کو دیکے دل کوئی نوا سنجِ فغان کیون ہو	۱۵۳	نہو جب دل ہی سینہ مین تو پھر منہ مین زبان کیون ہو
وہ اپنی خو نچھوڑین گے ہم اپنی وضع کیون چھوڑین	۱۵۴	سبک سر بنکے کیا پوچھین کہ ہمسے سرگران کیون ہو

وہ اپنی خو نچھوڑین گے = وہ اپنی خو جو سرگرانی ہے نچھوڑین گے - ہم اپنی وضع کیون چھوڑین = ہم اپنی وضع جو خودداری ہے کیون چھوڑین - سبک سر = احمق - سرگران - متکبّر -

کیا غمخوار نے رسوا لگے آگ اِس محبت کو	۱۵۵	نلاوے تاب جو غم کی وہ میرا رازدان کیون ہو

غمخوار نے = میرے ہمدرد نے - جو = غمخوار -

وفا کیسی کہان کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا	۱۵۶	تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستان کیون ہو

وفا کیسی کہان کا عشق = واسوخت کے طور پر دل جلی بات ہے -

یہہ کہہ سکتے ہو ہم دل مین نہین ہین پر یہ بتلاؤ	۱۵۷	کہ جب دل مین تمہین تم ہو تو آنکھون سے نہان کیون ہو

ہم دل مین نہین ہین = ہم دل مین تمھارے نہین ہین - دل مین تمھین تم ہو = دل مین ہمارے تمھین تم ہو -

غلط ہی جذبِ دل کا شکوہ دیکھو جرم کس کا ہی	۵۵۸	نہ کھینچو گر تم اپنے کو کشاکش درمیان کیون ہو

جذبِ دل کا شکوہ = ہماری کششِ دل کا شکوہ - جرم کس کا ہے = جرم تمھارا ہے - نہ کھینچو گر تم اپنے کو = اگر تم کنارہ کشی نکرو -

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہی	۵۵۹	ہوئے تم دوست جسکے دشمن اسکا آسمان کیون ہو

یہ فتنہ = دوستی تمھاری -

یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہین	۵۶۰	عدو کے ہو لئے جب تم تو میرا امتحان کیون ہو

امتحان = امتحان محبت -

کہا تم نے کہ کیون ہو غیر کے ملنے مین رسوائی	۵۶۱	بجا کہتے ہو سچ کہتے ہو پھر کہیو کہ ہان کیون ہو

ہان کیون ہو = رسوائی کیون ہو -

بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہیے	۵۶۲	کوئی ہمسایہ نہو اور پاسبان کوئی نہو

ردیف ہای ہوز

از مہر تا بہ ذرہ دل و دل ہے آئینہ	۵۶۳	طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئینہ

از مہر تا بہ ذرہ دل و دل ہے آئینہ = باعتبارِ سوزش و طپش آفتاب سے ذرہ تک مانندِ دل اور دل بصورتِ آئینہ ہے - طوطی کو = ہر پرستارِ آئینۂ دل کو -

ہی سبزہ زار ہر در و دیوارِ غمکدہ ۔ ۵۶۴ ۔ جسکی بہار یہ ہو پھر اُسکی خزان نپوچھہ

سے ہے سبزہ زار = ہے سبزہ زار کثرتِ گریہ سے - خزان = کنایہ شکست و ریخت سے غمکدہ کے -

ناچار بیکسی کی بھی حسرت اُٹھائیے ۔ ۵۶۵ ۔ دشواریٔ رہ و ستمِ ہمرہان نپوچھہ

رہ = راہ بیکسی - ہمرہان - بیکسانِ ہمراہ -

ردیف یای تحتیہ

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگان اٹھائی ۔ ۵۶۶ ۔ طاقت کہان کہ دید کا احسان اٹھائیے

جلوۂ دلدار کی دید کا احسان اسقدر ہے کہ اُٹھا نسکئے -

ہی سنگ پر براتِ معاشِ جنونِ عشق ۔ ۵۶۷ ۔ یعنے ہنوز منتِ طفلان اٹھائیے

برات = چک روزی -

دیوار بارِ منتِ مزدور سی ہے خم ۔ ۵۶۸ ۔ ای خانمان خراب نہ احسان اٹھائیے

دیوار = دیوار جو حالتِ افتادگی مین ہو - ای = خطاب عام -

یا میرے زخمِ رشک کو رسوا نہ کیجئے ۔ ۵۶۹ ۔ یا پردۂ تبسمِ پنہان اٹھائیے

رسوا نہ کیجئے = خندۂ بے پردہ و آشکار سے رسوا نکیجئے - یا پردۂ تبسم الخ = یا غیر کے ساتھہ تبسمِ پنہان کو ترک کیجے تا میرے زخمِ رشک کا خندہ آشکار نہو -

مسجد کے زیرِ سایہ خرابات چاہئے ۔ ۵۷۰ ۔ بھون پاس آنکھہ قبلۂ حاجات چاہئے

بھوں کنایہ طاقِ مسجد سے اور آنکھ میخانہ سے ہے۔

عاشق ہوئے ہیں آپ بھی اک اور شخص پر ۔ ۵۷۱ ۔ آخر ستم کی کچھ تو مکافات چاہیے

ستم کی = ستم معشوقی کی۔

دے داد اے فلک دلِ حسرت پرست کی ۔ ۵۷۲ ۔ ہاں کچھ نہ کچھ تلافیٔ مافات چاہیے

دلِ حسرت پرست کی = عاشق کے دل کی۔ تلافیٔ مافات چاہیے = معشوق سے تلافیٔ مافات چاہیے۔ (عاشق ہوئے ہیں) سے (تلافیٔ مافات چاہیے) تک قطعہ بند ہے۔

سیکھے ہیں مہ رخوں کیلئے ہم مصوری ۔ ۵۷۳ ۔ تقریب کچھ تو بہرِ ملاقات چاہیے

تقریب = یہی نقاشی کی تقریب۔

مَے سے غرض نشاط ہے کس رو سیاہ کو ۔ ۵۷۴ ۔ اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے

بیخودی = واسطے فراموشیٔ مکارہِ دنیا کے ۔ ؎ ساقی بدہ آن بادہ کہ از ہوشِ خود افتم ✤ من بارِ خودم یک نفس از دوشِ خود افتم۔

ہے رنگِ لالہ و گل و نسریں جدا جدا ۔ ۵۷۵ ۔ ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیے

بہار کا اثبات چاہیے = بہارِ قدرتِ صانع کا شہود چاہیے۔

سر پائے خم پہ چاہیے ہنگامِ بیخودی ۔ ۵۷۶ ۔ رُو سوئے قبلہ وقتِ مناجات چاہیے

یعنی بحسبِ گردشِ پیمانۂ صفات ۔ ۵۷۷ ۔ عارف ہمیشہ مستِ مَے ذات چاہیے

(سر پائے خم الخ) سے (عارف ہمیشہ الخ) تک قطعہ بند ہے۔ بحسبِ گردش

پیمانۂ صفات = بکیفیاتِ جداگانہ لطف و قہر ۔

نشوونما ہے اصل سے غالب فروع کو ۵۷۸ خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات چاہیے

نشوونما = بالیدگی ۔ خاموشی ہی سے الخ = کیونکہ فکر کو خامشی سے تعلق ہے ۔

بساطِ عجز مین تھا ایکدل یک قطرہ خون وہ بھی ۵۷۹ سو رہتا ہے باندازِ چکیدن سرنگون وہ بھی

بساطِ عجز مین = بساطِ انسانی مین ۔ سرنگون = دل سینہ مین منقلب ہے اسی لئے اسکو قلب کہتے ہین ۔

رہے اُس شوخ سے آزردہ ہم چندے تکلف سے ۵۸۰ تکلف برطرف تھا ایک اندازِ جنون وہ بھی

تکلف سے = بناوٹ سے ۔ تھا ایک اندازِ جنون وہ بھی = آزردہ رہنا بھی ایک اندازِ جنون تھا ۔ وہ = آزردہ رہنا ۔

نکرتا کاش نالہ مجکو کیا معلوم تھا ہمدم ۵۸۱ کہ ہوگا باعثِ افزایشِ دردِ درون وہ بھی

اے ہمدم مجکو معلوم نتھا کہ اثرِ نالہ سے دردِ دل بڑھجائیگا ۔ اگر معلوم ہوتا نالہ نکرتا ۔

نہ اتنا بُرّشِ تیغِ جفا پر ناز فرماؤ ۵۸۲ مرے دریاے بیتابی مین ہے اک موجِ خون وہ بھی

وہ = تیغِ جفا ۔ گویا موجِ دریاے بیتابی بُرّش مین تیغِ جفا سے سوا ہے جسکے مقابل تیغِ جفا موجِ خون آسا ہے ۔

مئے عشرت کی خواہش ساقیِ گردون سے کیا کیجے ۵۸۳ لئے بیٹھا ہے اک دو چار جامِ واژگون وہ بھی

جامِ واژگون = جامِ تہی جسمین مئے عشرت کہان ۔ دو چار = کنایہ سبعہ

سیّارہ سے ہے -

مرے دل مین ہے غالبؔ شوقِ وصل و شکوۂ ہجران ۲ ۱ | ۵۸۴ | خدا وہ دن کرے جو اُس سے مین یہ بھی کہون وہ بھی ۲ ۱

ہے بزمِ بتان مین سخن آزردہ لبون سے | ۵۸۵ | تنگ آئے ہین ہم ایسے خوشامد طلبون سے

ہے بزمِ بتان الخ = خوشامد گوئی سے جنکے لب خستہ ہو گئے اُن خوشامد گویون کا ذکر ہے یا یہہ کہ نفسِ سخن بفرطِ خوشامد گوئی لبون سے خوشامد گویون کی آزردہ ہے -

ہے دَورِ قدح وجہ پریشانیٔ صہبا | ۵۸۶ | یکبار لگا دو خُمِ مے میرے لبون سے

وجہ پریشانیٔ صہبا = سببِ تفرقۂ شراب -

رندانِ درِ میکدہ گستاخ ہین زاہد | ۵۸۷ | زنہار نہ ہونا طرف ان بے ادبون سے

طرف = مقابل -

بیدادِ وفا دیکھہ کہ جاتی رہی آخر | ۵۸۸ | ہر چند مری جان کو تھا ربط لبون سے

عہدِ وفا نے جو معشوق کے ساتھہ تھا جانِ برلب رسیدہ کے ربط کو لبون کے ساتھہ رہنے نہ دیا اور پاسِ عہد مین جان جاتی رہی -

تا ہم کو شکایت کی بھی باقی نہ رہے جا | ۵۸۹ | سُن لیتے ہین گو ذکر ہمارا نہین کرتے

سُن لیتے ہین = ہمارا ذکر دوسرون سے سُن لیتے ہین -

گھر مین تھا کیا کہ ترا غم اُسے غارت کرتا | ۵۹۰ | وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرتِ تعمیر سو ہے

تھا کیا = اسباب و اثاث البیت نہین تھا - حسرت = حسرت کو کوئی کیا غارت کرے -

غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اُٹھانیکی	۵۹۱	فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنیکی

سر اُٹھا کے فلک ستمگر کی طرف حسرت سے دیکھنا تیرے یاد آنے کی تقریب ہے۔

کھلے گا کسطرح مضمون مری مکتوب کا یارب	۵۹۲	قسم کھائی ہے اُس کافر نے کاغذ کی جلانی کی

کھلے گا = ایہام۔

لپٹنا پرنیان مین شعلۂ آتش کا آسان ہے	۵۹۳	ولی مشکل ہے حکمت دل مین سوزِ غم چھپانیکی

پیچیدگی یعنے پوشیدگی شعلہ کی پرنیان مین جو مشکل ہے وہ بھی آسان ترہے بہ نسبت اسکے کہ سوزِ غم یعنے عشق کو حکمت سے دل مین چھپائیے۔

اُنھین منظور اپنے زخمیون کا دیکھ آنا تھا	۵۹۴	اُٹھے تھے سیرِ گل کو دیکھنا شوخی بہانے کی

اپنے زخمیون کا = اپنے خستگانِ عشق کا کہ از آن جملہ گل بھی ہین۔

لگد کوبِ حوادث کا تحمل کر نہین سکتے	۵۹۵	مری طاقت کہ ضامن تھی بتون کے ناز اُٹھانیکی

تحمل کر نہین سکتی = اب تحمل کر نہین سکتی۔ ضامن تھی = پہلے ضامن تھی۔

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی	۵۹۶	دل جوشِ گریہ مین ہے ڈوبی ہوئی اسامی

حاصل سے = حصولِ اسامی مذکور سے۔ اسامی = اصطلاح اہلِ دفتر۔

اُس شمع کیطرح سے جسکو کوئی بجھادے	۵۹۷	مین بھی جلے ہوؤن مین ہون داغِ ناتمامی

اُس شمع الخ = اُس جلتی شمع کے مانند کہ جسکو خاموش کردین۔

داغِ ناتمامی = اپنی نقصِ سوختگی کا داغ بدل ہون۔

کیا تنگ ہم ستمزدگان کا جہان ہے ۵۹۸ جس مین کہ ایک بیضۂ مور آسمان ہے

ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے ۵۹۹ پرتو سے آفتاب کے ذرہ مین جان ہے

ذوق = شوق -

حالانکہ ہے یہ سیلئ خارا سے لالہ رنگ ۶۰۰ غافل کو میرے شیشہ پہ مے کا گمان ہے

سیلی = طمانچہ - خارا = سنگِ سخت جس سے شیشہ بنا ہے -

کی اُس نے گرم سینۂ اہلِ ہوس مین جا ۶۰۱ آوے نہ کیون پسند کہ ٹھنڈا مکان ہے

اُس نے = معشوق نے - اہلِ ہوس = مردمِ بوالہوس جنکا سینہ گرمئ عشقِ صادق سے خالی ہے -

کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ نہین دیا ۶۰۲ بس چپ رہو ہمارے بھی مُنہ مین زبان ہے

نہین دیا = طنز آمیز گفتگو ہے - زبان ہے = اس بات کے اثبات کے لئے یا بوسہ طلب کرنے کے لئے زبان ہے -

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوارِ یار مین ۶۰۳ فرمان روای کشورِ ہندوستان ہے

ہر ایک بیٹھنے والا پادشاہ ہے یا خود بادشاہِ ہند بیٹھا ہوا ہے - ہندوستان کو یہان کے لوگون کی سیاہی وسبزی رنگ کے بلحاظ سایہ سے تشبیہ تام ہے فقا مل

ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا ۶۰۴ کس سے کہون کہ داغ جگر کا نشان ہے

ہستی کا اعتبار الخ = عشق نے خوار و بے اعتبار کر دیا - جگر کا نشان ہے = یادگار یا فرزند جگر کا ہے -

ہی بار ہی اعتمادِ وفاداری اسقدر | ۶۰۵ | غالب ہم اسمین خوش ہین کہ نامہربان ہی

دوست کی نامہربانی پر خوش ہین باعتماد اپنی وفاداری کے کہ ترکِ محبت نکرینگے -

درد سے میرے ہے تجکو بیقراری ہای ہای | ۶۰۶ | کیا ہوی ظالم تری غفلت شعاری ہای ہای

میرے حال سے جو مین اس درد کو پہونچا غفلت شعاری تیری کدہر گئی جو تو بیقراری کر رہا ہے اور اس بیقراری پر افسوس ہے -

تیرے دل مین گر نہ تہا آشوبِ غم کا حوصلہ | ۶۰۷ | تو نے پھر کیون کی تھی میری غمگساری ہای ہای

حوصلہ = ظرف و تحمل -

کیون مری غمخوارگی کا تجکو آیا تھا خیال | ۶۰۸ | دشمنی اپنی تھی میری دوستداری ہای ہای

دشمنی اپنی تھی الخ = مجھہ سے جو دوستداری کی گویا اپنے ساتھہ دشمنی کی -

عمر بھر کا تو نے پیمانِ وفا باندھا تو کیا | ۶۰۹ | عمر کو بھی تو نہین ہی پایداری ہای ہای

عمر کو بھی تو الخ = پھر پیمانِ وفا کی کیا پایداری -

زہر لگتی ہی مجھی آب و ہوای زندگی | ۶۱۰ | یعنے تجھہ سے تھی اسی ناسازگاری ہای ہای

اسی = آب و ہوای زندگی کو تجھہ سے مخالفت تھی -

گلفشانی ہای نازِ جلوہ کو کیا ہو گیا | ۶۱۱ | خاک پر ہوتی ہی تیری لالہ کاری ہای ہای

گلفشانی تیرے نازِ جلوہ کی کدہر گئی کہ وہ بالاے زمین ہوتی تھی سو آب زیر زمین ہو گئی -

شرمِ رسوائی سی جا چھپنا نقابِ خاک مین ۶۱۲ ختم ہی الفت کی تجھپر پردہ داری ہای ہای

رسوائی = بدنامی ۔ خاک = قبر ۔

خاک مین ناموسِ پیمانِ محبت مل گئی ۶۱۳ اُٹھہ گئی دنیا سی راہ و رسمِ یاری ہای ہای

خاک مین الخ = تیرے مرنے سے خاک مین الخ ۔ اُٹھہ گئی الخ = تیرے اُٹھہ جانے سے اُٹھہ گئی الخ ۔

ہاتھہ ہی تیغ آزما کا کام سی جاتا رہا ۶۱۴ دل پہ اک لگنی نپایا زخمِ کاری ہای ہای

تیغ زن کا ہاتھہ ہی بسبب نازکی چند وار کرنے مین شل ہو گیا ۔ یہہ کنایہ اسکی موت سے ہے ۔

کسطرح کاٹی کوئی شبہای تارِ برشکال ۶۱۵ ہی نظر خو کردۂ اختر شماری ہای ہای

کسطرح کاٹے الخ = کیونکہ اختر پردۂ ابر مین چھپے رہتے ہین ۔ ہے نظر = ہی اپنی نظر ۔

گوش مہجورِ پیام و چشم محرومِ جمال ۶۱۶ ایک دل تسپر یہہ نا امیدواری ہای ہای

نا امیدواری = گوش و چشم کی نا امیدواری ۔

عشق نی پکڑا نتھا غالب ابھی وحشت کا رنگ ۶۱۷ رہگیا تھا دل مین جو کچھہ ذوقِ خواری ہای ہای

دل مین جو کچھہ خواری عشق کا ذوق تھا نکلنے نپایا دون ہی رہگیا اور عشق کی رسوائی ہنوز نہوئی تھی ۔

سرگشتگی مین عالمِ ہستی سی یاس ہی ۶۱۸ تسکین کو دی نوید کہ مرنے کی آس ہے

ہستی = زندگی - نوید - خوشخبری -

لیتا نہین مرے دل آوارہ کی خبر	۶۱۹	ابتک وہ جانتا ہی کہ میرے ہی پاس ہی

میرے ہی پاس ہے = حالانکہ دلِ آوارہ میرا اُسکے پاس ہے - میرے پاس نہین - یا میرا دل اُسی کے پاس ہے - جانکر خبر گیری نہین کرتا -

کیجے بیان سرورِ تپِ غم کہان تلک	۶۲۰	ہر مو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہے

سرورِ تپِ غم = تپ مین قشعریرہ کی سی حالت ہوا کرتی ہے -

پی جسقدر ملے شبِ مہتاب مین شراب	۶۲۱	اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے

شبِ ماہ کو بلغمی مزاج ٹھہرایا - بلغمی مزاج سفید رنگ ہوتے ہین چاندنی کے مانند -

گر خامشی سے فایدہ اخفای حال ہے	۶۲۲	خوش ہون کہ میری بات سمجھنی محال ہے

میری بات سمجھنی محال ہے = یعنے بیان و زبانِ خامشی یا آنکہ میری گفتگو ہی زبانی -

کسکو سناؤن حسرتِ اظہار کا گلا	۶۲۳	دل فردِ جمع و خرچ زبان ہای لال ہے

یعنے اپنے اظہارِ دردِ دل کی شکایتِ حسرت کس سے کرون کہ زبان ہای گنگِ مردم سے اس اظہار کی کہین داد نپائی اور دل اپنا فردِ حساب زبان ہای مذکور کا ہے یعنے بہتیری زبانون کا اس فرد مین داخلہ ہے -

موسوی خانِ فطرت کا ایک مطلع اس مضمون سے ملتا ہوا ہے ؎

ہیچ کس آگہ ز شرحِ اشتیاقِ ما نشد ؛ نامۂ ما چون زبانِ لال ہرگز وانشد

کس پردہ مین ہے آئینہ پرداز ا یخدا | ۶۲۴ | رحمت کہ عذر خواہ لبِ بے سوال ہے

کس پردہ مین ہے = فلِلّٰہِ الطافُ خفیّہ - آئینہ پرداز = آمادۂ ظہور - رحمت = رحمت الٰہی - لبِ بے سوال = لبِ خاموشِ مظلوم -

ہے ہے خدا نخواستہ وہ اور دشمنی | ۶۲۵ | اے شوقِ منفعل یہہ تجھے کیا خیال ہے

اور = عطفِ استبعاد یعنے بعید ہے کہ محبوب دشمنی کرے - شوقِ منفعل = شرمندہ شوق باضافتِ مقلوب یا صفتِ شوق یعنے اے شوقِ پشیمان -

مشکین لباسِ کعبہ علی کے قدم سے جان | ۶۲۶ | نافِ زمین ہے نہ کہ نافِ غزال ہے

نافِ زمین = کعبہ

وحشت پہ میری عرصۂ آفاق تنگ تھا | ۶۲۷ | دریا زمین کو عرقِ انفعال ہے

دریا زمین الخ = بسبب تنگیٔ زمین کے -

ہستی کے مت فریب مین آجائیو اسد | ۶۲۸ | عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

خیال = وہم -

تم اپنے شکوہ کی باتین نہ کھود کھود کے پوچھو | ۶۲۹ | حذر کرو مرے دل سے کہ اس مین آگ دبی ہے

کھودو گے تو دبی ہوی آگ شکوہ کی نکل آئیگی -

دلا یہہ درد و الم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر | ۶۳۰ | نہ گریۂ سحری ہے نہ آہِ نیم شبی ہے

درد و الم = دردِ والمِ عاشقی - مغتنم ہے = کیونکہ چند روزہ ہے - آخر = انجامِ کار یعنی زوالِ عمر -

ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا	۶۳۱	ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے
غلط بردار = غلطی کو مٹانے والی چیز جیسے ربّر ۔		
جی جلے ذوقِ فنا کی ناتمامی پر نکیون	۶۳۲	ہم نہین جلتے نفس ہر چند آتشبار ہے
نفس = نالہ ہمارا یا شعر ہمارا ۔		
آگ سے پانی مین بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا	۶۳۳	ہر کوئی درماندگی مین نالہ سے ناچار ہے
نالہ سے = نالہ کرنے سے ۔		
ہے وہی بدمستیٔ ہر ذرہ کا خود عذرخواہ	۶۳۴	جسکے جلوہ سے زمین تا آسمان سرشار ہے
جلوہ = شرابِ تجلّی ۔ سرشار = لبریز ۔		
مجھ سے مت کہہ تو ہمین کہتا تھا اپنی زندگی	۶۳۵	زندگی سے بھی مرا جی اندنون بیزار ہے
تو ہمین کہتا تھا اپنی زندگی = خطاب بہ غالب ۔ اپنی زندگی = اپنا سرمایۂ حیات ۔		
آنکھ کی تصویر سرنامہ پہ کھینچی ہے کہ تا	۶۳۶	تجھ پہ کھلجاوے کہ اسکو حسرتِ دیدار ہے
سرنامہ = عنوانِ خط ۔ اسکو = غالب کو ۔		
پینس مین گذرتے ہین جو کوچہ سے وہ میرے	۶۳۷	کندھا بھی کہارون کو بدلنے نہین دیتے
پینس = پالکی ۔ کندھا بھی کہارون الخ = اتنی شتابی سے گذرتے ہین ۔		
مری ہستی فضای حیرت آبادِ تمنّا ہے	۶۳۸	جسے کہتے ہین نالہ وہ اسی عالم کا عنقا ہے

حیرت آبادِ تمنا = عالمِ موہوم - عنقا ہے = بلحاظِ بلند پروازی و گردن درازی -

خزان کیا فصلِ گل کہتے ہین کسکو کوئی موسم ہو | ٦٣٩ | وہی ہم ہین قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے

کوئی موسم ہو = ہر موسم مین -

وفای دلبران ہی اتفاقی ورنہ ای ہمدم | ٦٤٠ | اثر فریادِ دلہای حزین کا کس نی دیکھا ہے

ہے اتفاقی = اتفاقی ہے نہ بتاثیرِ فریادِ دلہاے عشاق - اتفاقی وہ کام جو یون ہی بے سبب ہو جاے -

نہ لائے شوخیِ اندیشہ تابِ رنجِ نومیدی | ٦٤١ | کفِ افسوس ملنا عہدِ تجدیدِ تمنا ہے

عاشقِ نا امید کا کفِ افسوس ملنا تازہ گی تمنا کا پیمان باندھنا ہے - عہد باندھتے وقت ہاتھہ ہاتھہ مین دیتے ہین - یہہ کفِ افسوس ملنے سے مشابہ ہے -

رحم کر ظالم کہ کیا بودِ چراغِ کشتہ ہے | ٦٤٢ | نبضِ بیمارِ وفا دودِ چراغِ کشتہ ہے

رحم کر بیمارِ وفا پر جسکی ہستی چراغِ کشتہ کے مانند ہے -

دل لگی کی آرزو بے چین رکھتی ہے ہمین | ٦٤٣ | ورنہ یان بیرونقی سودِ چراغِ کشتہ ہے

دل لگی = عشق و تعلقِ دلی - بیرونقی = خاموشی - چراغِ کشتہ = تمثیلِ دلِ بے سوزِ عشق کی ہے -

چشمِ خوبان خامشی مین بھی نوا پرداز ہے | ٦٤٤ | سرمہ تو کہوے کہ دودِ شعلۂ آواز ہے

نوا پرداز = سخنگو اشارون سے - سرمہ = چشمِ خوبان کا سرمہ -

پیکرِ عشاق سازِ طالعِ ناساز ہے ۶۴۵ نالہ گویا گردشِ سیارہ کی آواز ہے

پیکرِ عشاق الخ = تنِ عاشقون کا طالعِ ناساز کا ساز ہے - سیّارہ = ستارۂ طالعِ ناساز -

دستگاہِ دیدۂ خونبارِ مجنون دیکھنا ۶۴۶ یک بیابان جلوۂ گُل فرشِ پا انداز ہے

دستگاہ = قدرت وسامان - پا انداز ہے = پا اندازِ لیلی ہے -

عشق مجکو نہین وحشت ہی سہی ۶۴۷ میری وحشت تری شہرت ہی سہی

مین تیرا عاشق نہی - وحشی مزاج سہی - میری وحشت سبب تیری شہرت کا سہی کہ فلان معشوق کی بزمِ صحبت کا یہہ عاشق رمیدہ طبع ہے - واسوخت کی گفتگو ہے -

قطع کیجے نہ تعلق ہم سے ۶۴۸ کچھ نہین ہے تو عداوت ہی سہی

تعلق = وابستگیِ خاطر - کچھ نہین ہے = محبت کچھ نہین ہے -

میرے ہونے مین ہے کیا رسوائی ۶۴۹ اے وہ مجلس نہین خلوت ہی سہی

میرے ہونے مین الخ = کیونکہ مین عاشقِ پاکدامن ہون -

ہم بھی دشمن تو نہین ہین اپنے ۶۵۰ غیر کو تجھ سے محبت ہی سہی

ہم اپنے دشمن تو نہین ہین کہ تجھ سے دوستی کرکے اپنے ساتھ دشمنی کرینگے - غیر کو تجھ سے محبت سہی - ہم کو نہی - واسوخت کا مضمون ہے

اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو ۶۵۱ آگہی گر نہین غفلت ہی سہی

اپنی ہستی ہی الخ = اپنی ذات ہی سے ہو نہ غیر سے - یا اپنی ہی کیفیت

شرابِ ہستی سے ہو۔

عمر ہر چند کہ ہے برق خرام ۶۵۲ دل کے خون کرنیکی فرصت ہی سہی

برق خرام = زود گذرندہ - دل کے خون الخ = سفر کی فرطِ شتابی سے دل خون ہو جاتا ہے۔

ہم کوئی ترکِ وفا کرتے ہین ۶۵۳ نہ سہی عشق مصیبت ہی سہی

ہمارے حق مین عشق نہوا - ایک مصیبت ہی ہوی - مگر جھیل لینگے وفاداری نہ چھوڑینگے۔

کچھ تو دے اے فلکِ ناانصاف ۶۵۴ آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی

سائل کو کچھ دینا چاہئے - داد نہ دے فریاد کی رخصت تو دے۔

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالین گے ۶۵۵ بے نیازی تری عادت ہی سہی

تسلیم کی خو = خصلت مان لینے کی تیری بے نیازی و استغنا کو۔

یار سے چھیڑ چلی جاے اسد ۶۵۶ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

حسرت = ارمانِ وصل۔

ہے آرمیدگی مین نکوہش بجا مجھے ۶۵۷ صبح وطن ہے خندۂ دندان نما مجھے

آرام طلبی مین ملامت کرنا مجھ پر بجا ہے - گویا صبح وطن جو سببِ استراحت ہے میری نکوہشِ غفلت کے لئے خندۂ دندان نما ہے - صبح وطن کی تشبیہ خندۂ دندان نما کے ساتھ لطفِ نمایان رکھتی ہے۔

ڈھونڈھے ہے اُس مغنیِ آتش نفس کو جی ۶۵۸ جسکی صدا ہو جلوۂ برقِ فنا مجھے

مغنیِ آتش نفس = ایسا مغنی جسکا نغمہ جانسوز ہو اور اُسکی آواز برق کی مانند میرے خرمن ہستی کو جلا دے ۔

مستانہ طے کرون ہون رہِ وادیِ خیال ۶۵۹ تا بازگشت سے نہ رہے مدعا مجھے

خیال = فکرِ شعر ۔ تا بازگشت سے الخ = مست اپنے راہ کی بازگشت نہین جانتا کہ کہان سے آیا تھا اور کدھر کو جاتا ہے ۔

کرتا ہے بسکہ باغ مین تو بے حجابیان ۶۶۰ آنے لگی ہے نکہتِ گل سے حیا مجھے

آنے لگی ہے الخ = کیونکہ نکہتِ گل کی بے پردگی باغ مین ایسی نہین ہے جیسے تیری ۔

کھلتا کسی پہ کیون مرے دل کا معاملہ ۶۶۱ شعرون کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

دل کا معاملہ = یعنے تعلقِ خاطر و گرفتاریِ دل ۔ شعرون کے انتخاب الخ = کیونکہ عاشق لوگ شعرِ حالی کو پسند کرتے ہین ۔

زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری غالب ۶۶۲ ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

نعوذ باللہ من ھفوات الشعراء

اُس بزم مین مجھے نہین بنتی حیا کئے ۶۶۳ بیٹھا رہا اگرچہ اشارے ہوا کئے

بیٹھا رہا اگرچہ الخ = بے حیا بنکے بیٹھا رہا اگرچہ غیرون سے اشارے ہوا کئے ۔

دل ہی تو ہے سیاستِ دربان سے ڈر گیا ۶۶۴ مین اور جاؤن در سے ترے بن صدا کئے

ڈر کے چپکا چلا گیا ورنہ میرا تیرے دَر سے صدا نکئے ہوے جانا بعید بات ہے ۔

رکھتا پھروں ہوں خرقہ وسجادہ رہنِ مے ۶۶۵ مدت ہوئی ہے دعوتِ آب و ہوا کیے

آب وہوا = شراب ونغمہ ۔

بیصرفہ ہی گذرتی ہے ہو گرچہ عمرِ خضر ۶۶۶ حضرت بھی کل کہیں گے کہ ہم کیا کیا کیے

حضرت = خضر علیہ السلام ۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم ۶۶۷ تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کیے

مقدور ہو تو پوچھوں = پوچھ سکوں ۔ لئیم = بخیل ۔ گنج ہائے گرانمایہ = کنایہ اجسادِ مقبورین سے ہے جنکا پتا نہیں ۔

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو ۶۶۸ کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے

تراشنا تناسبات سے آرے کی ہے ۔

صحبت میں غیر کی نہ پڑی ہو کہیں یہ خو ۶۶۹ دینے لگا ہے بوسہ بغیر التجا کیے

یہ خو = خصلت بے شرمی ۔ بغیر التجا کیے = بے مانگے ۔

ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہیں ۶۷۰ بھولے سے اُس نے سینکڑوں وعدہ وفا کیے

خو = بھولے سے وعدہ وفا کرنا ۔

غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا ۶۷۱ مانا کہ تم کہا کیے اور وہ سنا کیے

ملیگا جواب کیا = تمہارے کہنے کا کیا جواب ملیگا ۔

رفتارِ عمر قطعِ رہِ اضطراب ہے ۶۷۲ اس سال کے حساب کو برق آفتاب ہے

روانی عمر کی راہ نوردی بیقراری کی ہے بجلی کے مانند ۔ عمر کی تقویم کے حساب کو

جو آفتاب سے یعنے شمسی ہوا کرتا ہے برق بجاے آفتاب ہے -

مینائی مے ہے سرو نشاطِ بہار سے | ٦٧٣ | بالِ تدرو جلوہ موجِ شراب ہے

بالِ تدرو الخ = تدرو کہ عاشق ہے سرو کا اسکے بال کو موجِ مے سے تشبیہ دی ہے -

زخمی ہوا ہی پاشنہ پای ثبات کا | ٦٧٤ | نے بھاگنے کی گون نہ اقامت کی تاب ہے

گون بوزنِ عون - مونث - قابو و فرصت -

جا دادِ بادہ نوشیٔ رندان ہی شش جہت | ٦٧٥ | غافل گمان کرے ہی کہ گیتی خراب ہے

جاداد = جایداد - غافل گمان الخ = ہوشیار کے پاس خراب نہین بلکہ خرابات ہے -

نظارہ کیا حریف ہو اُس برقِ حسن کا | ٦٧٦ | جوشِ بہار جلوہ کو جس کے نقاب ہے

نظارہ اس برقِ حسن کو کیا دیکھ سکے جسکے جلوۂ حسن کے لیے جوشِ بہار نقاب ہے یا جسکے جلوۂ حسن سے نقاب بمنزلۂ جوشِ بہار ہے -

مین نامراد دل کی تسلی کو کیا کرون | ٦٧٧ | مانا کہ تیرے رخ سے نگہ کامیاب ہے

دل = دل جو طالب وصل ہے - مانا = فرض کیا -

گزرا اسد مسرتِ پیغامِ یار سے | ٦٧٨ | قاصد پہ مجکو رشکِ سوال و جواب ہے

سوال و جواب = سوال و جواب جو قاصد نے یار سے کئے ہین -

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجاے ہے | ٦٧٩ | مین اسے دیکھون بھلا کب مجھسے دیکھا جاے ہے

دیکھنا قسمت = دیکھنا خوبی و بلندی قسمت ۔		
ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشے مین ہے	۶۸۰	آبگینہ تندیٔ صہبا سے پگھلا جائے ہے
غیر کو یارب وہ کیونکر منعِ گستاخی کرے	۶۸۱	گر حیا بھی اسکو آتی ہے تو شرما جائے ہے
اپنی حیا کے آنے سے جو آپ شرما جائے وہ منعِ گستاخیٔ غیر کیونکر کرے ۔		
دورِ چشمِ بد تری بزمِ طرب سے واہ واہ	۶۸۲	نغمہ ہو جاتا ہے وان گر نالہ میرا جائے ہے
نغمہ ہو جاتا ہے = بتاثیر بزم یا بہ بیدردیٔ اہل بزم ۔		
گرچہ ہے طرزِ تغافل پردہ دارِ رازِ عشق	۶۸۳	پر ہم ایسے کھوئے جاتے ہین کہ وہ پا جائے ہے
طرزِ تغافل = عاشق کی طرزِ تغافل ۔ کھوئے جاتے ہین = تغافل مین کھوئے جاتے ہین ۔ وہ پا جائے ہے = ہمارے عاشق ہونے کو وہ پا جائے ہے ۔		
اسکی بزم آرائیان سنکر دلِ رنجور یان	۶۸۴	مثلِ نقشِ مدعای غیر بیٹھا جائے ہے
بیٹھنے مین دو پہلو ہین ۔ بیٹھنا نقشِ مدعا کا = صورت پذیر ہونا مدعا کا ۔ بیٹھنا دل کا = بیطاقتی و پستی دل کی ۔		
ہو کے عاشق وہ پری رخ اور نازک بن گیا	۶۸۵	رنگ کھلتا جائے ہے جتنا کہ اڑتا جائے ہے
اڑنا پری کے مناسب ہے ۔		
نقش کو اسکے مصور پر بھی کیا کیا ناز ہین	۶۸۶	کھینچتا ہے جسقدر اتنا ہی کھنچتا جائے ہے
کھنچتا جائے ہے = اکڑتا جائے ہے ۔		
گرمِ فریاد رکھا شکلِ نہالی نے مجھے	۶۸۷	تب امان ہجر مین دی بردِ لیالی نے مجھے

تصورِ تصویرِ نہالی نے برشکِ ہم آغوشئی یار مجھے گرم فریاد رکھا تو بسبب گرمی فریاد کے سردئی شب ہای ہجر نے مجھے امان دی ۔

نسیہ و نقدِ دو عالم کی حقیقت معلوم	٦٨٨	لے لیا مجھ سے مری ہمت عالی نے مجھے

وام و نقدِ دو عالم کا ناچیز تھا بجز حقیقتِ آدم کے کہ مظہرِ اتم ہے ۔ اسلئے میری ہمت نے اس نسیہ و نقدِ بے حقیقت سے دست بردار ہو کے صرف مجھکو مجھ سے لے لیا ۔ کہ لینے کے لایق میرا ہی نقدِ وجود تھا اور باقی ناچیز

کثرت آرائی وحدت ہے پرستاریٔ وہم	٦٨٩	کر دیا کافرِ اصنامِ خیالی نے مجھے

وحدت کی جلوہ گری کثرت مین پرستش وہم کی ہے ۔ اِن بتانِ وہمی یعنے مخلوقاتِ موہومہ کی پرستش نے مجھے کافر بنا دیا ۔

ہوسِ گل کا تصور مین بھی کھٹکا نہ رہا	٦٩٠	عجب آرام دیا بے پر و بالی نے مجھے

اپنے کو ایسا بلبلِ بے بال و پر چمنِ دنیا کا قرار دیا ہے کہ جس کا گل تک پہونچنا ایک طرف ۔ آرزوی گل بھی کبھی اسکے تصور مین نہ گذری ۔

کارگاہِ ہستی مین لالہ داغ ساماں ہے	٦٩١	برقِ خرمنِ راحت خونِ گرمِ دہقان ہے

کارخانۂ دنیا مین گل لالہ سامانِ داغ رکھنے والا ہے ۔ گویا گرمجوشئ دہقان کی تربیتِ گل ہا مین اس کے خرمنِ راحت کے جلا دینے کو بجلی ہے ۔

غنچہ تا شگفتن ہا برگ عافیت معلوم	٦٩٢	باوجودِ دلجمعی خوابِ گل پریشان ہے

غنچۂ ناشگفتہ سے شگفتن ہا تک برگِ عافیت ندارد - دیکھو باوصفِ خاطر جمعی کہ گل بادشاہِ چمن ہے خوابِ گل جو کنایہ اوراقِ گل سے ہی پریشان ہے -

ہم سے رنجِ بیتابی کسطرح اُٹھایا جائے	۶۹۳	داغِ پشتِ دستِ عجز شعلہ خس بدندان ہے

پشتِ دست رکھنا زاری و فروتنی کرنی - خس بدندان پکڑنا یعنے تنکا دانتون مین لینا پناہ دامان چاہنا یعنے داغ سراپا بصورتِ پشتِ دستِ عجز ہے اور شعلہ خس بدندان ہے - جہان رنجِ بیتابی اُٹھانے سے یہہ عاجز ہین ہم کیونکر اُٹھا سکین -

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالب	۶۹۴	ہم بیابان مین ہین اور گھر مین بہار آئی ہے

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ جیسے خانہ ہای افتادہ وخراب و ویران مین - اس اعتبار سے ہم صحرا مین ہین اور بلحاظ روئیدگی کے بہارستان مین -

سادگی پر اُسکی مرجانیکی حسرت دل مین ہے	۶۹۵	بس نہین چلتا کہ پھر خنجر کفِ قاتل مین ہے

یعنے سادہ لوحیٔ محبوب پر مرجانے کا ارمان ہے کہ اپنے کشتۂ عشق کو خنجر سے مارا چاہتا ہے - یا - اُسکی سادہ روی پر مرنے کی حسرت ہے مگر خنجر قاتل کے ہاتھ مین ہونے سے بمجبوری کشتۂ خنجر ہونا پڑا - پھر = مرادف بھی کا ترجمۂ نیز -

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اُس نے کہا	۶۹۶	مین نے یہہ جانا کہ گویا یہہ بھی میرے دل مین ہے

یہہ بھی = یہ تقریر یا مُقرر یا لذت -

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے بااین ہمہ | ۶۹۷ | ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اُس محفل مین ہے

بس ہجومِ ناامیدی خاک مین مل جائیگی | ۶۹۸ | یہہ جو اک لذت ہماری سعیِ بے حاصل مین ہے

سعیِ بے حاصل = وہ سعی جو حصولِ مدعا کی توقع پر کی جاتی ہے -

رنجِ رہ کیون کھینچیے واماندگی کو عشق ہے | ۶۹۹ | اُٹھہ نہین سکتا ہمارا جو قدم منزل مین ہے

رنجِ سفر کیون اُٹھائین - ہم عاشقِ واماندگی ہین - یا ہماری محبت واماندگی کو ہے جسکی بدولت جو قدم ہمارا اُٹھہ نہین سکتا وہ منزلِ مقصود مین ہے - منزل پہونچکے ٹھیر جاتے ہین -

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ ہمارا دل سہی | ۷۰۰ | فتنۂ شورِ قیامت کسکی آب و گل مین ہے

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ ہمارا دل سہی باعتبارِ سوزِ عشق - فتنۂ شورِ قیامت بہ لحاظِ ہنگامہ پردازیِ حسن تمہاری طینت مین ہے -

ہے دلِ شوریدۂ **غالب** طلسمِ پیچ و تاب | ۷۰۱ | رحم کر اپنی تمنا پر کہ کس مشکل مین ہے

رحم کر = خطاب بہ محبوب - یعنی تیری آرزو پر جو غالب کے دلِ پرپیچ و تاب مین ہے رحم کر اور دیکھہ تمنای مذکور کس مشکل و آفت مین پڑی ہے -

دل سے تری نگاہ جگر تک اُتر گئی | ۷۰۲ | دونون کو اک ادا مین رضامند کر گئی

تبدیل مصرع ثانی از والہ غفرلہ - مصرع - تیغِ اجل تھی دم مین کئی کام کر گئی -

شق ہو گیا ہے سینہ خوشا لذتِ فراغ | ۷۰۳ | تکلیفِ پردہ داریِ زخمِ جگر گئی

فراغ = فراغت پردہ داری زخم جگر سے ۔

وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں	۷۰۴	اوٹھیے بس اب کہ لذت خواب سحر گئی

اوٹھیے بس الخ = وہ سرمستی اُتر جانے سے لذت خواب سحر گئی ۔

اُڑتی پھرے ہے خاک مری کوے یار مین	۷۰۵	بارے اب اے ہوا ہوس بال و پر گئی

بارے اب الخ = جو آرزو تھی حاصل ہوی ۔ ہوا بمعنی باد و خواہش ایہام ہے ۔

دیکھو تو دل فریبی انداز نقش پا	۷۰۶	موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

موج خرام یار = یعنے موج بہار خرام یار ۔

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی	۷۰۷	اب آبروے شیوۂ اہل نظر گئی

بوالہوس = عاشق کاذب ۔ اہل نظر = عاشقان صادق ۔

نظارہ نے بھی کام کیا وان نقاب کا	۷۰۸	مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی

بکھرنا رعایت نقاب کی ہے ۔

فردا و دی کا تفرقہ یکبار مٹ گیا	۷۰۹	کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گذر گئی

فردا = روز آیندہ ۔ دی = روز گذشتہ ۔

تسکین کو ہم نہ روئین جو ذوق نظر ملے	۷۱۰	حوران خلد مین تری صورت مگر ملے

شاید تیری صورت حوران جنت مین ملے اور اس ملنے سے مزہ نظر بازی کا حاصل ہو مگر ہم تجھے نہ دیکھین تو تسکین کا کیا ماتم نہ کرینگے ۔

اپنی گلی مین مجھکو نکر دفن بعدِ قتل ۔ ۱۱/۷ ۔ میرے پتے سے خلق کو کیون تیرا گھر ملے

میرے پتے سے = میری مدفن کے پتے سے ۔

ساقی گری کی شرم کرو آج ورنہ ہم ۔ ۱۲/۷ ۔ ہر شب پیا ہی کرتے ہین مے جسقدر ملے

شرم کرو اور مے باندازۂ حوصلہ دو ۔

تجھ سے تو کچھ کلام نہین لیکن اے ندیم ۔ ۱۳/۷ ۔ میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے

یعنے بجز سلام پہونچانے کے تو اور کچھ نامہ بر سے کلام نکرنا ۔ یہہ رشک آمیز گفتگو ہے ۔

تم کو بھی ہم دکھائین کہ مجنون نے کیا کیا ۔ ۱۴/۷ ۔ فرصت کشاکشِ غمِ پنہان سے گر ملے

کشاکشِ غمِ پنہان سے اگر فرصت ملے تو ظاہراً ابھی مجنون کی سی سرگذشت دیوانگی ہم بھی تم کو دکھائینگے ۔

اے ساکنانِ کوچۂ دلدار دیکھنا ۔ ۱۵/۷ ۔ تم کو کہین جو غالب آشفتہ سر ملے

آشفتہ سر = شوریدہ سر ۔ دیوانہ ۔

کوئی دن گر زندگانی اور ہے ۔ ۱۶/۷ ۔ اپنے جی مین ہم نے ٹھانی اور ہے

کوئی دن = چند روز ۔ اپنی جی مین الخ = اسمین کئی پہلو مین ۔ موارد مختلفہ پر کہا جا سکتا ہے ۔ ظاہرا واسوخت کا مضمون ہے کہ تیرے عشق سے دست بردار ہون گے اور کوئی دوسرا یار اختیار کرینگے ۔ وعلی ہذا القیاس ۔

آتشِ دوزخ مین یہہ گرمی کہان ۔ ۱۷/۷ ۔ سوزِ غمہای نہانی اور ہے

نہانی = دلی ۔

دے کے خط منہ دیکھتا ہے نامہ بر ۱۸ کچھ تو پیغام زبانی اور ہے

منہ دیکھتا ہے کہ مضمون مخالفِ مقصود مکتوب الیہ ہے ۔ یا کیا ہے ۔ کوئی کوئی زبانی پیام تو برخلاف ہے ۔

قاطعِ اعمار ہین اکثر نجوم ۱۹ وہ بلائے آسمانی اور ہے

وہ بلائے آسمانی = محبوب رشکِ ستارگان ۔

ہوچکین غالب بلائین سب تمام ۲۰ ایک مرگِ ناگہانی اور ہے

مرگِ ناگہانی = معشوقۂ تازہ یا حادثۂ نو ۔

کوئی امید بر نہین آتی ۲۱ کوئی صورت نظر نہین آتی

کوئی صورت = برآمد مدعا کی یا محبوبِ ماہ سیما کی صورت ۔

موت کا ایک دن معین ہے ۲۲ نیند کیون رات بھر نہین آتی

کیا نیند موت ہو گئی ہے جو روزِ معین پر ہی آئیگی اور رات بھر آتی نہین ۔

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی ۲۳ اب کسی بات پر نہین آتی ۔

اب ہم ایسے متحیر و مبہوت ہو گئے ۔

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہون ۲۴ ورنہ کیا بات کر نہین آتی ۔۔

کچھ ایسی حیرت انگیز بات ہے جس سے مین خاموش ہو رہا ہون والّا وہ کونسی بات ہے جو مجھے کرنی نہین آتی ۔

کیون نہ چیخون کہ یاد کرتے ہین	۷۲۵	میری آواز گر نہین آتی

میری آواز محبوب کے یا اہل محلہ کے کان مین -

داغ دل گر نظر نہین آتا	۷۲۶	بو بھی اے چارہ گر نہین آتی

ہمارے دل کا داغ پنہان اگر تجھے دکھتا نہین تو کیا اُسکی بو بھی مشموم نہین ہوتی - دوسرے معنے - ہمارا داغ پوشیدہ خارج حس اور اُسکی بوی سوختہ بھی نامحسوس - پھر اے چارہ گر تو کیا چارہ گری کریگا -

ہم وہان ہین جہان سے ہم کو بھی	۷۲۷	کچھ ہماری خبر نہین آتی ؛

وہان = اُس عالم بیخبری مین -

مرتے ہین آرزو مین مرنے کی	۷۲۸	موت آتی ہے پر نہین آتی

موت آتی ہے الخ = ہجر دوست مین موت کی سی تو حالت ہے مگر اجل موعود جو موقوف وقت ہے نہین آتی -

کعبہ کس مُنہ سے جاؤگے **غالب**	۷۲۹	شرم تمکو مگر نہین آتی

کعبہ کس الخ = کیونکہ تمام عمر صنم پرستی مین بسر کی -

مین بھی مُنہ مین زبان رکھتا ہون	۷۳۰	کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

بقرینۂ لفظ زبان - ہمزبانی - یار سے مانند اغیار کے مدعا ہے -

جب کہ تجھ بن نہین کوئی موجود	۷۳۱	پھر یہہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

ہنگامہ = عالم ہستی -

(جبکہ تجھ بن نہین کوئی موجود) سے (ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے) تک قطعہ بندہے۔

ہان بھلا کر ترا بھلا ہوگا ۳۲ اور درویش کی صدا کیا ہے

صدا = آواز ۔

کہتے تو ہو تم سب کہ بُتِ غالیہ مو آئے ۳۳ یک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ وُہ آئے

بُت غالیہ مو آئے = صنمِ خوشبو گیسو کے آنے کی تمنا کرتے ہو ۔

یہہ آئے صیغۂ تمنا ہے ۔ کہو = خبر دو ۔ دو آئے = وہ آیا بہ صیغۂ ماضی مطلق۔

ہون کشمکشِ نزع مین ہان جذبِ محبت ۳۴ کچھ کہہ نسکون پر وہ مرے پوچھنے کو آئے

کچھ کہہ نسکون = بحالتِ نزع کچھ کہہ نسکون ۔ پوچھنے کو آئے = باثرِ جذبِ محبت پوچھنے کو آئے ۔

ہے صاعقہ و شعلہ و سیماب کا عالم ۳۵ آنا ہی سمجھ مین مرے آتا نہین گو آئے

اُس شوخ کی آمد عالم برق وغیرہ کی مانند سراپا بیقرار و بیتاب ہے اور جسکا یہہ آنا صاعقہ وغیرہ کے مانند پر اضطراب ہے تو آنے مین محسوب ہو نہین سکتا۔

ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ بھاگین گے نکیرین ۳۶ ہان منہ سے مگر بادۂ دوشینہ کی بو آئے

نکیرین مجھ سے قبر مین خایف ہو کے بھاگ نجائینگے ۔ اِلّا اوس وقت کہ شاید میرے منہ سے شرابِ شبِ گذشتہ کی بو آئے ۔

جلاد سے ڈرتے ہین نہ واعظ سے جھگڑتے ۳۷ ہم سمجھے ہوے ہین اوسے جس بھیس مین جو آئے

یہہ شعر مسئلۂ وحدت الوجود پر مبنی ہے ۔ اُسے = ایہام یعنے خدا کو یا جو

آئے اسکو۔

ہان اہلِ طلب کون سنے طعنۂ نایافت ۷ ۳۸ دیکھا کہ وہ ملتا نہین اپنے ہی کو کھو آئے

اپنے ہی کو کھو آئے = فنا فی اللہ ہو کے انا الحق کے مقام مین ہو آئے۔

اپنا نہین وہ شیوہ کہ آرام سے بیٹھین ۷ ۳۹ اوس در پہ نہین بار تو کعبہ ہی کو ہو آئے

اُس در پہ = درِ محبوب پر۔

کی ہمنفسون نے اثرِ گریہ مین تقریر ۷ ۴۰ اچھے رہے آپ اُس سے مگر مجکو ڈبو آئے

اثرِ گریہ مین = عاشقون کے اثرِ گریہ مین۔ اُس سے = اُس تقریر سے یا محبوب سے۔ مجکو ڈبو آئے = باظہارِ[۵] خرابی میرے گریہ کی مجکو ڈبو آئے۔

پھر کچھ اک دل کو بیقراری ہے ۷ ۴۱ سینہ جویای زخمِ کاری ہے

بیقراری ہے = آرزوی حُسن مین بیقراری ہے۔ زخمِ کاری = زخمِ عشق۔

پھر جگر کھودنے لگا ناخن ۷ ۴۲ آمدِ فصلِ لالہ کاری ہے

جگر خراشی محبت کی بناخنِ داغ یا شوق ہونے لگی۔

قبلۂ مقصدِ نگاہِ نیاز ۷ ۴۳ پھر وہی پردۂ عماری ہے

نگاہِ نیاز = نگاہِ عاشق۔ وہی پردۂ عماری = یعنے وہی پردۂ عماری جسمین وہ محبوب پردہ نشین ہے۔

چشم دلّالِ جنسِ رسوائی ۷ ۴۴ دل خریدارِ ذوقِ خواری ہے

نظارہ پسند آنکھ عاشق کی متاعِ رسوائیِ عشق کی بکانی والی ہے۔ اور دل

[۵] [illegible]

خریدنے والا شوق خواری عشق کا ہے۔

وہی صد رنگ نالہ فرسائی	۴۵	وہی صد گونہ اشکباری ہے

نالہ فرسائی = نالہ فرسائی جسکو رسوائی لازم ہے۔ اشکباری = اشکباری جسکو خواری لازم ہے۔

دل ہوائے خرام ناز سے پھر	۴۶	محشرستان بیقراری ہے

قیامت مین باعتبار اُٹھنے اور پریشان ہونیکے یہہ لفظ محشر مناسب خرام ہے۔

جلوہ پھر عرض ناز کرتا ہے	۴۷	روز بازار جانسپاری ہے

جلوہ معشوق کا پھر اظہار متاع ناز کر رہا ہے۔ گرمی بازار جانسپاری عاشق سے ہے خریداری متاع ناز مین معشوق کے۔

پھر اسی بیوفا پہ مرتے ہین	۴۸	پھر وہی زندگی ہماری ہے

وہی زندگی = جس کو محبت مین مرنا کہتے ہین۔

ہو رہا ہے جہان مین اندھیر	۴۹	زلف کی پھر سررشتہ داری ہے

اندھیر = تاریکی ظلم۔ یہہ لفظ اور سررشتہ تناسبات سے زلف کے ہین۔

پھر ہوئے ہین گواہ عشق طلب	۵۰	اشکباری کا حکم جاری ہے

گواہ عشق = آہ و اشکباری۔ جاری = مناسب اشک ہے۔

دل و مژگان کا جو مقدمہ تھا	۵۱	آج پھر اسکی روبکاری ہے

دل عاشق کا اور کاوش معشوق کے مژگان کی یا دل و مژگان دونون

عاشق کے - توجیہ اول اس طور پر کہ مقدمۂ دلِ عاشق و کاوشِ مژگانِ معشوق جس نے اس دل کو خون کر کے عاشق کے مُنہ پر بہایا - توجیہ ثانی یہہ کہ دلِ خون گشتۂ عاشق کو خود مژگانِ عاشق نے جو اُسکے مُنہ پر بہایا آج اُسکی روبکاری ہے روبکاری کا لطفِ رنگین بلحاظ خونِ دل بہنے کے چہرۂ عاشق پر نمایان ہے واللہ اعلم -

غالب	۵۲	کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

بیخودی بے سبب نہین

کچھ تو ہے الخ = یعنے خیالِ رُوی دوست کا ہے جسکی پردہ پوشی بیخودی کر رہی ہے -

جنون تہمت کشِ تسکین نہو گر شادمانی کی	۵۳	نمک پاشِ خراشِ دل ہے لذت زندگانی کی

اگر ہم نے اس لذتِ زندگانی پر شادمانی کی تو عشق متہم تسکین نہوگا کیونکہ لذتِ مذکور نمکپاشِ خراشِ دلِ خستۂ محبت ہے جس سے آزارِ دل صدچند ہو جائی اور مزہ باعثِ بے مزگی ٹھہرے -

کشاکش ہاے ہستی سے کرے کیا سعیِ آزادی	۵۴	ہوی زنجیرِ موجِ آب کو فرصت روانی کی

بالغرض زنجیرِ موجِ آب کو فرصت روانی کی بھی ہوی مگر کشاکشِ ہستی سے زنجیرِ مذکور کو رہائی کہان - کشاکش کی نسبت زنجیر سے آشکار اور کشاکش مین ہونا زنجیرِ آب کا پدیدار ہے -

پس از مردن بھی دیوانہ زیارتگاہِ طفلان ہے	۵۵	شرارِ سنگ نے تربت پہ میری گلفشانی کی

سے نئے رنگ کی گلفشانی ہے ۔

نکوہش ہے سزا فریادیِ بیدادِ دلبر کی ۷۵۶ مبادا خندۂ دندان نما ہو صبحِ محشر کی

فریادیِ بیدادِ دلبر جو کوئی عاشقِ احمق ہوگا نکوہش اُسکی سزا ہے ۔ ایسا نہو کہ اُسکی تضحیک کیلئے صبحِ محشر خندۂ دندان نما ہو جاوے ۔

رگِ لیلی کو خاکِ دشتِ مجنون ریشگی بخشے ۷۵۷ اگر بووے بجای دانہ دہقان نوک نشتر کی

دہقان خاکِ دشتِ مجنون مین بجای دانہ اگر نوکِ نشتر بووے تو تاثیر اُس خاک کی رگِ لیلی کو ریشۂ دانۂ نوکِ نشتر بناوے ۔ یہہ اتحادِ حسن وعشق کا مضمون ہے اور نشتر و فصدِ رگِ لیلی کی حکایت بکمالِ شہرت مقرون ہے ۔

پرِ پروانہ شاید بادبانِ کشتیِ مے تھا ۷۵۸ ہوی مجلس کی گرمی سے روانی دورِ ساغر کی

گویا پرِ پروانہ کے بادبان آتشین سے کشتیِ مے چلنے لگی اور گرمیِ مجلس سے دورِ ساغر مین روانی پیدا ہوی ۔

کرون بیدادِ ذوقِ پرفشانی عرض کیا قدرت ۷۵۹ کہ طاقت اُڑگئی اُڑنے سے پہلے میرے شہپر کی

شوقِ پرفشانی جو مجھ پر ستم کر رہا ہے اُسکے عرض کرنے کی قدرت کہان کیونکہ اڑنے سے پہلے میرے شہپرِ پرواز کی طاقت اُڑگئی ۔

کہانتک روؤن اُسکے خیمہ کی پیچھے قیامت ہے ۷۶۰ مری قسمت مین یارب کیا نتھی دیوار پتھر کی

خیمہ کی دیوار قنات کی ہوتی ہے نہ پتھر کی جس سے سر نہ پھوڑ سکئے ۔

بے اعتدالیون سی سبک سب مین ہم ہوے ۷۶۱ جتنے زیادہ ہوگئے اُتنے ہی کم ہوے

زیادہ = فضول و زیادہ سر ۔

پنہان تھا دام سخت قریب آشیان کے	۷۶۲	اڑنے نہ پای تھے کہ گرفتار ہم ہوے

سخت = شدید یا نہایت ۔

ہستی ہماری اپنے فنا پر دلیل ہے	۷۶۳	یان تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوے

اپنی قسم = اپنے گور کی قسم ۔

تیری وفا سے کیا ہو تلافی کہ دہر مین	۷۶۴	تیرے سوا بھی ہم پہ بہت سے ستم ہوے

تیرے وفا سے تیری ہی ستمگریون کا بدلہ ہوگا ۔ دوسری ستمون کا بدلہ نہوگا ۔

لکھتے رہے جنون کی حکایاتِ خونچکان	۷۶۵	ہر چند اس مین ہاتھ ہمارے قلم ہوے

ہر چند اسمین الخ = ہر چند لکھنے مین ہاتھ ہمارے بجای قلم ہوے یا بریدہ ہوے عشق کے حکایاتِ خونچکان کی تاثیر سے ۔

اللہ رے تیری تندیٔ خو جسکے بیم سے	۷۶۶	اجزای نالہ دل مین مرے رزق ہم ہوے

رزقِ ہم = خورشِ یکدیگر ۔

اہلِ ہوس کی فتح ہے ترکِ نبردِ عشق	۷۶۷	جو پاؤن اٹھہ گئے وہی اُن کے علم ہوے

اہلِ ہوس = عاشقانِ کاذب ۔ جو پاؤن اٹھہ گئے = جو پاؤن ترکِ نبردِ عشق مین اٹھہ گئے ۔

نالے عدم مین چند ہمارے سپرد تھے	۷۶۸	جو وان نہ کھنچ سکے سو وہ یان آکے دم ہوے

دم = سانس ۔

چھوڑی اسد نہ ہمنے گدائی مین دل لگی | ۷۶۹ | سائل ہوے تو عاشقِ اہلِ کرم ہوے

جو نہ نقدِ داغِ دل کی کرے شعلہ پاسبانی | ۷۷۰ | تو فسردگی نہان ہے بکمینِ بے زبانی

اگر نقدِ داغِ دل کی پاسبانی گرمیٔ محبت نکرے تو افسردگی ہجران کی جسکو خاموشی لازم ہے اور وہ کمینِ بے زبانی مین چھپی بیٹھی ہے نقدِ مذکور کو تاراج و تلف کریگی واللہ اعلم۔

مجھے اُس سے کیا توقع بزمانۂ جوانی | ۷۷۱ | کبھی کودکی مین جسنے نسنی میری کہانی

کبھی کودکی الخ = حالانکہ لڑکے کہانی سُننے کے شایق ہوا کرتے ہین۔

یون ہی دُکھ کسی کو دینا نہین خوب ورنہ کہتا | ۷۷۲ | کہ مرے عدو کو یارب ملی میری زندگانی

کسی کو = کسی کو گو اپنا عدو ہو۔ میری زندگانی = میری زندگانی جو سراسر دُکھ ہے۔

ظلمت کدہ مین میرے شبِ غم کا جوش ہے | ۷۷۳ | اک شمع ہے دلیلِ سحر سو خموش ہے

ظلمت کدہ = خانۂ تاریک۔ دلیل = رہبر۔

نے مژدۂ وصال نہ نظارۂ جمال | ۷۷۴ | مدت ہوی کہ آشتیِ چشم وگوش ہے

مژدۂ وصال = مژدۂ وصال گوش کو۔ نظارۂ جمال = نظارۂ جمال چشم کو۔ مدت ہوی الخ = مدت ہوی کہ رشکِ باہمی سے شنید و دید مذکور کے یہہ دونون فارغ ہین اور فیمابین چشم وگوش کے صلح ہے۔

مئے نے کیا ہے حسنِ خود آرا کو بے حجاب | ۷۷۵ | ای شوق ہان اجازتِ تسلیمِ ہوش ہے

اسی شوق الخ = اجازتِ تسلیم ہوش سے ہے جو لازم تاثیر مے مذکور ہے یعنے حسن بے حجاب ازلی کے نظارہ کو تسلیم ہوش چاہئے۔

گوہر کو عقدِ گردنِ خوبان مین دیکھنا	۷۷۶	کیا اوج پر ستارۂ گوہر فروش ہے

عقدِ گردنِ خوبان = سلک مروارید جو گردنِ خوبان مین ہو۔ اوج = یہہ نقط مناسب گردن ہے۔ کیا اوج پر الخ = کس بلندی پر اختر طالع جوہری کا ہے جسکے گوہر نے عقدِ مذکور مین جا پائی۔ ستارہ مین دو پہلو ہین۔ اول اختر بخت ثانی گوہرِ عقد۔

دیدار بادہ حوصلہ ساقی نگاہ مست	۷۷۷	بزمِ خیال میکدۂ بے خروش ہے

یعنے بزمِ تصور دوست یا بزمِ مراقبہ کی شراب دید باطنی اور بینندہ کا حوصلہ ساقی اور نظرِ مشاہدہ یا نظرِ فکر اُسکی بمشابہ مست ہے۔

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل	۷۷۸	زنہار اگر تمھین ہوسِ نالی و نوش ہے

بساط = فرش بزم۔ ہوا = خواہش۔ زنہار۔ بمعنی ہان کلمۂ تاکید ہے۔
نا ہی و نوش = نغمہ و شراب۔

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو	۷۷۹	میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے

دیکھو مجھے = میری حالت دیکھو۔ عبرت نگاہ = عبرت بین۔ نصیحت نیوش = نصیحت شنو۔ نصیحت کا بیان بیتِ ابعد مین ہے۔ عبرت = عبورِ طبیعت کا غفلت سے طرف آگاہی کے۔

ساقی بجلوہ دشمنِ ایمان و آگہی	۷۸۰	مطرب بنغمہ رہزنِ تمکین و ہوش ہے

ساقی کے جلوہ کو مے و مستی لازم اور یہہ دونون صفتین ایمان و آگہی کے دشمن ہین۔ اسی طرح مصرع ثانی ۔ تمکین = بردباری ۔

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط | ۷۸۱ | دامانِ باغبان و کفِ گلفروش ہے

بساط = فرشِ بزم ۔ دامان = یعنے دامان پُر از گل ہای رنگا رنگ ۔

لطفِ خرامِ ساقی و ذوقِ صدای چنگ | ۷۸۲ | یہ جنتِ نگاہ وہ فردوسِ گوش ہے

ذوق = مزہ ۔ یہہ جنتِ نگاہ = جنت باعتبار حرکتِ اشجار کے ۔
وہ فردوسِ گوش = فردوس بلحاظ آوازِ خوشِ حوران کے ۔

یا صبحدم جو دیکھیے آکر تو بزم مین | ۷۸۳ | نے وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے

سُور = برای مہملہ بمعنی جشن شادی ۔

آتے ہین غیب سے یہہ مضامین خیال مین | ۷۸۴ | **غالب** صریرِ خامہ نوای سروش ہے

صریر = آواز ۔ سروش = فرشتہ ۔

آ کہ میری جان کو قرار نہین ہے | ۷۸۵ | طاقتِ بیدادِ انتظار نہین ہے

قرار نہین ہے = ہجر مین قرار نہین ہے ۔ بیداد = ستم ۔

دیتے ہین جنت حیاتِ دہر کے بدلے | ۷۸۶ | نشہ باندازۂ خمار نہین ہے

نشہ باندازۂ الخ = شرابِ طہور جنت کی مستی باندازۂ دردِ سرِ حیاتِ دنیا نہین ہے ۔

گریہ نکالے ہے تیری بزم سے مجکو | ۷۸۷ | ہاے کہ رونے پہ اختیار نہین ہے

ہاں کہ الخ = گریہ کے ضبط پر قادر نہین ہون اسلئے بے اختیار روتا ہون -

ہم سے عبث ہے گمانِ رنجشِ خاطر ۸۸ خاک مین عشاق کی غبار نہین ہے

گمانِ رنجشِ خاطر = محبوب یا احباب کو گمانِ مذکور - غبار = کینہ و کدورت -

دل سے اٹھا لطفِ جلوہ ہاے معانی ۸۹ غیرِ گل آئینۂ بہار نہین ہے

دل سے اٹھا لطف الخ = کیونکہ دل آئینہ دار بہارستانِ معانی کا ہے جو ہمیشہ بہار ہے بمضمونِ این مصرع - وین گلستان ہمیشہ خوش باشد - غیرِ گل الخ = آئینہ دار بہار کا گل ہے مگر ع گل ہمین پنج روز و شش باشد -

قتل کا میرے کیا ہے عہد تو بارے ۹۰ واے اگر عہد استوار نہین ہے

عہد = اقرار - بارے = حاصل کلام -

تو نے قسم میکشی کی کھائی ہے غالب ۹۱ تیری قسم کا کچھ اعتبار نہین ہے

میکشی = ترکِ میخواری -

ہجومِ غم سے یان تک سرنگونی مجھکو حاصل ہے ۹۲ کہ تارِ دامن و تارِ نظر مین فرق مشکل ہے

تارِ دامن = تارِ دامن کا وہ سرا جو بجانبِ پائین ہو مراد ہے -
دیکھنے والا اتنا سرنگون ہوگا نظر نیچی ہوگی -

رفوے زخم سے مطلب ہے لذت زخمِ سوزن کی ۹۳ سمجھیو مت کہ پاسِ درد سے دیوانہ غافل ہے

دیوانہ = دیوانہ جو خستۂ سنگِ طفلان ہے -

وہ گل جس گلستان مین جلوہ فرمائی کرے غالب ۹۴ چٹکنا غنچۂ گل کا صداے خندۂ دل ہے

یعنے شگفتگی غنچہ کے دل کی عاشقانہ و باخبرانہ ہے نہ غافلانہ ۔
غنچہ کے چٹکنے کو صدائے خندہ سے اور غنچہ کو دل سے تشبیہ تام ہے ۔

پابدامن ہو رہا ہون بسکہ مین صحرا نورد	۹۵	خار پا ہین جوہر آئینۂ زانو مجھے

ازبسکہ مین صحرانورد پابدامنِ عزلت یا پابدامنِ صحرا ہو رہا ہون پہلی حالت مین جوہر میرے آئینۂ زانو یعنے کاسۂ زانو کے میرے خار پا بن گئے ہین دوسری حالت مین خارہائے شکستۂ پا آئینۂ زانو کے جوہر بن گئے ہین واللہ اعلم ۔

دیکھنا حالت مرے دل کی ہم آغوشی کیوقت	۹۶	ہے نگاہِ آشنا تیرا سر ہر مو مجھے

یعنے کمال شوقِ دلی سے تیرے ہر سر مو کو نگاہِ آشنا دیکھتا ہون ۔
اور ہر مو سے نگاہِ آشنا کا لطف پاتا ہون ۔ تارِ مو کی تشبیہ تارِ نگاہ سے باعتبار اشتراکِ صفتِ درازی و باریکی ظاہر ہے ۔

ہون سراپا سازِ آہنگِ شکایت کچھ نہ پوچھ	۹۷	ہے یہی بہتر کہ لوگون مین نہ چھیڑے تو مجھے

آہنگ = نغمہ ۔ نہ چھیڑے = ایہام ۔

جس بزم مین تو ناز سے گفتار مین آوے	۹۸	جان کالبدِ صورتِ دیوار مین آوے

اس شعر مین جان بخشئ گفتارِ یار کا ذکر ہے بسبیل مبالغہ تو جان بخشی جانفزائی گفتارِ ناز سے صورتِ دیوار جسمین استعدادِ زندگی نہین ہے جی اُٹھے ۔
جان بخشئ گفتارِ محبوب مین غلو کیا ہے ۔

تب نازِ گرانمایگیٔ اشک بجا ہے ۷۹۹ جب لختِ جگر دیدۂ خونبار مین آوے

گرانمایگی = گرانقدری - جب لختِ جگر الخ = یعنے اشک کے ساتھ جگر کے ٹکڑے بھی ہون -

دے مجکو شکایت کی اجازت کہ ستمگر ۸۰۰ کچھ تجکو مزہ بھی مرے آزار مین آوے

گلۂ دل آزاری کی رخصت دے تا اے ظالم کچھ تجکو مزہ بھی اس شکایت کے سننے سے آوے کیونکہ ظالم اپنے ظلم کے سننے سے محظوظ ہوتے ہین -

اُس چشمِ فسونگر کا اگر پاوے اشارہ ۸۰۱ طوطی کیطرح آئینہ گفتار مین آوے

وہ چشمِ جادوگر جو جادو کا آئینہ ہے اگر اشارہ کرے تو جیسے طوطی آئینہ کو دیکھکے باتین کرتی ہے آئینہ اشارۂ چشمِ مذکور سے باتین کرنے لگے -

کانٹون کی زبان سوکھ گئی پیاس سے یارب ۸۰۲ اک آبلہ پا وادیٔ پرخار مین آوے

مصرعِ ثانی جملۂ دعائیہ ہے -

مرجاؤن نکیون رشک سے جب وہ تنِ نازک ۸۰۳ آغوشِ خمِ حلقۂ زنار مین آوے

آغوش سے تشبیہ حلقۂ زنار کی ظاہر ہے -

غارتگرِ ناموس نہو گر ہوسِ زر ۸۰۴ کیون شاہدِ گل باغ سے گلزار مین آوے

زر = زرِ قیمتِ گل نہ زرِ گل -

تب چاکِ گریبان کا مزہ ہے دلِ نالان ۸۰۵ جب اک نفسِ اُلجھا ہوا ہر تار مین آوے

نفس = تارِ نفس - ہر تار مین آوے = ہر تارِ گریبان چاک چاک مین آوے -

آتشکدہ ہے سینہ مرا رازِ نہان سے ۔ ۸۰۶ ۔ اے وای اگر معرضِ اظہار مین آوے

رازِ نہان = رازِ جانسوزِ محبت وعشق - اے واے الخ = اسے وای اگر آتشکدہ یا رازِ مذکور معرضِ اظہار مین آوے -

حسنِ مہ گرچہ بہنگامِ کمال اچھا ہے ۔ ۸۰۷ ۔ اس سے میرا مہِ خورشید جمال اچھا ہے

بہنگامِ کمال = بدر ہونے کے زمانہ مین - اس سے = مہ سے - خورشید جمال = جمالِ خورشید دارندہ - اسم صفت - میرا مہ = میرا محبوب - اس سے الخ = کیونکہ خورشید کو کاہش نہین - ہمیشہ بدر کے مانند کامل رہتا ہے -

بوسہ دیتے نہین اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ ۔ ۸۰۸ ۔ جی مین کہتے ہین کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے

بوسہ دیتے نہین = بہاے دل مین بوسہ نہین دیتے - مفت آئے تو مال اچھا ہے = دلِ عاشق بغیر بہای بوسہ کے ملجاے تو اچھا ہے -

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا ۔ ۸۰۹ ۔ ساغرِ جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے

جامِ سفال اچھا ہے = باعتبار ارزانی و فراوانی کے -

بے طلب دین تو مزہ اسمین سوا ملتا ہے ۔ ۸۱۰ ۔ وہ گدا جسکو نہو خوی سوال اچھا ہے

اچھا ہے = خبر گدا کی -

اون کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق ۔ ۸۱۱ ۔ وہ سمجھتے ہین کہ بیمار کا حال اچھا ہے

بیمار = بیمارِ عشق -

دیکھیے پاتے ہین عشاق بتون سے کیا فیض	٨١٢	اک برہمن نے کہا ہی کہ یہہ سال اچھا ہی

برہمن = جوسی -

ہم سخن تیشہ نے فرہاد کو شیرین سے کیا	٨١٣	جسطرح کا کہ کسی مین ہو کمال اچھا ہی

شیرین سے = یعنے صورتِ شیرین سے تراشیدہ تیشۂ فرہاد کی - یا گفتگوی کوہکنی ہم سخنی سے مراد ہے - کمال = مراد سنگ تراشئی فرہاد سے ہے -

قطرہ دریا مین جو ملجاے تو دریا ہوجاے	٨١٤	کام اچھا ہے وہ جسکا کہ مآل اچھا ہے

مآل = انجام کار -

خضر سلطان کو رکھے خالق اکبر سرسبز	٨١٥	شاہ کے باغ مین یہہ تازہ نہال اچھا ہے

نہال = شاہزادہ -

ہمکو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن	٨١٦	دل کے خوش رکھنے کو غالب یہہ خیال اچھا ہے

یہہ رندانہ گفتار ہے - اس سے انکار جنت نکلتا ہے یا یون تاویل کیجے کہ جنت مین ہم جیسے بدعملون کو دخل نہوگا -

نہوی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی	٨١٧	امتحان اور بھی باقی ہو تو یہہ بھی نہ سہی

نہوی تسلی = اُس شوخِ جفاجو کو تسلی نہوی - امتحان = آزمایشِ جان نثاری - یہہ بھی نسہی = کیونکہ مرنے کے بعد اور کیا امتحان ہوگا - ایسا امتحان ہونا بھی نسہی -

خار خارِ المِ حسرتِ دیدار تو ہے	٨١٨	شوق گلچینِ گلستانِ تسلی نسہی

یعنے شوق کو خلشِ حسرتِ دیدار بس ہے۔ گلزارِ تسلیِ وصال کی گل چینی حاصل نہوی نسہی۔

ایک دن گر نہوا بزم مین ساقی نسہی ۔ ۸۱۹ ۔ مے پرستان خُمِ مے منہ سی لگا ہی بنی

منہ سے لگائے = اپنے ہاتھون منہ سے لگائے۔

گرنہین شمع سیہ خانۂ لیلیٰ نسہی ۔ ۸۲۰ ۔ نفسِ قیس کہ ہی چشم و چراغ صحرا

سیہ خانہ = خیمۂ پلاسِ سیاہ جو مسکنِ لیلی تھا۔ شمعِ سیہ خانۂ لیلی = یعنے رونق افروزِ خانۂ لیلی۔ پہلا مصرع ایسا ہوتا تو اچھا تھا مصرع قیسِ دلسوختہ ہے چشم و چراغ صحرا۔

نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نسہی ۔ ۸۲۱ ۔ ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق

ایک ہنگامہ پہ = کوئی ایک ہنگامہ پر۔

نہوی غالب اگر عمرِ طبیعی نسہی ۔ ۸۲۲ ۔ عشرتِ صحبتِ خوبان ہی غنیمت سمجھو

عشرتِ صحبت الخ = گو یہہ عشرت عمر کاہ ہے۔ عمرِ طبیعی = زندگی دراز جو سو برس کے قریب یا اس سے متجاوز ہو۔

کہ اپنے سایہ سی سر پانون سی ہی دو قدم آگے ۔ ۸۲۳ ۔ عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہین ہم آگے

یعنے اپنے سایہ سے اپنا سر اپنے پانون سے دو قدم آگے چل رہا ہے۔ سر کا قدم سے آگے ہونا کٹانے کے ذوق و شوق مین جلاد کے روبرو سراسر لطف کی بات ہے حالانکہ سایۂ ہر شخص کے تقدیم اُسکے قدم کو ہو نہین سکتی۔

قضا نے تھا مجھے چاہا خراب بادۂ الفت ۸۲۴ فقط خراب لکھا بس نچل سکا قلم آگے

فقط خراب لکھا الخ = بادۂ الفت لکھہ لنسکا تبا تاثیر مستیٔ شراب عشق -

غم زمانہ نے جھاڑی نشاط عشق کی مستی ۸۲۵ وگرنہ ہم بھی اُٹھاتے تھے لذتِ الم آگے

جھاڑی = اوتاری - لذتِ الم = لذتِ الم عاشقی -

خدا کیواسطے داد اس جنون شوق کی دینا ۸۲۶ کہ اُسکی در پہ پہونچتے ہین نامہ بر سے ہم آگے

داد اس جنونِ شوق کی دینا = اس جنونِ عشق کی دادرسی کرنی چاہتے ہے -

یہہ عمر بھر جو پریشانیان اوٹھائین ہین ہم نے ۸۲۷ تمھارے آئیو اے طرّہ ہای خم بخم آگے

ظاہرا بددعا معلوم ہوتی ہے درباطن دعای نیک ہے کہ ہماری عمر بھر کی پریشانیان طرّہ ہاے پُرخمِ محبوبان کے پیش آین تو زینت وآرایش اُن کی صدچند ہوجائیگی لفظِ عمر نے بھی جو مُشبہ بہ زلفِ دراز ہے لطف شعر کو رسا کردیا۔

دل وجگر مین پرافشان جو ایک موجۂ خون ہے ۸۲۸ ہم اپنے زعم مین سمجھے ہوی تھے اسکو دم آگے

پرافشان = بال افشان یعنے حرکت کنان - زعم = گمان - دم = ایہامی لفظ ہے بمعنیٔ نفس وروح فارسی مین وبمعنی خون عربی مین -

قسم جنازہ پہ آنیکی میری کھاتے ہین غالب ۸۲۹ ہمیشہ کھاتی تھے جو میرے جان کی قسم آگے

قسم جنازہ الخ = یعنے قسم کھاتے ہین کہ غالب کے جنازہ پر نہ آینگے - ہمیشہ کھاتے تھے = نہایت محبت سے ہمیشہ کھاتے تھے -

شکوہ کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے ۸۳۰ یہہ بھی مت کہہ کہ جو کہئے تو گلا ہوتا ہے

یہہ بھی = یعنے خفا ہونا -

پر ہون مین شکوہ سی یون راگ سی جیسی باجا ۸۳۱ اک ذرا چھیڑئے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہی

باجا = ساز - چھیڑئے = ایہام - کیا ہوتا ہے = شور و غوغا ہوتا ہی -

گو سمجھتا نہین پر حسن تلافی دیکھو ۸۳۲ شکوۂ جور سے سرگرم جفا ہوتا ہے

پر حسن تلافی دیکھو = کیونکہ محبوب کا سرگرم جفا ہونا عین مدعای عشاق باوفا ہے اگر اس بات کو سمجھتا تو ایسا نکرتا -

کیون نہ ٹھیرین ہدف ناوک بیداد کہ ہم ۸۳۳ آپ اٹھا لاتے ہین گر تیر خطا ہوتا ہے

آپ اٹھا لاتے ہین الخ = اس سے ہمارا ناوک انداز سمجھتا ہے کہ ہم کمال آرزومند ہدف تیر بیداد ہونیکے ہین -

خوب تھا پہلے سی ہوتی جو ہم اپنی بدخواہ ۸۳۴ کہ بھلا چاہتے ہین اور برا ہوتا ہے

بتقاضای واژونی بخت یا آسمان اگر اپنا برا چاہتے تو شاید بھلا ہوتا - یا دوست کا بھلا چاہتے ہین اپنا بھلا جان کے اور وہ برا ہوتا ہے -

نالہ جاتا تھا پری عرش سی میرا اور اب ۸۳۵ لب تک آتا ہی جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے

ایسا ہی = بہت ہی -

قطعہ

خامہ میرا کہ وہ ہی باربد بزم سخن ۸۳۶ شاہ کی مدح مین یون نغمہ سرا ہوتا ہی

باربد = مطرب خسرو پرویز جو ہمیشہ باریاب رہتا تھا -

ای شہنشاہ کواکب سپہر مہر علم	۸۳۷	تیرے اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہی
مہر علم = بلند نشان - اکرام = بزرگی -		
سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجیے	۸۳۸	تو وہ لشکر کا تری نعل بہا ہوتا ہے
نعل بہا = وہ زر جو مراجعت کیلئے لشکر بیگانہ کو دین -		
ہر مہینہ مین جو یہ بدر سے ہوتا ہی ہلال	۸۳۹	آستان پر ترے مہ ناصیہ سا ہوتا ہی
آستان پر ترے الخ = بدر کی پیشانی گھستے گھستے ہلال ہو جاتی ہے -		
مین جو گستاخ ہون آئین غزلخوانی مین	۸۴۰	یہہ بھی تیرا ہی کرم ذوق فزا ہوتا ہے
ذوق فزا = شوق افزاے گستاخی -		
رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی مین معاف	۸۴۱	آج کچھ درد مرے دل مین سوا ہوتا ہے
تلخ نوائی = شکوہ کی گفتگو -		
یہہ رشک ہی کہ وہ ہوتا ہی ہمسخن تم سے	۸۴۲	وگرنہ خوف بدآموزی عدو کیا ہے
مجھے صرف یہہ رشک ہے کہ میرا عدو تم سے ہمکلام ہوتا ہے -		
چپک رہا ہی بدن پر لہو سے پیراہن	۸۴۳	ہمارے جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے
ہمارے جیب الخ = کیونکہ گریبان کی دھجیان چپکنے سے اُن کے خون سے باہم ملجاتی ہین -		
جلا ہی جسم جہان دل بھی جل گیا ہوگا	۸۴۴	کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے
کریدتے ہو الخ = دل سوختۂ عاشق کی تلاش ہے دوبارہ جلانیکے لئے -		

رگون مین دوڑتے پھرنے کے ہم نہین قائل ۸۴۵ جب آنکھ سے ہی نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

آنکھ سے ہی نہ ٹپکا = اشک خونین ہو کے آنکھ سے ہی نہ ٹپکا۔

وہ چیز جسکے لئے ہمکو ہو بہشت عزیز ۸۴۶ سوای بادۂ گلفام مشکبو کیا ہے

بادۂ گلفام مشکبو = شراب طہور جنت۔

رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی ۸۴۷ تو کس امید پہ کہئے کہ آرزو کیا ہے

تو کس امید الخ = کیونکہ امید برآمد آرزو کی کچھ نہ رہی۔

ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا ۸۴۸ وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہے

اتراتا = ناز کرتا - اترانا = خودنمائی۔

مین انھین چھیڑون اور کچھ نہ کہین ۸۴۹ چل نکلتے جو مے پئے ہوتے

مین انھین الخ = کیونکہ اپنے مین ہین - چل نکلتے = از خود رفتہ یعنے اپنی سی باہر ہو جاتے - چل نکلنا = آوازہ ہونا اور حد سے گذر جانا۔

قہر ہو یا بلا ہو جو کچھ ہو ۸۵۰ کاشکے تم مرے لئے ہوتے

کاشکے تم الخ = یہہ تمنا بسبب کمال محبوبیت حسن کے ہے۔

میری قسمت مین غم گر اتنا تھا ۸۵۱ دل بھی یارب کئی دئے ہوتے

اتنا غم کھانے کئی دل درکار ہین۔

آہی جاتا وہ راہ پر غالب ۸۵۲ کوئی دن اور بھی جئے ہوتے

وہ = محبوب - جئے ہوتے = ہم جئے ہوتے۔

غیر لین محفل مین بوسہ جام کے ۱۵۳ ہم رہین یون تشنہ لب پیغام کے

محفل مین = تمہاری محفل مین - تشنہ لب پیغام کے = خواہشمند تمہارے بلاوے کے -

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کہ یہہ ۱۵۴ ہتکھنڈے ہین چرخ نیلی فام کے

خستگی = خستہ دلی - ہتکھنڈا = دستور و عادت و تجربہ - ترکیبی معنے تیغہ یا چھرا ہاتھہ کا -

خط لکھینگے گرچہ مطلب کچھہ نہو ۱۵۵ ہم تو عاشق ہین تمہارے نام کے

خط لکھین گے = تمہارے نام خط لکھین گے -

رات پی زمزم پہ مے اور صبحدم ۱۵۶ دھوئے دھبے جامۂ احرام کے

زمزم = چاہِ معروف - جامۂ احرام = دو چادرِ سفید جو حج مین ایک باندہین ایک اوڑھین -

دل کو آنکھون نے پھنسایا کیا مگر ۱۵۷ یہہ بھی حلقہ ہین تمہارے دام کے

مگر = شاید - یہہ بھی = آنکھین -

شاہ کے ہے غسلِ صحت کی خبر ۱۵۸ دیکھئے کب دن پھرین حمام کے

دن پھرین = دن اچھے آئین -

پھر اس انداز سے بہار آئی ۱۵۹ کہ ہوے مہر و مہ تماشائی ٭

بہار آئی = زمین پر بہار آئی - مہر و مہ = ساکنان آسمان -

قطعہ

دیکھو اے ساکنانِ خطۂ خاک ۸۶۰ اسکو کہتے ہین عالم آرائی

کہ زمین ہو گئی ہے سر تا سر ۸۶۱ روکشِ سطحِ چرخِ مینائی

روکش = مقابل یا خجل کن ۔

سبزہ کو جب کہین جگہہ نملی ۸۶۲ بن گیا روے آب پر کائی

بن گیا = سبزہ بن گیا ۔ کائی = جامۂ غوک ۔

سبزہ و گل کے دیکھنے کے لیئے ۸۶۳ چشمِ نرگس کو دی ہے بینائی

دی ہے = کرشمۂ بہار کی مسیحائی نے دی ہے ۔

ہے ہوا مین شراب کی تاثیر ۸۶۴ بادہ نوشی ہے بادہ پیمائی

یعنے ہوا خوری مین اس موسم کی شراب خوری کی تاثیر ہے پس بادہ نوشی کارِ بیفایدہ ہے ۔ ہوا مین = یعنے باد بہار مین ۔

کیون نہ دنیا کو ہو خوشی غالب ۸۶۵ شاہ دیندار نے شفا پائی

دنیا = تمام اہل دنیا ۔ دنیا و دین صنعت طباق ہے ۔

تغافل دوست ہون میرا دماغ عجز عالی ہے ۸۶۶ اگر پہلو تہی کیجے تو جا میری بھی خالی ہے

اپنی عالی دماغی سے تغافل احباب کو بزم عشرت مین پسند کرتا ہون ۔ یہہ لوگ مجھہ سے پہلو تہی کرین تو میری جاے بھی خالی ہے ۔ پہلوی تہی مین جاے کا خالی ہونا ایک بدیہی نیا مضمون پر لطف ہے پس تغافلِ یاران

اپنی ہمبزمی کا محل نہوا ۔ ایسے تغافل کا کیا مضایقہ ۔ جا ی کسی کی بزم مین خالی ہونا کنایہ اس سے ہے کہ اہل بزم اسکے منتظر ہین ۔ جاے فلانی بیدا و سبز خالی است ہر سہ مقام یاد شخصی گویند ۔ بہار عجم ۔

بھرے ہین جسقدر جام و سبو میخانہ خالی ہے	٨٦٧	رہا آباد عالم اہل ہمت کے نہونے سے

یعنی اہل ہمت کا ہونا موجب ویرانی عالم ہے کہ یہہ لوگ حاصل روی زمین اور دنیا بھر کے خزانہ خالی کردیتے ہین ۔ تمثیل اہل ہمت کی جام و سبو ہے کہ یہہ جس کثرت سے میخانہ مین ہونگے شراب خانہ اُسیقدر خالی ہو جائیگا ۔

دیکھہ خونابہ فشانی میری	٨٦٨	خلش غمزۂ خونریز نہو پوچھ

خلش غمزہ = خلش تیر غمزہ میرے دل مین ۔ خونابہ فشانی = دیدۂ گریان سے خونابہ فشانی ۔

مگر آشفتہ بیانی میری	٨٦٩	کیا بیان کرکے مرا روئینگے یار

روئینگے = میرے بعد روئینگے ۔ یار = احباب ۔

آشفتہ بیانی = پریشان سخنی شاعری مین ۔

بھول جانا ہے نشانی میری	٨٧٠	ہون ز خود رفتۂ بیدا ی خیال

بیدا = بالفتح بیابان ۔ خیال = بلند فکر شعر جسکو ہر کوئی نہ پا سکے اور نہ پہونچ سکے بھول جانا = راہ سے بھٹک جانا یا گم گشتگی ۔ نشانی = سنگ نشان یا علامت و پہچان ۔

متقابل ہے مقابل میرا	۸۷۱	رک گیا دیکھ روانی میری

متقابل = متضاد - تقابل = باہمدیگر رو برو شدن - متقابل ہے = یعنے میرا ضد ہے - مقابل = طرف سخن - روانی = روانیٔ طبع و فکر -

قدر سنگ سر رہ رکھتا ہون	۸۷۲	سخت ارزان ہے گرانی میری

گرانی = ایہام بمعنی گرانبہائی و گران وزنی -

گرد باد رہ بیتابی ہون	۸۷۳	صرصر شوق ہے بانی میری

صرصر = باد تند و ہواے تیز - شوق = عشق -
بانی = بنیادگری گرد باد کی باد صرصر سے ظاہر ہے -

نقش ناز بت طناز بآغوش رقیب	۸۷۴	پای طاؤس پئے خامۂ مانی مانگے

نقش ناز صنم طناز کا رقیب کے آغوش مین ایسا بدنشین و بدنما ہے کہ اسکی تصویر کھینچنے کو پای زشت طاؤس واسطے خامۂ مانی مصور چین کے چاہئے کیونکہ نگار طناز بمثابہ نقش بال طاؤس اور آغوش رقیب بمنزلہ پای طاؤس یا پنجۂ طاؤس ہے لہذا پای طاؤس کا خامۂ نقاشی نقش مذکور کے لئے ضرور ہوا واللہ اعلم -

تو وہ بدخو کہ تحیر کو تماشا جانے	۸۷۵	غم وہ افسانہ کہ آشفتہ بیانی مانگے

تحیر کو = حیرانی عاشق کو جسکا لازم سکوت ہے - غم = غم عشق -
آشفتہ بیانی مانگے = پریشان گفتاری چاہے ہے جو ضد حیرانی ہے -

وہ تپ عشق تمنا ہے کہ پھر صورتِ شمع	۸۷۶	شعلہ تا نبضِ جگر ریشہ دوانی مانگے

تمنا ہے = مجھے آرزو ہے ۔ شعلہ = تپ مذکور کا شعلہ ۔ نبضِ جگر = نبضِ جگرِ شمع کنایہ ہے رشتۂ شمع سے جسمین رشتہ دوانی شعلہ کی روشن ہے ۔

وان کنگرِ استغنا ہر دم ہے بلندی پر	۸۷۷	یان نالہ کو اور الٹا دعوای رسائی ہے

یان نالہ کو = ہمارے نالۂ نارسا کو ۔

ازبسکہ سکھاتا ہے غم ضبط کی اندازی	۸۷۸	جو داغ نظر آیا اک چشم نمائی ہے

غم = غمِ عشق ۔ داغ = داغِ عشق ۔ چشم نمائی ہے = یعنے تہدید ہے تعلیم ضبط مین ۔ چشم نمائی = ترسانیدن باشارہ وگردشِ چشم ۔ اشرف برقیبان نظرت چشم نمائی است بمن ۔ بہارِ عجم ۔

جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی	۸۷۹	لکھدیجیو یارب اُسے قسمت مین عدو کی

رقیب کیلئے ظاہرا دعای نیک ہے حقیقۃً دعای بد ہے کیونکہ زخم رفو پذیر عاشقِ کاذب کے لایق ہے نہ صادق کے ۔

اچھا ہے سرِ انگشتِ حنائی کا تصور	۸۸۰	دل مین نظر آتی تو ہے اک بوند لہو کی

تصورِ مذکور دل مین بجاے ایک بوند لہو کی ہے یا ایک بوند لہو جو دلمین ہے، اس تصور سے وہ بھی اشکِ خونین ہو کے بہجاے ۔

کیون ڈرتے ہو عشاق کی بےحوصلگی سے	۸۸۱	یان تو کوئی سنتا ہنین فریاد کسو کی

بے حوصلگی سے = یعنے منظنہ کم ظرفی عشاق سے ستم کشی مین -
یان = عالم جان نثاری محبت و عاشقی مین - کوئی = یعنے دشنہ و خنجر -
کسو کی = یعنے جگر و گلو کی -

دشنہ نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو ۸۸۲ خنجر نے کبھی بات نہ پوچھی ہو گلو کی

دشنہ نے کبھی الخ = یہان کی یہہ حالت ہے -

صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب ۸۸۳ حسرت مین رہی ایک بتِ عربدہ جو کی

صد افسوس وہ عاشقِ نامراد کہ مدتِ دراز سے ای غالب حسرتِ عربدہ مین
صنم عربدہ جو کے رہجاے اور وہ اُسکے نصیب نہو - عربدہ جو کی معنی جنگ جو
(کیون ڈرتے ہو) سے (بتِ عربدہ جو کی) تک قطعہ بند ہے -

سیماب پشت گرمئ آئینہ دے ہے ہم ۸۸۴ حیران کئے ہوے ہین دلِ بیقرار کے

پشت گرمئ آئینہ حیرانی مین سیماب سے عیان اور
تعلق سیماب کا
پشتِ آئینہ سے نمایان ہے -

ہے وصل ہجر عالم تمکین و ضبط مین ۸۸۵ معشوق شوق و عاشق دیوانہ چاہیے

ان دو صفتون سے جو معشوق و عاشق متصف ہون اُن کیلئے وصل عین
ہجر ہو جاتا ہے لہذا برخلاف ان صفتون کے شوخی معشوق مین اور دیوانگی
وشورشِ عشق عاشق مین چاہیے -

چاہیے اچھون کو جتنا چاہیے	۸۸۶	یہہ اگر چاہین تو پہر کیا چاہیے

جتنی محبت کیجئے اچھے لوگون سے کیجئے - یہہ لوگ درعوض ہم سے محبت کرینگے تو ہمین اور کیا چاہیے - اس مضمون کا ضد حسن مطلع ہے -

صحبت رندان سے واجب ہے حذر	۸۸۷	جاے مے اپنے کو کھینچا چاہیے

کھینچا چاہیے = ایہام ہے یعنے پینا چاہیے اور روک رکھنا چاہیے --

چاہنے کو تیرے کیا سمجھا تہا دل	۸۸۸	بارے اب اس سے بہی سمجھا چاہیے

ع کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکل ہا - سمجھا چاہیے = انتقام لیا چاہیے -

چاک مت کر جیب بے ایام گل	۸۸۹	کچہہ ادہر کا بہی اشارا چاہیے

ادہر کا = گل کا یا خالق فصل بہار کا -

دوستی کا پردہ ہے بیگانگی	۸۹۰	منہ چھپانا ہم سے چہوڑا چاہیے
دشمنی نے میری کہویا غیر کو	۸۹۱	کسقدر دشمن ہے دیکہا چاہیے

محبوب کی دشمنی نے میرے ساتھہ رقیب کو کھو دیا جس دشمنی کی وجہہ سے رقیب بھی آوارہ ہوگیا - بوجہہ کہو بیٹھنے رقیب کے حبیب میرا کسقدر دشمن ہے - دیکھنا - یا خود رقیب کی دشمنی نے میرے ساتھہ رقیب کو حبیب کی صحبت سے گم گشتہ کیا - اس پر رقیب میرا کتنا دشمن ہے خیال کیا چاہیے واللہ اعلم -

اپنی رسوائی مین کیا چلتی ہے سعی	۸۹۲	یار ہی ہنگام آرا چاہیئے

اپنی = عاشق کی - ہنگامہ آرا = رسوائی کا ہنگامہ آرا -

منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید	۸۹۳	ناامیدی اُسکی دیکھا چاہیے

یعنے مرینگے تو امید برآیگی -

غافل ان مہ طلعتون کیواسطے	۸۹۴	چاہنے والا بھی اچھا چاہیئے

غافل = منادی اے غافل - مہ طلعتون کیواسطے = معشوقان ماہ صورت کیلئے - چاہنے والا بھی الخ = انکا عاشق بھی ان جیسا خوبصورت چاہئے -

چاہتے ہین خوبرویون کو اسد	۸۹۵	آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے

صورت = حیثیت و حالت -

ہر قدم دوری منزل ہے نمایان مجھسے	۸۹۶	میری رفتار سے بھاگے ہے بیابان مجھسے

میری بیراہہ روی یا رفتار سست سے بیابان دور ہوا جاتا ہے بمصداق شعر سعدی رح ؎ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی + کاین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است -

درس عنوان تماشا بہ تغافل خوشتر	۸۹۷	ہے نگہ رشتۂ شیرازۂ مژگان مجھسے

دیباچۂ کتاب دیدار یار کا درس یعنے محبوب کا دیدار انجانی کے ساتھ بہت اچھا ہے کہ ہم تغافل یعنے انجان اُسکو دیکھین اور وہ اس دیکھنے کو

ندیکھے لہذا تماشائی تغافل کے سبب اپنی نگاہ رشتۂ شیرازۂ مژگان بنگئی ہے یعنے طرفِ ثانی کو محسوس نہین ہوتی ۔

صورتِ دود رہا سایہ گریزان مجھسے	۸۹۸	وحشتِ آتشِ دل سی شبِ تنہائی مین

شبِ تنہائی = شبِ فراق ۔ صورتِ دود = جیسے آتش سے دود گریزان ہوتا ہے ۔

کسقدر خانۂ آئینہ ہے ویران مجھسے	۸۹۹	غمِ عشاق نہو سادگی آموزِ بتان

غمِ عاشقون کا معشوقون کو سادہ وضعی کی تعلیم نکرے کہ وہ اپنی آراستگی کو بھول جائین اور خانۂ آئینہ ویران پڑا رہے ۔

صورتِ رشتۂ گوہر ہے چراغان مجھسے	۹۰۰	اثرِ آبلہ سے جادۂ صحرای جنون

اثرِ = اثرِ سوزش ۔

پر ہے سایہ کیطرح میرا شبستان مجھسے	۹۰۱	بیخودی بسترِ تمہیدِ فراغت ہوجو

بہ طفیلِ بیخودی جو بسترِ تمہیدِ فراغت ہو جیو ایسے پاؤن پھیلا دئے ہین کہ اپنا شبستان اپنے سے پر ہو گیا ہے جیسے سایہ کا شبستان سایہ سے

ہونگہ مثلِ گلِ شمع پریشان مجھسے	۹۰۲	شوقِ دیدار مین گر تو مجھے گردن مارے

اگر تو شمع کیطرح میری گردن مارے تو شوقِ دیدار مین میری نگہ گلِ شمع کی مانند شاخ شاخ ہو جاسے یعنے ایک نگہ کے کئی نگاہ ہوجائین ۔

سایۂ خورشیدِ قیامت مین ہے پنہان مجھسے	۹۰۳	بیکسی ہای شبِ ہجر کی وحشت ہے ہے

بیکسی ہاے شب ہجر کی وحشت کیا کہون کہ میرا سایہ بھی مجھے تنہا چوڑ کے خورشید محشر مین جا چھپا ہے - پنہان ہونا سایہ کا تاریکی شب مین پیدا ہے - خورشید محشر مین پنہان ہونا کنایہ بالکل نمایان نہونے سی ہے -

آئینہ داری یک دیدۂ حیران مجھہ سے	۹۰۴	گردش ساغر صد جلوۂ رنگین تجھہ سے

گردش ساغر الخ = جلوہ تیرے سے علاقہ رکھتا ہے -
دیدۂ حیران = جو دیدہ مجھہ سے تعلق رکھتا ہے - آئینہ داری = جلوہ دہی و نمایش -

ہے چراغان خس و خاشاک گلستان مجھہ سے	۹۰۵	نگہ گرم سے اک آگ ٹپکتی ہی اسد

نگہ گرم = اپنی نگہ گرم -

کیا بنے بات جہان بات بنائی نہ بنے	۹۰۶	نکتہ چین ہی غم دل اُسکو سنائی نہ بنے

نکتہ چین ہے = محبوب نکتہ چین ہے -

کاش یون بھی ہو کہ بن میرے ستائی نہ بنے	۹۰۷	کھیل سمجھا ہے کہین چھوڑ نہ دے بھول نجائے

کھیل سمجھا ہے = ستانے کو کھیل سمجھا ہے -

کوئی پوچھی کہ یہہ کیا ہی تو چھپائی نہ بنے	۹۰۸	غیر پھرتا ہی لئے یون ترے خط کو کہ اگر

یون = یون آشکارا -

ہاتھہ آوین تو اونہین ہاتھہ لگائے نہ بنے	۹۰۹	اس نزاکت کا بُرا ہو وہ بھلے ہین تو کیا

ہاتھہ لگائے نہ بنے نزاکت کے سبب -

کہہ سکے کون کہ یہہ جلوہ گری کسکی ہی | ۹۱۰ | پردہ چھوڑا ہی وہ اُس نے کہ اٹھائی نہ بنی

نمایشِ حسن کس محبوب کی ہے مجازی خواہ حقیقی - شق ثانی مین پردہ سے کائنات مراد ہے -

موت کی راہ نہ دیکھون کہ بن آئی نہ رہے | ۹۱۱ | تم کو چاہون کہ نہ آؤ تو بلائی نہ بنے

موت کا آنا تمھارے آنے سے بہتر ہے کہ اسکا انتظار نکرون تو بھی آئی بغیر نرہیگی - برخلاف اس کے تمہارا آنا کسی موقع پر نچاہون تو پھر کبھی بلانا نہ بنیگا - ہرچند ہمین انتظار ہو تمہین نہ آنے مین وہی اصرار ہوگا - واللہ اعلم -

بوجھہ وہ سر سے گرا ہی کہ اٹھائی نہ اُٹھے | ۹۱۲ | کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے

بنائے نہ بنے = کارسازی ہو نسکے -

عشق پر زور نہین ہی یہہ وہ آتش غالب | ۹۱۳ | کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

ای غالب عشق پر زور نہین ہے بلکہ یہہ وہ آتش ہے کہ ہاتھون سے سلگانے سے نہ سلگے مگر سوزِ عشق سے سلگے اور جیسے آتشِ دنیا کو خاموش کرتے ہین اسکا خاموش کرنا نہ بنے -

چاک کی خواہش اگر وحشت بعریانی کرے | ۹۱۴ | صبح کی مانند زخم دل گریبانی کرے

اگر ہماری وحشتِ جنون برہنگی مین چاکِ گریبان کی خواہش کرے تو مانند صبح کے ہمارا زخم دل گریبان ہوجائے - صبح کا زخمِ دل کنایہ ہی آفتاب

یا سفیدۂ صبح سے اور گریبان خطوطِ شعاع یا خیوطِ ابیض سے۔ تمام یا اس غزل کی ردیف کے مصدری ہین۔

جلوہ کا تیرے وہ عالم ہے کہ گر کیجے خیال ۹۱۵ دیدۂ دل کو زیارتگاہِ حیرانی کرے

خیال = جلوۂ مذکور کا خیال۔

ہے شکستن سے بھی دل نومید یارب کب تلک ۹۱۶ آبگینہ کوہ پر عرضِ گرانجانی کرے

محبوبانِ سنگ طینت جو کوہ وقار ہین اُنکی بے پروائی سے عاشق کا شیشۂ دل شکستگی سے بھی نا امید ہے پس یہہ شیشہ کب تک کوہ پر اپنی گرانجانی یعنے نہ ٹوٹنے کا اظہار کرے اور یہہ التفات نکرین۔

میکدہ گر چشمِ مستِ ناز سے پاوے شکست ۹۱۷ موے شیشہ دیدۂ ساغر کی مژگانی کرے

اگر شرابخانہ چشمِ مست محبوب سے شکست پاوے تو بتاثیر اس چشمِ خوش مژگان کے بال شیشہ کا دیدۂ ساغر کا پلک ہو جاوے۔ موے شیشہ کی جگہہ موے ساغر کہین تو بلیغ تر ہوگا تا دیدۂ و مژگان مین مباعدت نہو۔

خط عارض سے لکھا ہے زلف کو الفت نے عہد ۹۱۸ یک قلم منظور ہے جو کچھہ پریشانی کرے

محبت نے خط عارض محبوب سے عہد نامہ زلف کو لکھا ہے کہ پریشانی جو زلف سے حاصل ہو ہمین یک قلم منظور ہے کیونکہ اب زوالِ حسن کا زمانہ ہے۔

وہ آ کے خواب مین تسکینِ اضطراب تو دے ۹۱۹ ولے مجھے تپشِ دل مجالِ خواب تو دے

وہ = محبوب۔ تسکینِ اضطراب تو دے = تسکینِ اضطراب تو دیگا۔

کرے ہے قتل لگاوٹ مین تیرا رو دینا	۹۲۰	تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے

لگاوٹ = مرادف لگاو بمعنی پیوند و نسبت و قرابت و خویشی - یہان مراد آمیزش و تعلق دلی سے ہے - آب تو دے = رو دینے سے لگاوٹ مین آب تو دے -

دکھا کے جنبش لب ہی تمام کر ہمکو	۹۲۱	نہ دے جو بوسہ تو منہ سے کہین جواب تو دے

تمام کر = مار ڈال - جواب = جواب صاف -

پلا دے اوک سے ساقی جو ہم سے نفرت ہے	۹۲۲	پیالہ گر نہین دیتا نہ دے شراب تو دے

اُوک = بکافِ عربی و باواو مجہول چلّو - فارسی کف آب عربی غرفہ - پیالہ گر نہین الخ = یعنے چلّو سے پلا دے -

سرشکِ سر بصحرا دادہ نور العینِ دامن ہے	۹۲۳	دلِ بیدست و پا افتادہ برخوردارِ بستر ہے

دامن = اپنا دامن یا دامنِ صحرا - برخوردار = طفلِ برخوردار -

خوشا اقبالِ رنجوری عیادت کو تم آئے ہو	۹۲۴	فروغِ شمعِ بالین طالعِ بیدارِ بستر ہے

اقبالِ رنجوری = دولتِ بیماری - عیادت = بیمار پرسی - خوشا اقبال الخ کیونکہ تمھارے پرتوِ قدم سے یہہ طالعِ بیدار حاصل ہے - شمعِ بالین = کنایہ محبوب سے ہے ایہاماً یعنے شمع کا فروغ یا محبوب کا بستر کے لئے اخترِ طالع بیدار ہو گیا ہے -

بطوفانگاہِ جوشِ اضطرابِ شامِ تنہائی	۹۲۵	شعاعِ آفتابِ صبحِ محشر تارِ بستر ہے

تبدیل مصرع اول از والہ غفرلہ مصرع تپ پڑا ضطراب شام تنہائی کی سوزش مین ۔

ابھی آتی ہے بو بالش سے اُسکی زلف مشکین کی ۹۲۶ ہماری دید کو خواب زلیخا عار بستر ہے

بالش = تکیہ ۔ دید = دیدار جو ضد ہے خواب کا ۔

خطر ہے رشتۂ الفت رگ گردن نہو جاوے ۹۲۷ غرور دوستی آفت ہے تو دشمن نہو جاوے

رگِ گردن نہو جاوے = یعنے مانندِ رگِ گردن نہو جاے ۔ رشتہ کو رگ سے تشبیہ تام ہے ۔ رگ گردن مراد ہے نمایان ہونے سے رگ مذکور کے حالت غضب وتکبر وگردن کشی مین ۔

سمجھ اُس فصل مین کوتاہی نشوونما غالب ۹۲۸ اگر گل سرو کی قامت پہ پیراہن نہو جاوے

روئیدگی وبالیدگی موسم بہار کا قصور جان اگر گلبن اتنا نہ پھولے کہ گل پیراہنِ قامتِ سرو نہو جاے ۔ نشوونما = روئیدگی وبالیدگی ۔

فریاد کی کوئی لے نہین ہے ۹۲۹ نالہ پابندِ نَے نہین ہے

یعنے نالۂ نہانِ دلی جو راز کے مانند بے آواز ہوا کرتا ہے مانند نَے کے پابندِ نغمہ نہین ہے ۔ نَے = بالفتح صدا وآواز وشوق وآرزو ۔ یہان پہلے معنے مراد ہین ۔

کیون بوتے ہین باغبان تونبے ۹۳۰ گر باغ گدای مے نہین ہے

تونبا = بضم اول وسکونِ واو ونون ۔ مذکر ۔ کدوی خشک سر بریدہ

کہ گدایانِ ہنود درآن آب وطعام گذارند۔ **دلیلِ ساطع**۔ اس لفظ کے معنے سے معنے شعر کے ظاہر ہین۔ چونکہ ہندو فقیر توبنے سے پانی بھی پیا کرتے ہین گدائی مُی کا لطف بھی ظاہر ہوگیا۔

ہر چند ہر ایک شے مین تو ہے	۹۳۱	پر تجھ سی کوئی شے نہین ہے

تجھ سی = تیرے مانند۔ کوئی شے = کوئی چیز۔

ہان کھائیو مت فریب ہستی	۹۳۲	ہر چند کہین کہ ہے نہین ہے

عالم ہستی ظاہراً ہے مگر حقیقۃً معدوم ہے۔

شادی سے گذر کہ غم نہووے	۹۳۳	اُردی جو نہو تو دَے نہین ہے

اُردی = ماہِ بہار۔ دَے = فصلِ خزان۔

کیون رَدِّ قدح کرے ہے زاہد	۹۳۴	مے ہے یہہ مگس کی قے نہین ہے

مگس کی قے = یعنے شہد جو مگسِ شہد کے پیٹ مین سے نکلتا ہے یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ۔ الآیہ

ہستی ہے نہ کچھ عدم ہے **غالب**	۹۳۵	آخر تو کیا ہے اَی نہین ہے

اَی = اگر۔

نپوچھہ نسخۂ مرہم جراحت دل کا	۹۳۶	کہ اسمین ریزۂ الماس جزوِ اعظم ہے

جراحت دل کا = زخمِ دلِ عاشق کا۔ اسمین = مرہم مین۔ ریزۂ الماس = ریزۂ الماس جو خراشندہ جراحت ہے۔

بہت دنون مین تغافل نے تیری پیدا کی	۹۳۷	وہ اک نگہہ کہ بظاہر نگاہ سے کم ہے

بہت دنون مین = بہت دنون کی مشق مین - تغافل = انجان دیکھنا - وہ اک نگاہ الخ = یعنے دیکھنے سے تو کم ہے ظاہراً مگر در حقیقت نگاہ معمولی سے بہت بڑی ہوی اور کہین زیادہ ستمگر ہے -

ہم رشک کو اپنی بھی گوارا نہین کرتے	۹۳۸	مرتے ہین ولی اُنکی تمنا نہین کرتے

محبوب کی تمنا نہین کرتے کہ ایسے خوبرو کا وصال اور ہم - اس تمنا سی ہمکو ہم پر رشک آتا ہے -

در پردہ اُنھین غیر سے ہی ربط نہانی	۹۳۹	ظاہر کا یہہ پردہ ہی کہ پردا نہین کرتے

یہہ پردۂ ظاہری ہے کہ پروای غیر نہین کرتے آشکارائی مین ربط نہانی کو چھپانے کیلئے -

کرہی ہی بادہ ترے لب سے کسب رنگ فروغ	۹۴۰	خط پیالہ سراسر نگاہ گلچین سے ہے

لب کی جگہہ رخ بہتر ہے کیونکہ تشبیہہ گل کی لب سے ممنوع نہین -

کبھی تو اس دل شوریدہ کی بھی داد ملے	۹۴۱	کہ ایک عمر سے حسرت پرست بالین ہے

کبھی تو اس دل دیوانہ کو اپنا ہم بالین وہم بستر کیجیو کہ ایک مدت سے حسرت پرست اسکا ہے -

اسد ہی نزع مین چل بیوفا برای خدا	۹۴۲	مقام ترک حجاب و وداع تمکین ہے

تمکین = بردباری -

کیون نہو چشم بتان محو تغافل کیون نہو ۹۴۳ یعنے اس بیمار کو نظارہ سی پرہیز ہے

تغافل = انجان ہونا دیکھنے سے - نظارہ سی = دیکھنے سے

مرتے مرتے دیکھنی کی آرزو رہجائیگی ۹۴۴ وائے ناکامی کہ اُس کافر کا خنجر تیز ہے

اس کافر کا خنجر تیز ہے لہذا فرصت دیکھنی کی ندیگا اور آرزو اُس کافر کو یا اوسکے خنجر کو دیکھنے کی ہمارے دلمین رہجائیگی -

عارضِ گل دیکھہ روی یار یاد آیا اسد ۹۴۵ جوشش فصل بہاری اشتیاق انگیز ہی

اشتیاق انگیز = شوق انگیز یا عشق انگیز -

دیا ہے دل اگر اُسکو بشر ہی کیا کہئے ۹۴۶ ہوا رقیب تو ہو نامہ بر ہے کیا کہئے

قاصد نے دل اگر دیا ہے محبوب کو تو آدمی ہے اوسے کیا کہئے - نامہ بر رقیب میرا ہوا تو ہو قاصد ہے اسے کیا کہئے -

یہ ضد کہ آج نہ آوی اور آئے بن نرہے ۹۴۷ قضا سے شکوہ ہمین کسقدر ہی کیا کہئے

حالانکہ ہم آج ہی آنے کو قضا کے چاہتے ہین وقت پر اپنے تو آہی رہیگی -

رہی ہے یون گہ وبیگہ کہ کوی دوست کو اب ۹۴۸ اگر نکہئے کہ دشمن کا گھر ہے کیا کہئے

دشمن یون صبح وشام کوچہ دوست مین رہتے ہے کہ اب اگر نکہئے کہ وہ کوچہ دشمن کا گھر ہے تو کیا کہئے -

زہی کرشمہ کہ یون دی رکھا ہی ہمکو فریب ۹۴۹ کہ بن کہے ہی اُنھین سب خبر ہے کیا کہئے

اونھین = محبوب کرشمہ ساز کو ۔

سمجھکے کرتے ہین بازار مین وہ پرسش حال	٩٥٠	کہ یہ کہے کہ سر رہگذر ہے کیا کہئے

پرسش حال = غالب سے پرسش حال ۔ یہہ کہے = غالب یا عاشق اُنکا یہہ کہے ۔

تمھین نہین ہے سر رشتۂ وفا کا خیال	٩٥١	ہمارے ہاتھہ مین کچھہ ہے مگر ہے کیا کہئے

کچھہ سر رشتۂ وفا ہمارے ہاتھہ مین ہے مگر کیا کہئے کہ ہے کیونکہ تمھین اس سر رشتہ کا خیال نہین ۔

اُنھین سوال پہ زعم جنون ہے کیون لڑئے	٩٥٢	ہمین جواب سے قطع نظر ہے کیا کہئے

اُنھین اپنے رد سوال پر گھمنڈ دیوانہ پن کے لڑنے کا ہے ۔ کیون لڑین ہم ۔ اسلئے ہم نے جواب سے چشم پوشی کی ۔ اب کیا کہین ہم ۔

حسد سزای کمال سخن ہے کیا کیجے	٩٥٣	ستم بہای متاع ہنر ہے کیا کہئے

حسد = رشک حسودان ۔ سخن = شاعری ۔ ستم = ستم بیدردان و نافہمان ۔

کہا ہے کس نے غالب برا نہین لیکن	٩٥٤	سوای اسکے کہ آشفتہ سر ہے کیا کہئے

کہا ہے کس نے الخ = کس نے کہا ہے کہ غالب برا نہین ۔ اچھا ہے ۔ یہہ استفہام انکاری ہے ۔ آشفتہ سر = دیوانہ ۔

دیکھکر در پردہ گرم دامن افشانی مجھے	٩٥٥	کرگئی وابستۂ تن میری عریانی مجھے

کرگئی وابستۂ تن الخ = میری عریانی مجھے وابستۂ تن کرگئی نہ وابستۂ دامن

کیونکہ عریانی نے مجھے سرگرمِ دامن افشانی دیکھا جو کنایہ ہے ترک تعلق و تجرید و ترکِ لباس سے۔

مرحبا مین کیا مبارک ہی گرانجانی مجھے	۹۵۶	بن گیا تیغِ نگاہِ یار کا سنگِ فسان

بن گیا = مین خود سراپا سنگِ مذکور بنگیا - مرحبا مین - شاباش رے مین - گرانجانی - سخت جانی لفظِ گران مناسب سنگ ہے -

جانتا ہی محوِ پرسشہای پنہانی مجھے	۹۵۷	کیون نہوی التفاتی اسکی خاطر جمع ہے

بے التفاتی اسکی = بے توجہی ظاہری محبوب کی - خاطر جمع ہے = محبوب خاطر جمع ہے - محوِ پرستش کی پنہانی = اپنے پرس وجوی باطنی کا محو -

لکھدیا منجملہ اسبابِ ویرانی مجھے	۹۵۸	میری غمخانہ کی قسمت جب رقم ہونی لگی

میرے لئے ویرانی کو بجائے اسباب لکھدیا یا خود مجھکو باعثِ ویرانی لکھدیا - شقِ ثانی مین اسباب کو باضافت پڑہنا چاہئے

اسقدر ذوقِ نوای مرغِ بستانی مجھے	۹۵۹	بدگمان ہوتا ہی وہ کافر نہوتا کاشکے

بدگمان ہوتا ہے = بدگمان ہوتا ہے میرے سُننے سے نالۂ بلبل کو جو محبتِ گل مین ہے اور مظنہ سے میرے تعلقِ دلی کے گل کیطرف - نوای مرغِ بستانی = نوائے بلبل جو عشقِ گل مین ہے -

تم نے کیون سونپی ہی میری گھر کی دربانی مجھے	۹۶۰	وعدہ آنے کا وفا کیجیے یہ کیا انداز ہے

میرے گھر کی دربانی = میرے گھر کی دربانی انتظار مین اپنے آنیکو

کہ مین باہر کہین جا نہین سکتا ۔

دی مری بھائی کو حق نے از سرِ نو زندگی ۹۶۱ میرزا یوسف ہے غالبؔ یوسفِ ثانی مجھے

از سرِ نو زندگی = ایہام ہے یوسف علیہ السلام کی زندگی دو بارہ کا کنوین سے نکلنے کے بعد ۔

یاد ہے شادی مین بھی ہنگامۂ یارب مجھے ۹۶۲ سبحۂ زاہد ہوا ہے خندۂ زیرِ لب مجھے

یارب = نالہ و شیون ۔ سبحہ = سبحہ جس پر ذکر یارب ہوا کرتا ہے اور خندۂ زیرِ لب دانہ ہائے سبحہ مین ہے باعتبار سوراخ و رشتہ کے ۔

ہے کشادِ خاطرِ وابستہ دَرِ رہنِ سخن ۹۶۳ تھا طلسمِ قفلِ ابجد خانۂ مکتب مجھے

میرے خاطرِ وابستہ سخن کی کشایش گرو مین شعر کے ہے لہذا مکتب خانہ میرے لئے قفل ابجد کا طلسم تھا ۔ طلسم وہ شکلِ لاینحل جو شعبدہ سے تیار کرین ۔ قفل ابجد مین چند حلقہ پہلو دار اور پہلو پر حلقون کے چند حرفِ ابجد کندہ ہوتے ہین ۔ جب وہ حروف بہ ترتیب ابجد ضظغ تک مرتب ہون تو قفل کھل جاتا ہے والّا نہین کھلتا ۔ لطف شعری یہ کہ مکتب مین ابجد کی تعلیم ہوا کرتی ہے ۔ لفظ سخن مین ایہام ہے بمعنیٰ شعر و حروف قفل ابجد ۔ واللہ اعلم ۔

یارب اس آشفتگی کی داد کس سے چاہیے ۹۶۴ رشکِ آسایش پہ ہے زندانیون کی اب مجھے

میری دیوانگی کی و نادانی کی داد کون دیگا کہ صحرا نوردی مین آسایش نہ تھی

زندانیون پر رشک کر کے اب چاہتی ہے خود زندانی ہو جائے جیسے پہلے چارہ گرون نے چاہا تھا۔

طبع ہی مشتاقِ لذت ہای حسرت کیا کرون	۹۶۵	آرزو سی ہی شکستِ آرزو مطلب مجھے

جو کچھ آرزو کرتا ہون اس سے شکست دینا آرزو کا میرا مدعا ہے کیونکہ حسرتِ ناکامی کے لذتون کی میری طبیعت مشتاق ہے نہ حصول آرزو کے لذتون کی کہ یہہ شیوہ ہوا پرستون کا ہے اور وہ عاشقون کا۔

حضورِ شاہ مین اہلِ سخن کی آزمایش ہی	۹۶۶	چمن مین خوش نوایانِ چمن کی آزمایش ہی
قد و گیسو مین قیس و کوہکن کی آزمایش ہی	۹۶۷	جہان ہم ہین وہان دار و رسن کی آزمایش

قد و گیسو مین = عشق قد و گیسوی لیلی و شیرین مین۔ جہان ہم ہین الخ = جس مقامِ فنا فی اللہ مین ہم ہین وہان منصور کی مانند عشقِ قدِ دار و گیسوی رسن کا امتحان ہے۔ وہان = یعنے مقامِ انا الحق مین۔

کرینگے کوہکن کی حوصلہ کا امتحان آخر	۹۶۸	ہنوز اُس خستہ کی نیروی تن کی آزمایش ہے

کرینگے شیرین یا خسرو وغیرہ کرینگے۔ آخر = خودکشی سے۔ آزمایش ہی = کوہکنی مین آزمایش ہی۔

نسیمِ مصر کو کیا پیر کنعان کی ہوا خواہی	۹۶۹	اُسی یوسف کی بوی پیرہن کی آزمایش ہی

نسیمِ مصر کو کیا الخ = یعنے نسیمِ مصر کو حضرتِ یعقوب علیہ السلام کی ہوا خواہی سے کیا علاقہ۔ نسیم و ہوا کا لطف دیکھو۔ بوی پیرہن کی آزمایش ہے = کہ عالمِ محبت مین بوی مذکور اپنا کیا اثر تبلاتی ہے

حضرت یعقوب علیہ السلام پر ۵ یکروز صبا بوی گلی بر دبہ یعقوب بگریست کہ این نکہت پیراہن مانیست ۔

وہ آیا بزم مین دیکھو نہ کہیو پھر کہ غافل تھے	۹۷۰	شکیب و صبر اہل انجمن کی آزمایش ہے

وہ = وہ یوسف ثانی ۔ نہ کہیو پھر کہ غافل تھے = نہ کہیو پھر ای اہل بزم کہ ہم انجان تھے ۔

رہے دل ہی مین تیر اچھا جگر کے پار ہو بہتر	۹۷۱	غرض شست بت ناوک فگن کی آزمایش ہے

امتحان اُسکے نشانہ زنی کا ہے خواہ تیر دل مین رہجاے یا جگر کے پار ہو جاے ۔ ان دو ہدف سے خطا نکرے ۔

نہین کچھ سبحہ و زنار کے پھندے مین گیرائی	۹۷۲	وفاداری مین شیخ و برہمن کی آزمایش ہے

نہین کچھ سبحہ و زنار الخ = کیونکہ دونون پھندے کچّے تاگے کے ہین ۔ وفاداری مین الخ = اہل سبحہ و زنار مین رشتہ وفا کسکا چست اور کس کا سست ہی اسکا امتحان ہے ۔

پڑا رہ ای دل وابستہ بیتابی سے کیا حاصل	۹۷۳	مگر پھر تاب زلف پرشکن کی آزمایش ہے

وابستہ = وابستۂ زلف ۔ آزمایش ہے = شانہ زنی سے آزمایش ہے ۔

رگ و پے مین جب اُترے زہر غم تب دیکھئے کیا ہو	۹۷۴	ابھی تو تلخی کام و دہن کی آزمایش ہے

اُترے = نفوذ کرے ۔ ابھی تو تلخی الخ = ہنوز ابتدا مین بالائی وسطحی و سرسری امتحان ہے ۔

غالب	۹۷۵	نئی فتنوں مین اب چرخ کہن کی آزمایش ہے	وہ آوینگی مری گھر وعدہ کیسا دیکہنا

اب چرخ کہن امتحان میں آگیا چاہتا ہے فتنہ نو کو میرے گھر لا کے - نیا فتنہ کنایہ یار کے آنے سے ہے جو پہلے کبھی آیا نتھا - وعدہ = وعدہ آنے کا -

جفائین کر کر اپنی یاد شرما جای ہی مجہہ سی	۹۷۶	کبھی نیکی بھی اُسکے جی مین گر آجای ہی مجہہ سی

کبھی اُسکے دلمین میرے ساتھہ نیکی کا خیال آجاے تو کچہہ فائدہ نہین کیونکہ وہ اپنی جفائین جو مجہپر ہوی ہین یاد کرکے محجوب ہو جاتا ہے اور ہمارا مطلوب حاصل نہین ہوتا -

کہ جتنا کھینچتا ہون اور کھچتا جای ہی مجہہ سی	۹۷۷	خدایا جذبۂ دلکی مگر تاثیر اُلٹی ہے

کھچتا جاے ہے = ہٹتا جاے ہے -

عبارت مختصر قاصد بھی گھبرا جای ہی مجہہ سی	۹۷۸	وہ بدخو اور میری داستانِ عشق طولانی

محجوب بیدماغ و نازک مزاج اور عشق کی کہانی طولانی - سخن مختصر - یہہ حال دیکھکر قاصد بھی گھبراتا ہے - فقرۂ (عبارت مختصر) کو ماقبل سے تعلق نہین محض تقریب کلام کیلئے ہے -

نپوچھا جای ہی اُس سی نہ بولا جای ہی مجہہ سی	۹۷۹	اُدھر وہ بدگمانی ہی اِدھر یہ ناتوانی ہے

محجوب کو مجہپر بدگمانی ہے کہ مین اُسکا عاشق ہون لہذا میرا حال اُس سے پوچھا نجاے ہے اور مجھے یہہ ناتوانی ہے کہ اپنا حال مجہہ سے بولا نجاے ہے

سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے	۹۸۰	کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جاے ہے مجھ سے

ناامیدی = نومیدیٔ وصال -

تکلف برطرف نظارگی مین بھی سہی لیکن	۹۸۱	وہ دیکھا جاے کب یہہ ظلم دیکھا جاے ہے مجھ سے

محبوب سکے نظارگیون مین مین بھی شریک سہی مگر وہ ہماری آنکھون سے دیکھا جاسے - یہہ ظلم کب مجھہ سے دیکھا جائیگا - نظارگی = بینندہ -

ہوے ہین پانون ہی پہلے نبردِ عشق مین زخمی	۹۸۲	نہ بھاگا جاے ہے مجھ سے نہ ٹھہرا جاے ہے مجھ سے

نہ ٹھہرا جاسے ہے = بخوفِ جان ٹھہرا نجاسے ہے -

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہمسفر غالب	۹۸۳	وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جاے ہے مجھ سے

مدعی = رقیبِ بیوفا - غالب = منادی - کافر = محبوب - ع

عشق انکو ہے جو یار کو اپنے دمِ رفتن + کرتے نہین غیرت سے خدا کی بھی حوالے

ازبسکہ مشقِ تماشا جنون علامت ہے	۹۸۴	کشاد و بستِ مژہ سیلیٔ ندامت ہے

ازبسکہ تماشای حسن کی مشق باعلامتِ دیوانگی ہے لہذا کشاد و بستِ مژگان حالتِ نظارہ مین چشمِ بینندہ کیلئے ندامت کا طمانچہ ہے -

بچا نون کیونکہ مٹے داغِ طعنِ بدعہدی	۹۸۵	تجھے کہ آئینہ بھی ورطۂ ملامت ہے

توجو آئینہ دیکھکے اپنی آرایش کرتا ہے داغِ طعنِ بدعہدی یعنی سنئے عاشقون کو پیدا کرنیکا دھبا اپنے پر لگا لیتا ہے - مین نہین جانتا تجھہ سے یہہ داغ کیونکر سٹے گا اور اس ورطۂ ملامت یعنی آئینہ سے تجھے کیسے رہائی

ہو گی - آئینہ کی تشبیہ چشمہ و ورطہ سے روشن ہے -

بہ پیچ و تاب ہوس سلک عافیت مت توڑ | ۹۸۶ | نگاہ عجز سر رشتۂ سلامت ہے

نگاہ عجز معشوق کیطرف جو عشاقِ پاکباز کی نگاہ ہے امن و سلامتی کا سر رشتہ ہے - اس سلک کو پیچ و تابِ ہوشیاری کی نظرِ تند سے توڑیو مت کہ یہہ نگاہ باعثِ رسوائی ہے - پیچ و تاب کشمکش -

وفا مقابل و دعوای عشق بے بنیاد | ۹۸۷ | جنونِ ساختہ و فصلِ گل قیامت ہے

وفا مدِ نظر و روبرو عاشقِ صادق کے اور بایں وجہ اسکی عاشقی کا دعوے بے بنیاد - کیونکہ وفا ہی عاشقِ صادق پاکدامن مانع ہوا و ہوس ہے اور جنونِ عشق عاشقِ بوالہوس کا ساختہ ہے فصل گل مین یا بہارِ حسن معشوقی مین حالانکہ فصلِ مذکور مین جنونِ ساختہ محال عادی ہے پس یہہ عجیب معاملہ ہے - یہہ تینون شعر میرزا صاحب کے پایۂ بلاغت سے گرے ہوے ہین کیونکہ بالکل انمین تعقیدِ معنوی ہے -

لاغر اتنا ہون کہ گر تو بزم مین جا دے مجھے | ۹۸۸ | میرا ذمہ دیکھکر گر کوئی بتلا دے مجھے

لاغری مین مبالغہ ہے یعنے تو فکر نکر اور اپنے بزم مین مجھے جا دے - مین ذمہ دار ہون کہ رقیب مجھے نہ بتلا سکیگا -

کیا تعجب ہے کہ اسکو دیکھکر آ جاے رحم | ۹۸۹ | وان تلک کوئی کسی حیلہ سے پہنچا دے مجھے

دیکھکر = مجھے دیکھکر -

۹۹۰
منہ نہ کھلاوے نہ کھلا پر بہ انداز عتاب
کھولکر پردہ ذرا آنکھین ہی دکھلا دے مجھے

منہ نہ کھلاوے = بصیغۂ مضارع - لفظ پردہ آنکھہ سے کے مناسب اور با نداز عتاب آنکھہ دکھلانے مین ایہام ہے بمعنی نمایش چشم و چشم نمائی -

۹۹۱
یان تلک میری گرفتاری سے وہ خوش ہے کہ مین
زلف گر بن جاؤن تو شانہ مین اُلجھا دے مجھے

الجھانا = بالضم پیچ دینا - اولجھاؤ = مذکر - پیچ و پریشانی - الجھن = مونث - شکن اور پیچ - دلیل ساطع -

۹۹۲
بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

تماشا = حوادث و انقلابات کا تماشا -

۹۹۳
اک کھیل ہے اورنگ سلیمان مرے نزدیک
اک بات ہے اعجاز مسیحا مرے آگے

اورنگ سلیمان = جو ہوا پر اُڑتا تھا بہ تسخیر جنّات - اعجاز مسیحا = جو احیاے اموات کیلئے قم باذن اللہ فرماتے تھے -

۹۹۴
جز نام نہین صورت عالم مجھے منظور
جز وہم نہین ہستی اشیا مرے آگے

ہستی اشیا = جنکا وجود موہوم و معدوم ہے -

۹۹۵
ہوتا ہے نہان گرد مین صحرا مرے ہوتے
گھستا ہے جبین خاک پہ دریا مرے آگے

ہوتا ہے نہان الخ = بلحاظ میری صحرا گردی کے گھستا ہے جبین الخ = باعتبار میری اشکباری کے -

۹۹۶
مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے
تو دیکھہ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے

جیسے تو میرے آگے تنگدل و متوحش ہے اسیطرح مین تیرے پیچھے ہون

سچ کہتے ہو خودبین و خودآرا ہون نکیون ہون	۹۹۷	بیٹھا ہی بت آئینہ سیما مری آگے

بت آئینہ سیما کا دیکھنے والا ہون جو آئینہ بہت دیکھیگا ہر آئینہ خودبین و خودآرا ہوگا - سچ کہتے ہو = مجھہ کو سچ کہتے ہو -

نفرت کا گمان گذرے ہے مین رشک سے گذرا	۹۹۸	کیونکر کہون لو نام نہ اُنکا مرے آگے

رشک سے = نام لینے والون کے رشک سے -

ایمان مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر	۹۹۹	کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مری آگے
عاشق ہون پہ معشوق فریبی ہے مرا کام	۱۰۰۰	مجنون کو برا کہتی ہے لیلا مرے آگے
خوش ہوتے ہین پر وصل مین یون مر نہین جاتے	۱۰۰۱	آئی شب ہجر انکی تمنا مرے آگے

شب ہجران مین جو مر جانے کی تمنا تھی وہ تمنا شب وصل مین میری آگے آئی -

ہے موجزن اک قلزم خون کاش یہی ہو	۱۰۰۲	آتا ہے ابھی دیکھیے کیا کیا مرے آگے

یعنی ایک بڑا دریا اشک خونین کا آنکھون سے میرے موجزن ہے بقرینہ لفظ دیکھیے جو مصرع ثانی مین ہے -

ہم پیشہ و ہم مشرب و ہمراز ہے میرا	۱۰۰۳	**غالب** کو برا کیون کہو اچھا مری آگے

غالب کو بُرا کیون (کہو اچھا) مرے آگے -

نکہیو طعن سے پھر تم کہ ہم ستمگر ہین	۱۰۰۴	مجھے تو خو ہے کہ جو کچھہ کہو بجا کہیے

مرے ایجا ا بجا کہنے پر نکہیو کہ ہم ستمگر ہین کیونکہ مجھے تو یہہ خو ہے کہ جو کچھہ

تم کہو مین اُس پر بجا کہون -

وہ نیشتر سہی پر دل مین جب اُتر جاوے | ۱۰۰۵ | نگاہِ ناز کو پھر کیون نہ آشنا کہیے

دل مین = دل مین عاشق کے -

نہین ذریعۂ راحت جراحتِ پیکان | ۱۰۰۶ | وہ زخمِ تیغ ہے جسکو کہ دلکشا کہیے

جراحتِ پیکان ذریعۂ راحت نہین ہے بوجہ تنگیٔ زخم کے جو پیکان مین ہے اور زخمِ تیغ دلکشا ہے بوجہ کشادگیٔ زخمِ تیغ کے -

کبھی شکایتِ رنجِ گران نشین کیجے | ۱۰۰۷ | کبھی حکایتِ صبرِ گریز پا کہیے

گران نشین = مرادفِ گرانپا و گران خیز - نشینندہ بگرانی ضد سبک خیز - گریز پا = گریزندہ -

نہین نگار کو الفت نہو نگار تو ہے | ۱۰۰۸ | روانیٔ روش و مستیٔ ادا کہیے

روش = رفتار - چال -

نہین بہار کو فرصت نہو بہار تو ہے | ۱۰۰۹ | طراوتِ چمن و خوبیٔ ہوا کہیے

فرصت = ثبات و قرار -

سفینہ جب کہ کنارہ پہ آلگا غالب | ۱۰۱۰ | خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیے

سفینہ = کشتی - ناخدا = نا د خدا -

رونے سے اور عشق مین بیباک ہوگئے | ۱۰۱۱ | دھوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہوگئے

پاک ہوگئے = بےحیا ہوگئے -

صرفِ بہائے مئے ہوئے آلاتِ میکشی ١٠١٢ تھی یہ ہی دو حساب سے یوں پاک ہوگئے

یہ = ادا سے بہائے مئے بعوض آلاتِ میکشی ۔

پوچھے ہے کیا وجود و عدم اہلِ شوق کا ١٠١٣ آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہوگئے

اپنی آگ کے = اپنی آتشِ شوق کے ۔

نشّہ ہا شادابِ رنگ و ساز ہا مستِ طرب ١٠١٤ شیشۂ مے سروِ سبزِ جوئبارِ نغمہ ہے

شاداب رنگ = بارنگِ سیراب ۔ شیشۂ مے الخ = لبِ جوئے نغمہ کا سرو شیشۂ سبزِ مے ہے ۔

ہمنشیں مت کہہ کہ برہم کر نہ بزمِ عیشِ دوست ١٠١٥ واں تو میرے نالہ کو بھی اعتبارِ نغمہ ہے

برہم کر نہ = برہم نکر اپنے نالہ سے ۔ واں تو الخ = پس نالہ میرا سبب سرگرمی بزمِ مذکور کا ہوگا نہ باعثِ برہمی ۔

عرضِ نازِ شوخیِ دنداں برائے خندہ ہے ١٠١٦ دعوئ جمعیتِ احباب جائے خندہ ہے

اظہارِ نازِ شوخیِ دنداں ہنسنے کے لئے ہے اپنی بے ثباتی و ناپائداری پر اسیطرح دعوائے جمعیتِ احباب کہ یہہ جمعیت بھی تدریجاً ٹوٹنے والی اور احباب دنداں کی مانند متفرق ہونیوالے ہیں ۔

ہے عدم میں غنچہ محوِ عبرتِ انجامِ گل ١٠١٧ یکجہاں زانو تامّل در قفائے خندہ ہے

انجامِ گل = پریشان انجامی ۔ غنچہ کو زانو تامّل بلحاظ سر بگریبان و زانو ہونے غنچہ کے کہا ہے ۔

کلفتِ افسردگی کو عیشِ بیتابی حرام | ۱۰۱۸ | ورنہ دندان در دل افشردن بنائے خندہ ہے

کدورتِ دلی و غمی محبت کو بیتابی محبت کا عیش نصیب نہین ورنہ دانت دل مین یا جگر مین چبھونا (جو کنایہ خونِ دل اپنا پینے یا اپنا جگر کھانے سے عالمِ شکیبائی مین) بنا خندۂ عیش کی ہے ۔ لبِ زخمِ دل سے جو بفشارِ دندان پیدا ہوتا ہے خندۂ دندان نما کیا خوب ہویدا ہوتا ہے ۔

سوزشِ باطن کے ہین احباب منکر ورنہ یان | ۱۰۱۹ | دل محیطِ گریہ و لب آشنای خندہ ہے

سوزش سبب گدازِ دل اور مبالغۃً وہ گداز موجدِ محیطِ بے ساحل ہوا ۔ اسکو شورش پڑہین تو ابلغ ہوگا یعنے لفظِ شورش بدو شین معجمہ بمعنی دیوانگی جسمین ایہام شورِ دریا کا بھی ہے چاہئے تا دیوانون کی دونون حالت پر جو مصدرِ گریہ و خندہ ہوتے ہین دلالت کرے فافہم ۔

حسنِ بے پروا خریدارِ متاعِ جلوہ ہے | ۱۰۲۰ | آئینہ زانوی فکرِ اختراعِ جلوہ ہے

بمضمونِ فاحببت حسن مستغنی اپنے متاعِ جلوہ کا خریدار یعنے خواہان ہے آئینہ جو کنایہ مظاہر سے ہے اختراعِ جلوہ کے لئے زانوی فکر ہوگیا ہے آئینہ زانو پر رکھتے ہین ۔ آئینہ زانو کاسۂ زانو کو کہتے ہین ۔ لطف ظاہر ۔ مجازی معنے بھی تھوڑے تغیر سے یون ہی ہون گے ۔

تا کجا اے آگہی رنگِ تماشا باختن | ۱۰۲۱ | چشمِ واگردیدہ آغوشِ وداعِ جلوہ ہے

اے آگہی تو تماشای جلوہ کو کہان تک کھوئیگی چاہئے دیدۂ دل سے اس جلوہ کا

تماشا کرنا کیونکہ آنکھ کھلنے تک جو صورتِ آغوش کشادہ ہے جلوہ پدرود ہو جاتا ہے۔

جب تک دہانِ زخم نہ پیدا کرے کوئی ۱۰۲۲ مشکل کہ تجھ سے راہِ سخن وا کرے کوئی

دلِ مجروحِ الفت کا دہانِ زخم گویا راہِ سخن ہے دلبر کے ساتھ۔ قابلیت ہمکلامی محبوب کی اسی دہانِ زخم سے حاصل ہوتی ہے نہ دہانِ تکلم سے۔

عالم غبارِ وحشتِ مجنون ہے سر بسر ۱۰۲۳ کب تک خیالِ طرۂ لیلا کرے کوئی

عالم تیرہ و تار کو باعتبار سیاہی کے طرۂ لیلی یعنے سامان زینت ہم خیال کرتے ہیں حالانکہ عالم مذکور غبارِ وحشتِ مجنون یعنے گردِ بیابانِ وحشت ہے۔

افسردگی نہین طرب انشای التفات ۱۰۲۴ ہان درد بنکے دل مین مگر جا کرے کوئی

بیدردی عشق نہین ہے خوشی پیدا کرنیوالی توجہ محبوب کی مگر سراپا دردِ عشق ہوکے محبوب کے دل مین کوئی عاشق جا کرے تو منشار اُسکی توجہ کا ہوگا۔

رونے سے اے ندیم ملامت نکر مجھے ۱۰۲۵ آخر کبھی تو عقدۂ دل وا کرے کوئی

آخر کبھی تو الخ = کیونکہ رونے سے دل کھلتا ہے۔

چاکِ جگر سے جب رہِ پرسش نہ وا ہوی ۱۰۲۶ کیا فائدہ کہ جیب کو رسوا کرے کوئی

رہِ پرسش = رہ پرسش معشوق کی چاکِ جگرِ عاشق کو۔ جیب کو رسوا کرے گریبان کو پھاڑ کے عیب کو رسوا کرے۔

لختِ جگر سے ہے رگِ ہر خار شاخِ گل ۱۰۲۷ تا چند باغبانیِ صحرا کرے کوئی

لختِ جگر = باغبان مذکور یعنے عاشق۔ کوئی = عاشق۔

ناکامیٔ نگاہ ہے برقِ نظارہ سوز	١٠٢٨	تو وہ نہین کہ تجھکو تماشا کرے کوئی
ناکامی - باعثِ ناکامی -		
ہر سنگ و خشت ہی صدفِ گوہرِ شکست	١٠٢٩	نقصان نہین جنون سی جو سودا کری کوئی
کوئی عاشق بذریعۂ جنون سنگ و خشتِ طفلان مول لے تو اس سودے مین نقصان نہین بلکہ گوہرِ شکست حاصل ہونیکا فائدہ ہے کیونکہ سنگ خشت اس گوہر کے صدف ہین -		
سر بر ہوی نہ وعدۂ صبر آزما سے عمر	١٠٣٠	فرصت کہان کہ تیری تمنا کرے کوئی
وعدۂ صبر آزما سے جسکے لئے صبرِ ایوبؑ چاہئے - تیری تمنا کرے جسکے لئے عمرِ نوحؑ چاہئے -		
ہے وحشتِ طبیعتِ ایجاد یاس خیز	١٠٣١	یہہ درد وہ نہین کہ نہ پیدا کرے کوئی
وحشت - بیماریٔ وحشت - نہ پیدا کرے - تشخیص نکرسے بلکہ بعد تشخیص مایوسی علاج سے مرضِ مذکور کے ظاہر ہوتی ہے -		
بیکاریٔ جنون کو ہی سر پیٹنے کا شغل	١٠٣٢	جب ہاتھ ٹوٹ جائین تو پھر کیا کری کوئی
ہاتھ ٹوٹ جائین - سر پیٹتے پیٹتے ہاتھ ٹوٹ جائین -		
حسن فروغِ شمعِ سخن دور ہی اسد	١٠٣٣	پہلے دلِ گداختہ پیدا کرے کوئی
دلِ گداختہ - دل گداختہ شمع کی مانند -		
ابنِ مریم ہوا کرے کوئی	١٠٣٤	میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

حضرت عیسی معجز دم ہون تو کیا - ہوا کرین - میرے درد عشق کی دوا کرین تو سمجھون -

شرع و آیین پر مدار سہی | ۱۰۳۵ | ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی

مدار = قرار مکافات - ایسے قاتل کا = ایسے قاتلِ خوبرو کا - کیا کرے = کیا بدلہ کرے -

چال جیسے کڑی کمان کا تیر | ۱۰۳۶ | دل مین ایسے کی جا کرے کوئی

جسکی چال ایسی سخت و تند ہوگی تو دل اُسکا کیسا ہوگا -

بات پر وان زبان کٹتی ہے | ۱۰۳۷ | وہ کہین اور سنا کرے کوئی

کوئی = عاشق -

بک رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ | ۱۰۳۸ | کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

کوئی = معشوق -

نہ سنو گر برا کہے کوئی | ۱۰۳۹ | نکہو گر برا کرے کوئی

برا کہے = غیبت کرے - نکہو = مذمت نکرو -

کون ہے جو نہین ہے حاجتمند | ۱۰۴۰ | کس کی حاجت روا کرے کوئی

کسکی حاجت الخ = کیونکہ سب محتاج ہین -

کیا کیا خضر نے سکندر سے | ۱۰۴۱ | اب کسے رہنما کرے کوئی

کسے = کسکو -

بہت سہی غمِ گیتی شراب کم کیا ہے ۱۰۴۲ غلامِ ساقیِ کوثر ہون مجکو غم کیا ہے

شراب کم کیا ہے = شراب کم کیا ہے ازالۂ غم کے لئے ۔

تمہاری طرز و روش جانتے ہین ہم کیا ہی ۱۰۴۳ رقیب پر ہے اگر لطف تو ستم کیا ہے

تم جسپر لطف کرتے ہو اسپر ستم بھی کرتے ہو پس تمہارا لطف رقیب پر عین ستم ہے ہمپر کیا ہے ۔

سخن مین خامۂ غالب کی آتش افشانی ۱۰۴۴ یقین ہی ہمکو بھی لیکن اب اسمین دم کیا ہی

آتش افشانی = گرم بیانی ۔

جوہرِ تیغ بسرچشمۂ دیگر معلوم ۱۰۴۵ ہون مین وہ سبزہ کہ زہرآب اُگاتا ہی مجھے

سبزۂ جوہر تیغ کا اوگنا اور کسی چشمہ پر نہین ہوتا ۔ مین سبزۂ جوہر ہون کہ زہرآب جو تیغ کو دیتے ہین مجھے اُگاتا ہے ۔

مدعا محوِ تماشای شکستِ دل ہے ۱۰۴۶ آئینہ خانہ مین کوئی لئے جاتا ہی مجھے

مین خواہان اپنی شکستِ دل کے دیکھنے کا ہون آئینہ خانہ مین جاکر صورت پرستی کیا کرون ۔ مجھے آئینہ خانہ مین بھلا کوئی کیا لیجائیگا ۔ دوسرا پہلو ۔ محبوب اپنے ساتھ آئینہ خانہ مین مجھے لئے جاتا ہے ۔ مدعا اُسکا یہہ ہے کہ میری شکستِ دل کو وہان تماشا کرے بوجہ رشک اس بات کے کہ عاشق کے دل کیطرف اُسکی توجہ نہوی آئینہ خانہ کیطرف ہوی ۔

نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کفِ خاک ۱۰۴۷ آسمان بیضۂ قمری نظر آتا ہے مجھے

عالم یکمشت خاک ہے برنگ قمری اور نالہ و شیون قمری کی مانند عالم کا سر پر ہے
پس میری نظر مین آسمان بیضۂ قمری ہے جس سے قمری عالم پیدا ہوی ہے۔

زندگی مین تو وہ محفل سے اٹھا دیتے تھے | ۱۰۴۸ | دیکھون اب مرگئے پر کون اوٹھاتا ہی مجھے

کون اٹھاتا ہے مجھے = ایہام یعنے میرے مردے کو کون اوٹھاتا ہے۔

روندی ہوی ہی کوکبۂ شہریار کی | ۱۰۴۹ | اترائے کیون نہ خاک سر رہگذار کی

کوکبہ = جمعیت۔ اترائے = ناز کرے۔

جب اوسکے دیکھنے کیلئے آئین بادشاہ | ۱۰۵۰ | لوگون مین کیون نمود نہو لالہ زار کی

نمود = نمایش۔

بھولے نہین ہین سیر گلستان کو ہم ولے | ۱۰۵۱ | کیونکر نکھائے کہ ہوا ہے بہار کی

نکھائے = ایہام۔

ہزارون خواہشین ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے | ۱۰۵۲ | بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

ہزارون خواہشین = عاشقی مین ہزارون خواہشین۔ دم نکلے = فرط ذوق سے دم نکلے۔ بہت نکلے = وصل معشوق سے بہت نکلے۔

ڈرے کیون میرا قاتل کیا رہیگا اسکی گردن پر | ۱۰۵۳ | وہ خون جو چشم تر سے عمر بھر یون دمبدم نکلے

خون مذکور چشم گریان مین نہین ٹھیرتا اسکی گردن پر کیا ٹھیریگا۔ دمبدم ایہام۔

بھرم کھلجاے ظالم تیری قامت کی درازی کا | ۱۰۵۴ | اگر اس طرۂ پرپیچ و خم کا پیچ و خم نکلے

یعنے تیرا قد دراز اسکے مقابل پست ہو جائیگا۔ طرہ اتنا دراز ہو کہ تیرے

قدسے بڑھ جائے ۔

ہوی صبح اور گھرسے کان پر رکھکر قلم نکلے	۱۰۵۵	مگر لکھوائی کوئی اوسکو خط تو ہم سی لکھوائی

ہم اس آرزو مین نکلتے ہین تا مضمونِ خط کو معلوم کرین کہ کیا لکھواتا ہے ۔

پھر آیا وہ زمانہ جو جہان مین جامِ جم نکلے	۱۰۵۶	ہوی اس دور مین منسوب مجھسے بادہ آشامی

عہد جمشید مین شراب نکلی اور جمشید نے جامِ مے بنایا ۔

کہان میخانہ کا دروازہ غالبؔ اور کہان واعظ	۱۰۵۷	پر اتنا جانتے ہین کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے = وہ جاتا تھا دروازہ مذکور پر اور ہم وہان سے نکلے

کوہ کے ہون بارِ خاطر گر صدا ہو جائیے	۱۰۵۸	بے تکلف اے شرارِ جستہ کیا ہو جائیے

کوہ جیسے صاحبِ تمکین کے بارِ خاطر ہو جاتے ہین اگر ہم نالہ ہو جائین کیونکہ آواز گونجکے کوہ سے بھی فریاد آتی ہے پس جل بجھکر خاکستر ہو جائیے مانندِ شرر کے ۔

بیضہ آسا ننگِ بال و پر ہے یہ کنجِ قفس	۱۰۵۹	از سرِ نو زندگی ہو گر رہا ہو جائیے

بیضہ بال و پر نکلنے پر رہنے کی جگہہ نہین ۔ قفس کنایہ زمین و آسمان سے ہے ۔ اس قفسِ بیضہ مانند سے نکلین تو اسمین پھنسنے نہین نکل ہی جائین ۔

مستی بذوقِ غفلتِ ساقی ہلاک ہے	۱۰۶۰	موجِ شراب یک مژۂ خوابناک ہے

اثرِ غفلتِ ساقی سے موجِ شراب مژۂ خوابناک ہوگئی ۔ غفلت کو خواب لازم ہے مستی بھی جسمین سراسر غفلت ہے غفلتِ ساقی پر مر رہی ہے ۔

غفلت = تغافل -

جوشِ جنون سی کچھہ نظر آتا نہین اسد ۔ ۱۰۶۱ ۔ صحرا ہماری آنکھہ مین یکمشت خاک ہے

جوشِ جنون کی خاک سر پر اڑانے سے صحرا ایک کفِ خاک آنکھہ مین گری ہوی ہے جو مانعِ دیدن ہے

لبِ عیسی کی جنبش کرتی ہی گھوارہ جنبانی ۔ ۱۰۶۲ ۔ قیامت کشتۂ لعلِ بتان کا خوابِ سنگین ہے

جنبشِ لبِ عیسیٰ بجاے اسکے کہ کشتۂ لعلِ بتان کو خوابِ عدم سے بیدار کرے خوابِ مذکور کے لئے گہوارہ جنبانی کر رہی ہے کیونکہ اعجازِ مسیح یہان موثر نہین ہوتا اور ہوا بھی تو اسکی زندگی مرگ سے بدتر ہے لہذا کشتۂ مذکور کا خواب عجب گران ہے -

آمدِ سیلابِ طوفانِ صدای آب ہے ۔ ۱۰۶۳ ۔ نقشِ پا جو کان مین رکھتا ہی انگلی جادہ سے

گویا طوفانِ صداے آب کے سیلاب کی آمد ہے - نقشِ پا بشکل گوش ہوتا ہے -

بزمِ مَے وحشت کدہ ہی کس کی چشمِ مست کا ۔ ۱۰۶۴ ۔ شیشہ مین نبضِ پری پنہان ہی موجِ بادہ سے

چشمِ مست کو آہو فرض کیا ہے اور وحشت لازمِ آہو ہے -

ہون مین بھی تماشائی نیرنگِ تمنا ۔ ۱۰۶۵ ۔ مطلب نہین کچھہ اس سے کہ مطلب ہی بر آوے

تمنا کی شعبدہ بازیون کا تماشا دیکھنے والا ہون فقط یہ مطلب بر آے یا بر نہ آئے یکسان ہے -

سیاہی جیسی گرجاوے دمِ تحریر کاغذ پر ۱۰۶۶ مری قسمت مین یون تصویر ہے شبہای ہجران کی

میرے صفحۂ قسمت پر قلمِ تقدیر سے شبِ ہجران کی سیاہی یون بے اندازہ بکر گئی ہے - گرجاوے = بے اندازہ گرجاوے -

ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرضِ یک افغان ہے ۱۰۶۷ خموشی ریشۂ صد نیستان سے خس بدندان ہے

ہجومِ نالہ عاجزِ حیرتِ اظہارِ یک فغان ہے - خموشی جو لازمِ حیرت ہے صد نیستانِ نالہ کے ریشہ سے خس بدندان ہے -

تکلف برطرف ہے جانستان تر لطفِ بدخویان ۱۰۶۸ نگاہِ بے حجابِ ناز تیغِ تیز عریان ہے

ہوی یہ کثرتِ غم سے تلف کیفیتِ شادی ۱۰۶۹ کہ صبحِ عید مجکو بدتر از چاکِ گریبان ہے

چاکِ گریبان = چاکِ گریبان جو ماتم مین ہوا کرتا ہے -

دل و دین نقد لا ساقی سے گر سودا کیا چاہے ۱۰۷۰ کہ اس بازار مین ساغر متاعِ دستگردان ہے

اس متاعِ عاریت و قرض کے لئے دل و دین نقد لے آ - لطفِ دستگردان بلحاظِ ساغر اظہر -

غمِ آغوشِ بلا مین پرورش دیتا ہے عاشق کو ۱۰۷۱ چراغِ روشن اپنا قلزمِ صرصر کا مرجان ہے

حالانکہ بادِ تند کشندۂ چراغِ تابان ہے مگر چراغِ وجودِ عاشق دریاے صرصر کا مرجان یعنے پلا ہوا ہے - مرجان = مونگا -

خموشیون مین تماشا ادا نکلتی ہے ۱۰۷۲ نگاہ دل سے تری سرمہ سا نکلتی ہے

دل کو خاموشی سے تعلق ہے جیسے سرمہ کو - لہذا بنا بر خموشیہا نگاہ تیری

دل عاشق سے اندازِ تماشا دکھانیوالی یعنے سرمہ آلود نکلتی ہے ۔

فشارِ تنگیٔ خلوت سے بنتی ہے شبنم	١٠٧٣	صبا جو غنچہ کے پردہ مین جانکلتی ہے

فشارِ تنگیٔ خلوت سے = دباؤ سے تنگیٔ خلوتِ غنچہ کے ۔

نپوچھہ سینۂ عاشق سے آبِ تیغِ نگاہ	١٠٧٤	کہ زخمِ روزنِ در سے ہوا نکلتی ہے

آبِ تیغ نگاہِ معشوق گرمیٔ سوز سے سینۂ خستۂ عاشق کے ہوا ہنکر یون نکلتا ہے جیسے روزنِ در سے ہوا نکلتی ہے ۔

جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے	١٠٧٥	نافہ دماغِ آہوے دشتِ تتار ہے

نافہ اس شانہ زنی کے اثر سے نافِ آہو نہین بلکہ دماغِ آہو یعنے سرمایہ اسکے غرور کا ہے ۔

کس کا سراغِ جلوہ ہے حیرت کو اے خدا	١٠٧٦	آئینہ فرشِ ششش جہتِ انتظار ہے
ہے ذرہ ذرہ تنگیٔ جا سے غبارِ شوق	١٠٧٧	گر دام یہہ ہے وسعتِ صحرا شکار ہے

وجود عاشق کا ذرہ ذرہ تنگیٔ جا سے جیسے غبارِ شوق کے مانند پھیل گیا ہے۔ شوق کی وسعت ظاہر ہے۔ جب غبارِ شوق دام ہے تو وسعتِ صحرا اس دام کا شکار ہے ۔

دل مدعی و دیدہ بنا مدعا علیہ	١٠٧٨	نظارہ کا مقدمہ پھر روبکار ہے

دیدہ بنا مدعا علیہ ہے کیونکہ دیدہ اپنے نظارہ سے باعثِ گرفتاریٔ دل ہوا ہے بلحاظِ تعلق نظارہ بروی محبوبان روبکار کا لطف ظاہر ہے ۔

چھڑکے ہے شبنم آئینۂ برگِ گل پر آب	١٠٧٩	اے عندلیب وقتِ وداعِ بہار ہے

آب بر آئینہ ریزند قفای سفری ۔

بے پردہ سوی وادی مجنون گزر نکر	۱۰۸۰	ہر ذرہ کے نقاب مین دل بیقرار ہی

بے حجاب وادی مجنون کیطرف گذار نکر کیونکہ یہان ہر ذرۂ خاک کے نقاب مین دلِ بیقرارِ مجنون پوشیدہ تڑپ رہا ہے ۔ میر تقی ؎ ہر ذرہ خاک اسکی گلی مین ہے بیقرار * یان کونسا ستم زدہ ماٹی مین ملگیا ۔

اے عندلیب یک کفِ خس بہر آشیان	۱۰۸۱	طوفانِ آمد آمدِ فصل بہار ہے

اے عندلیب یک کفِ خس اپنی پناہ کیلئے جمع کر کیونکہ اَلغریق یتشبث بکلِ حشیش ۔ ڈوبتا ہر تنکی پر ہاتھ مارتا ہے ۔

دل مت گنوا خبر نہ سہی سیر ہی سہی	۱۰۸۲	اے بیدماغ آئینہ تمثال دار ہے

تجھی آگاہی نہی کہ اسمین کون ہے ۔ تماشای ظاہر ہی سہی جیسے آئینۂ با تصویر کو دیکھا کرتے ہین ۔ اے بیدماغ یعنے ای حواس باختہ ۔ قلوب المومنین عرش اللہ تعالی ۔

غفلت کفیلِ عمر و اسد ضامن نشاط	۱۰۸۳	ای مرگ ناگہان تجھی کیا انتظار ہے

عمر غفلت مین گذرتی ہے اور غالب نشاطِ زندگی کا غافلانہ ضامن ہوگیا ہی ۔ ای مرگ مفاجا اسکی خبر کیون نہین لیتی ۔

آئینہ کیون ندون کہ تماشا کہین جسے	۱۰۸۴	ایسا کہان سے لاؤن کہ تجھ سا کہین جسے

بہر دو پہلوی حقیقت و مجاز ۔ آئینۂ دل یا آئینۂ صورت تجھے کیون ندون

اور ایسا تماشا کیون نکرون جسے تماشا کہین - دوسرا - محبوب ایسا کہان سے لاؤن جسے تجھ سا کہین -

حسرت نے لا رکھا تری بزم خیال مین	١٠٨٥	گلدستۂ نگاہ سویدا کہین جسے

بزم مین گلدستہ رکھتے ہین - میری حسرت دل نے تیرے بزم خیال مین گلدستۂ بصر بصیرت کو لا رکھا ہے جو عبارت داغ سویدا سے ہے -

پھونکا ہے کس نے گوش محبت مین اے خدا	١٠٨٦	افسون انتظار تمنا کہین جسے

کس نے اے خدا گوش عشق مین افسون انتظار پھونکا ہے جو مراد تمنا سے ہے - تمنا ملزوم اور انتظار اسکا لازم ہے -

ہے چشم تر مین حسرت دیدار سے نہان	١٠٨٧	شوق عنان گسیختہ دریا کہین جسے

چونکہ گریہ مانع دیدن ہے سیل بے زنہار شوق یعنے اشک کو جسے دریا کہین حسرت دیدار نے دیدۂ تر مین روک رکھا ہے -

شبنم بہ گل لالہ نہ خالی ز ادا ہے	١٠٨٨	داغ دل بیدرد نظر گاہ حیا ہے

کیونکہ دل مین فقط داغ ہوا اور درد نہو وہ داغ شرم وحیا کا مصداق فیہ نظر ہے یعنے حیا اُسپر طعنہ زن ہے - حیا کو شبنم سے تشبیہ دی ہے باعتبار عرق آلودگی حیا کے - واللہ اعلم -

دل خون شدۂ کشمکش حسرت دیدار	١٠٨٩	آئینہ بدست بت بدمست حنا ہے

بدست بت بدمست حنا نہین ہے بلکہ ہمارا آئینۂ دل ہے جو کشمکش حسرت

دیدار سے خون ہوگیا ہے - آئینہ کا محبوب کے ہاتھہ مین حنا ہو جانا ایک نئے رنگ کا مضمون ہے -

شعلہ سے نہوتی ہوس شعلہ نے جو کی	۱۰۹۰	جی کسقدر افسردگی دل پہ جلا ہے

ہوس شعلہ = یعنے جی کا جلنا افسردگی دلبر - جو کی = جو گرمی کی -

تمثال مین تیری ہے وہ شوخی کہ بصد ذوق	۱۰۹۱	آئینہ بہ انداز گل آغوش کشا ہے

آئینہ بغل کشا بصد یارگی ہے گل شگفتہ کی مانند تیری مورت کی شوخی سے -

خو نے تری افسردہ کیا وحشت دل کو	۱۰۹۲	معشوقی و بے حوصلگی طرفہ بلا ہے

خوی سرد مہری نے تیری ہماری تپش دل کو جو لازم تعشق ہے افسردہ کر دیا ہے ایسی معشوقی جسمین حوصلۂ دلربائی نہو نہایت بری ہے -

مجبوری و دعوای گرفتاری الفت	۱۰۹۳	دست تہ سنگ آمدہ پیمان وفا ہے

بیدستری مین دعوای عشقبازی کر رہے ہین - ہمارا دست زیر سنگ جو تمثیل بیدستری ہے دست پیمان دوستی ہوگیا ہے -

معلوم ہوا حال شہیدان گذشتہ	۱۰۹۴	تیغ ستم آئینۂ تصویر نما ہے

معلوم ہوا کہ اُن شہیدون کا خون شمشیر ستم قاتل سے ابتک دھویا نگیا اور تیغ مذکور آئینۂ تصویر نما اُن کے لئے ہوگئی ہے -

اے پرتو خورشید جہانتاب ادہر بھی	۱۰۹۵	سایہ کیطرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

عجب وقت = روز سیاہ -

ناکردہ گناہون کی بھی حسرت کی ملے داد	۱۰۹۶	یارب اگر ان کردہ گناہون کی سزا ہے

باوجود گناہ کرنے کی حسرت کے ہم نے خوفِ الٰہی سے بہتیرے گناہ جو نہین کئے اسکی بھی جزا ہمین ملے۔

منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی	۱۰۹۷	قسمت کھلی ترے قد و رخ کی ظہور کی

تجلی چاہتی تھی کہ اس شکل مین آپ جلوہ گری کرے۔
زہے قسمت تیرے شکلِ قد و رخ کی کہ جسمین تجلی نے ظہور کیا۔

اک خونچکان کفن مین کروڑون بناؤ ہین	۱۰۹۸	پڑتی ہے آنکھہ تیرے شہیدون پہ حور کی

بناؤ = آرایشین = آنکھہ = چشمِ شوق۔

لڑتا ہے مجھہ سے حشر مین قاتل کہ کیون اوٹھا	۱۰۹۹	گویا ابھی سنی نہین آواز صور کی

لڑتا ہے کہ ہمارا کشتہ ہوکے آواز صور پر کیون اُٹھا۔ جب ہم آواز دین تو اوٹھنا۔ صور پھنکا کرے۔

آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج	۱۱۰۰	اُڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی

پرندے آمدِ بہار مین بولنے لگتے ہین۔ اُڑتی = ایہام۔

گو وان نہین پہ وان کے نکالے ہوئے تو ہین	۱۱۰۱	کعبہ سے ان بتون کو بھی نسبت ہے دور کی

عرب بایام جاہلیت مین بتون کو کعبۂ شریف کے اندر بٹھاکے پوجتے تھے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مبعوث ہوے تو کعبہ مین تشریف لیجاکے یہہ آیۃ شریف پڑھکے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

چوبِ دستی سے بتون کی طرف اشارہ کرنے لگے تو بُت اوندھے منہ گرنے لگے۔ اُن مین جو مورتین انبیا علیہم السلام کی تھین حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُنکو زمین مین گڑوا دین۔ دوسرے پتلے توڑ توڑ کے آستانِ کعبہ کے پتھرون مین دے گئے۔

گرمی سہی کلام مین لیکن نہ اسقدر | ۱۱۰۲ | کی جس سے بات اُس نے شکایت ضرور کی

شکایت ضرور کی۔ سامع نے شکایت ضرور کی۔

غم کھانے مین بودا دلِ ناکام بہت ہے | ۱۱۰۳ | یہ رنج کہ کم ہے مے گلفام بہت ہے

چونکہ بودا دل ہمارا غم کہا نہین سکتا۔ ہمین شراب گلرنگ کم ہونیکا رنج بہت ہے۔ کم بہت مین تضاد ہے۔

کہتے ہوے ساقی سے حیا آتی ہے ورنہ | ۱۱۰۴ | ہے یون کہ مجھے دُردِ تہ جام بہت ہے

اپنی دُرد خوازی ساقی سے کہتے شرم آتی ہے ورآلا بات یہہ ہے شراب صاف نہو تو دُرد بھی مجھے کافی ہے۔

کیا زہد کو مانون کہ نہو گرچہ ریائی | ۱۱۰۵ | پاداشِ عمل کی طمعِ خام بہت ہے

کیونکہ زہد اگرچہ ریائی نہو مگر جزای عمل کی طمع کیوجہ سے خالصاً للہ نہوا۔

ہین اہلِ خرد کس روشِ خاص پہ نازان | ۱۱۰۶ | پابستگیِ رسم و رہِ عام بہت ہے

اہلِ خرد پر طعن ہے کہ یہہ لوگ بالکل پابند رسم و عادتِ عوام ہو کر کس روشِ خاص پر ناز کرتے ہین۔

زمزم ہی پہ چھوڑو مجھے کیا طوف حرم سے	۱۱۰۷	آلودہ بہ مئے جامۂ احرام بہت ہے

مجھے چاہ زمزم ہی پر رہنے دو۔ طوفِ حرم سے مجھے کیا سروکار۔ تا اپنے جامۂ احرام کو جو بہت آلودہ شراب ہے دھو لوں۔

ہے قہر گر اب بھی نہ بنے بات کہ اُنکو	۱۱۰۸	انکار نہیں اور مجھے ابرام بہت ہے

نہ بنے بات = نہ بنے بات وصل کی۔ انکار نہیں = انکار نہیں وصل سے قہر = غضب۔ ابرام = اصرار۔

خون ہو کے جگر آنکھ سے ٹپکا نہیں اے مرگ	۱۱۰۹	رہنے دے مجھے یان کہ ابھی کام بہت ہے

دنیا مین کام خونِ جگر رونے کا بہت رہگیا ہے۔ جب سب مصیبتیں جھیل لوں تو اسے موت تب آنا۔ جگر = تمام جگر۔

مدت ہوی ہے یار کو مہمان کئے ہوے	۱۱۱۰	جوشِ قدح سے بزم چراغان کئے ہوے

جوشِ قدح = کثرتِ جام مئے۔

کرتا ہون جمع پھر جگرِ لختِ لخت کو	۱۱۱۱	عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگان کئے ہوے

لفظ دعوتِ مژگان صرف برعایتِ بزم و مہمان ہے جو مطلع مین گذرا ورالا زینتِ مژگان بہتر تہا۔ لختِ جگر آرایشِ مژگان ہے نہ غذاے مژگان۔ لخت لخت = پارہ پارہ۔

پھر وضعِ احتیاط سے رُکنے لگا ہے دم	۱۱۱۲	برسون ہوے ہین چاک گریبان کئے ہوے

یعنے ضبطِ شورشِ دیوانگی سے جی گھبرانے لگا ہے جو کنا یہ ہے گریبان

نہ پھاڑنے سے - اب چاکِ گریبان سے جی کو آسایش ہوگی -

پھر گرمِ نالہ ہای شرربار ہے نفس | ۱۱۱۳ | مدت ہوی ہی سیرِ چراغان کئی ہوے

گرمِ نالہ ہاے شرربار ہے چراغان کرنیکے لئے -

پھر پرسشِ جراحتِ دل کو چلا ہی عشق | ۱۱۱۴ | سامانِ صد ہزار نمکدان کئے ہوے

پرسش کی جگہہ لفظ چارہ یا مرہم مناسب تہا - عشق کی پرسش گویا جراحتِ مذکور پر نمکپاشی کرنی ہے -

پھر بھر رہا ہی خامۂ مژگان بخونِ دل | ۱۱۱۵ | سازِ چمن طرازیِ دامان کئے ہوے

سازِ چمن طرازی = سامانِ چمن نگاری -

باہم دگر ہوے ہین دل و دیدہ پھر رقیب | ۱۱۱۶ | نظارہ و خیال کا سامان کئے ہوے

نظارہ و خیال کا سامان = محبوب کے نظارہ و خیال کا سامان - اس مین لف و نشر غیر مرتب ہے -

دل پھر طوافِ کوی ملامت کو جای ہے | ۱۱۱۷ | پندار کا صنم کدہ ویران کئے ہوے

طوافِ کوی ملامت = وہ نکوہش و سرزنش جو کوچۂ عاشقی مین حاصل ہو - پندار کا صنم کدہ الخ = اپنے تکبر و خود پرستی کے بتکدہ کو ڈھائے ہوے -

پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب | ۱۱۱۸ | عرضِ متاعِ عقل و دل و جان کئے ہوے

خریدار = معشوق -

دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال | ۱۱۱۹ | صد گلستان نگاہ کا سامان کئے ہوے

گل و لالہ کنایہ ہے محبوبانِ گل رو لالہ رخسار سے۔ یا نامۂ دلدار کے فقراتِ رشکِ گلزار سے جسکا ذکر ما بعد ہے۔
مصرعِ ثانی حال ہے خیال کا۔ سو گلستان کے نظارہ کا سامان گل و لالۂ مذکور کے تماشے کیلئے کئے ہوے۔

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس	۱۱۲۰	زلفِ سیاہ رخ پہ پریشان کئے ہوے

ہوس = اُسی کا شوقِ جلوہ گری یا آرزوی عاشق۔

چاہے ہے پھر کسی کو مقابل مین آرزو	۱۱۲۱	سرمہ سے تیز دشنۂ مژگان کئے ہوے

کسی کو = قاتل کو سامنے چاہے ہے اپنے شہید ہونیکے لئے۔ دوسرا مصرع حال ہے قاتل مذکور کا۔

اک نوبہار ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ	۱۱۲۲	چہرہ فروغِ مے سے گلستان کئے ہوے

نوبہارِ ناز کو = یارِ نازنین کو۔ دوسرا مصرع حال ہے نوبہارِ ناز کا۔

نویدِ امن ہے بیدادِ دوست جان کیلئے	۱۱۲۳	رہی نہ طرزِ ستم کوئی آسمان کیلئے

مصرعِ ثانی مین تعلیل ہے یعنے کیونکہ اس بیداد کے بعد آسمان کیلئے کوئی طرزِ ستم باقی نرہی۔

بلا سے گر مژۂ یار تشنۂ خون ہے	۱۱۲۴	رکھون کچھ اپنی بھی مژگانِ خونفشان کیلئے

بلا سے مژۂ یار خونریزیٔ اغیار کرے۔ میری خونریزی نکرے۔ مین چاہتا ہون اس رشک سے لہو روؤن اور آرایشِ مژگان کرون۔

رہا بلا مین بھی مین مبتلای آفتِ رشک	۱۱۲۵	بلای جان ہے ادا تیری اک جہان کیلئے

تیرا بلا زدہ ادا ہو سکے رشک میں دنیا بھر کے بلا زدگانِ ادا کے مبتلا رہا ۔

فلک نہ دور رکھ اُس سے مجھے کہ میں ہی نہیں | ۱۱۲۶ | دراز دستیٔ قاتل کے امتحان کیلئے

پس مجھے اُس سے نزدیک رکھ ۔ اور دوسرون کو دُور رکھ ۔ درازدستیٔ ستم قاتل دور دستون کی خبر لیگی ۔ مبالغہ ہے اُسکے دست درازمین کہ بہت دُور تک پہونچ جائیگا ۔

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت سے | ۱۱۲۷ | اُٹھا اور اُٹھ کے قدم مَین نے پاسبان کیلئے

محبوب جب اُٹھا وہین اُٹھ کے مَین نے بھی قدم پاسبان کے پکڑے کہ بھید میرا ظاہر نکرے ۔

بقدرِ شوق نہین ظرف تنگنای غزل | ۱۱۲۸ | کچھ اور چاہیے وسعت مرے بیان کیلئے

بیان = بیانِ شوق ۔

دیا ہے خلق کو بھی تا اُسے نظر نہ لگے | ۱۱۲۹ | بنا ہے عیش تجمل حسین خان کیلئے

اُسے = اضمار قبل الذکر یعنے تجمل حسین خان کو ۔

دیا ہے کا فاعل خالق تعالی ۔

زمانہ عہد مین اُسکے ہے محو آرایش | ۱۱۳۰ | بنین گے اور ستارے اب آسمان کیلئے

آرایش = مراعاتِ نام ممدوح یعنے تجمل ہے ۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے | ۱۱۳۱ | سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکران کیلئے

سفینہ = کشتی اور بیاض ۔ ایہامی لفظ ہے ۔

ادای خاص سے غالب ہوا ہی نکتہ سرا	۱۱۳۲	صلای عام ہی یارانِ نکتہ دان کیلئے

یاران = شاعران ۔

تمت بالخیر

شرح بعض ابیات قصاید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساز یک ذرہ نہین فیض چمن سے بیکار	۱	سایۂ لالۂ بیداغ سویدای بہار

ساماں ذرہ بھر کا فیض نثار و نمای چمن سے بیکار نہین - یہہ دعوی ہوا - دلیل اسکی لالۂ بیداغ کا سایہ - باآنکہ سایہ کو ثبات و قرار نہین فیض مذکور سے قرار پذیر ہو کے دل بہار کا سویدا بنجاتا ہے -

مستی باد صبا سے ہی بعرض سبزہ	۲	ریزۂ شیشۂ مَی جوہر تیغ کہسار

پہنای سبزہ مین اثر مستی صبا سے جوہر تیغ کہسار ریزہ ہاے شیشۂ شکستۂ شراب ہو گئے ہین - تیغ کوہ = بلندی کوہ - عرض و جوہر یہان ایہام تناسب ہے -

مستی ابر سے گلچین طرب ہے حسرت	۳	کہ اس آغوش مین ممکن ہی دو عالم کا فشار

مستی ابر کو دیکھہ کے حسرت نظارہ طرب اندوز ہے کہ آغوش کشادۂ ابر مین دو عالم کے دو معشوقون کو ایک جگہہ فشار دینا ممکن ہے -

کوہ و صحرا ہمہ معموری شوق بلبل	۴	راہ خوابیدہ ہوی خندۂ گل سی بیدار

معموری = معمورہ (نسخہ) راہ خوابیدہ = راہ دور ودراز وہموار -

کاٹ کر پھینکئے ناخن تو باندازِ ہلال	۵	قوت نامیہ اُسکو بھی بنچھوڑے بیکار

ناخنِ بریدہ ہلالیت سے بدریت کو پہنچ جاسے -

کفِ ہر خاک بگردون شدہ قمری پرواز	۶	دامِ ہر کاغذِ آتش زدہ طاؤس شکار

طاؤس شکار = بلحاظ سبز ہوسنے شرارون سکے فیض ہواسے -

میکدہ مین ہو اگر آرزوِ گُل چینی -	۷	بھول جا ایک قدح بادہ بہ طاقِ گلزار

قدحِ مذکور بہ اثرِ ہوا گلِ گلاب ہو جائیگا -

قصیدہ

ہو وہ سرمایۂ ایجاد جہان گرمِ خرام	۸	ہر کفِ خاک ہی وان گردۂ تصویرِ زمین

جہان = جس جگہہ -

نسبتِ نام سی اُسکے ہی یہہ رتبہ کہ رہے	۹	ابداً پشتِ فلک خم شدۂ نازِ زمین

نسبتِ نام = یعنے ابوتراب - یہہ رتبہ = زمین کو یہہ رتبہ -

بُرشِ تیغ کا اُسکے ہی جہان مین چرچا	۱۰	قطع ہو جاسے نہ سر رشتۂ ایجاد کہین

قطع ہو جاسے = چرچہ سے بُرشِ مذکور سکے قطع ہو جاسے -

کفر سوز اُسکا وہ جلوہ ہی کہ جس سے ٹوٹے	۱۱	رنگِ عاشق کیطرح رونقِ بُت خانۂ چین

ٹوٹے = شکستہ ہووے -

کس سے ممکن ہو تری مدح بغیر از واجب	۱۲	شعلۂ شمع مگر شمع پہ باندھے آئین
غم شبیر سے ہو سینہ یہاں تک لبریز	۱۳	کہ رہیں خون جگر سے مری آنکھیں رنگین

تبدیلِ مصرع ثانی از والہ غفرلہ ع کہ رہیں صورتِ مقتل مری آنکھیں رنگین
یا ع کہ رہیں صورتِ مشہد مری آنکھیں رنگین۔

دلِ الفت نسب و سینۂ توحید فضا	۱۴	نگہ جلوہ پرست و نفسِ صدق گزین

توحید = بلا اضافت۔

صرفِ اعدا اثرِ شعلہ و دودِ دوزخ	۱۵	وقفِ احباب گل و سنبلِ فردوس برین

احباب = بغیر اضافت کے۔

غزل

اُس قدح کا ہے دور مجکو نقد	۱۶	چرخ نے لی ہے جس سے گردش وام

تبدیلِ مصرع اول از والہ غفرلہ ع نقد ہے مجکو اُس قدح کا دور۔

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ تعالیٰ و تقدس والمنۃ للہ عز و جل کہ ایں شرح دیوان اردوی
شاعر نازک خیال صاحب کمال بلند پایہ اوفر سرمایہ میرزا غالب دہلوی رحمہ اللہ

مصنفہ فخر الشارحین زبدۃ الکاملین اوستاد قیامت بنیاد سخن فہم واقعی حضرت
مولانا مولوی شیخ محمد عبد العلی المتخلص بہ والہ الدکنی المدراسی المولد
الحیدرآبادی المسکن والمدفن رحمۃ اللہ علیہ وقدس اللہ سرہ بمدد ربّ
المشرق والمغرب بجد وجہد بلیغ شاعرادیب صاحب الفضائل والمناقب
مولوی محمد عبد الواجد صاحب جزاہ اللہ الواہب خلف الصدق حضرت شارح
مرحوم ومغفور بحسب وصیت حضرت شارح مغفور ومبرور بنا برافادۂ طلبۂ علم ادب
بحلیۂ طبع مزین گردید وبزیور خاتمہ آراستہ گشتہ بمنصۂ ظہور رسید امید کہ
مقبول خواطر خواص وعوام شواد۔

تواریخ

قطعہ تاریخ ختم این شرح بزبان فارسی از افکار گوہر بار سرآمد
تاریخ گویان زمان سخنگوی سخندان شاعر طباع شیرین بیان
کہنہ مشاق علم وفن والا مناصب عالی مناقب حضرت مولانا
مولوی محمد عبد الحی صاحب المتخلص بہ وصف مدد گار پیمایش

و بندوبست علاقہ سرکار عالی مدظلہ

مولوی عبدالعلی والہ تخلص	اوستاد و عمّ من فخر الاماثل
در فصاحت برتر از حسان ثابت	در بلاغت بہتر از سحبانِ وائل
خاک راہ اوج فکرش کاخ گردون	خانہ زاد بحر طبعش ابر ہاطل
طوطیان را قند در منقار ریزد	ای فدای یک نوالیش صد عنادل
تا نوشتہ شرح بر دیوان غالب	آیتِ تحسین ز گردون گشت نازل
طرفہ شرحی کز سطور خویشتن	ہمچو نخل طور افروزد مشاعل
چشم پوشیدن ز رویش نیست آسان	دل گرفتن از کفش خیلی است مشکل
از حنای خاتمہ تا گشت رنگین	حرف او شد سبز اندر دیدہ و دل

وصف روشن طبع گفتا سال ختمش

انشراح دل بود زاین شرح حاصل

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

قطعہ تاریخ آغاز طبع از افکار لآلی بار آشنای اسرار جلی و خفی جناب میرزا محمد تقی صاحب المتخلص بہ تقی دام لطفہ

ای تقی طبع ہوی حضرت والہ کی شرح	جسکے سب اہل سخن تھی بدل و جان طالب
طبع کا سال لکہا مین نے یہہ منقوطہ مین	للہ الحمد ہوی شرح کلام غالب
	۱۳۱۳

ولہ قطعہ تاریخ انجام طبع

جب شرح جناب والہ سے　　غالب کا ہوا شہرہ یکسر
تاریخ کہی مین نے بھی تقی　　جو یاد رہیگی تا محشر
لکھہ ڈالین مکرر تیرہ کو بس ۱۳۱۳ھ　　اس مصرع مین سن ہی مضمر
دستور عمل تاریخ کا ہے　　ہر عشق مورخ سمجھین اگر
ہر ایک صدی مین بے دقت　　لکھہ سکتے ہین تاریخ اکثر

قطعات تواریخ از افکار گوہر بار شاعر خوش فکر سخن فہم ستودہ مناقب جناب مولوی سید عبد الصمد صاحب واصفی تخلص حیدر آبادی نبسۂ حضرت مولانا واصف مرحوم تلمیذ عالیجناب فیضماب نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی

ولہ

کی شرح آپ نے کیا اچھی جناب والہ　　اہل سخن مین جسکے سب چشم و دل ہی طالب
ای واصفی یہہ کہدو تاریخ صاف تم بھی　　آئینہ بنگیا اب گویا کلام غالب
کیا اس سے بڑھکے ہوگی مضمون کی صراحت　　پوشیدہ جسقدر تھے سب کہل گئی مطالب ۱۳۱۳ھ
ای واصفی کہا ہی مین نے یہہ عیسوی سن　　طیار ہوگئی اب شرح کلام غالب ۱۸۹۶ع

تواریخ از کلام معجز نظام شاعر ادیب ماهر لبیب ستوده مناقب جناب مولوی محمد عبد الواجد صاحب فرزند و شاگرد حضرت شارح مرحوم و مدرس فارسی مدرسه کلان انگریزی بلده علاقه سرکار عالی

رباعی در تاریخ اختتام این شرح

واجد به سخنوران چنین داده نوید	کاین شرح جناب والها گشته پدید
افزونی از آنجا چو برون رفته منش	گو مختصر مفید از روی امید

۱۳۱۱ھ

قطعه اول ایضاً در تاریخ اختتام

چون نوشته قبلگاهی شرح بر دیوان غالب	یافت از وی جمله مضمونهای پنهانی عیانی
گوهر سن بعد اتمامش چنین سفته دل من	موشگافیهای فکر قبلگاه بحر معانی

۱۳۱۲ھ

قطعه دوم در تاریخ آغاز طبع

افلاک هم برین عمل انجم نثار کردند	از نه فلک ملایک گفتند سر بسر رد
از اهل شعر واجد در محفلی که خوانند	یابند فیض از وی هم که ز بزم و هم مه
آغاز طبع را سن پروانه دلم گفت	مبین شمع رهنما در شرح جناب واله

۱۳۱۲ھ

قطعات در تاریخ انجام طبع

قطعه سوم

ز ارباب نظر هر کس که دیدش
بود این شرح یا باغ و چمن گفت
سن طبعش چو پرسیدم ز واجد
فرح افزای ارواح سخن گفت
سنه ۱۳۱۳ھ

قطعه چهارم

بیاد دار و بخوان این کتاب واجد
ز راه صدق که فخر حسب بود این شرح
از انکه زاده طبع جناب واله هست
بسی بزرگ ز روی نسب بود این شرح
چگونه شاد نشد روح میرزا نوشه
بحسن حل غوامض عجب بود این شرح
بمدرس سنه روح القدس رسید و بگفت
مفید طالب علم ادب بود این شرح
سنه ۱۳۱۳ھ

قطعه پنجم

قبلگاهی حضرت عبد العلی نامور ہ
آنکه اقلیم سخن را بود زیبا شهریار
هر قدر مدحش کنی ایدل تو در علم ادب
نزد ارباب خرد باشد یکی از صد هزار
راست میگویم که مثلش ما هر علم ادب
هم سخنور هم محقق بوده کم در روزگار
شاهد فضل و کمال او چه میخواهی دگر
میکند تصدیق او هر یک ادیب ذی وقار

اوستادی درسخن اورامسلم آمدست	فخر بروی میکند خویش استناد و اعتبار
چاپ شد این شرح بر غالب که از تصنیف اوست	زانکه هرکس طالبش بود از صغار و هم کبار
چون شدم سائل زواجد سال جان افزاش را	گفت دل مقصود قایل شد ازین حل آشکار

۱۳۱۳ھ

قطعه ششم

مولای بنده حضرت واله ادیب فحل	یکتا ز راه حق و یقین بود در فنش
شد چاپ شرح دلکش اردوی آنجناب	شد نقش مطلب اسد اللہ خان سنش

۱۳۱۳ھ

قطعه هفتم

حضرت واله والا گوهر	شرح غالب چو نوشته اول
زانکه حلال دقایق او بود	عالمی یافته فیض ازاین حل
صاحب شعر و سخن بود دلے	یافت این رتبه ز فیاض ازل
هان ندانی که جناب طوبیٰ	آنکه در فضل بلاشک افضل
آنکه دانشور و هم اهل زبان	آنکه نازان بدرش علم و عمل
آنکه سے آمد اگر سے آمد	علم را نیز رسوله بمثل
آنکه مدحش نبود طاقت من	زانکه او فخر حکیمان اجل
آنکه چشم عرب و چشم عجم	هر بسر خاک درش را کحل

چه قدر وصف کمالش کرده
بی طمع بی غرض و بی آزی
حاسدے گر بزند زنگ حسد
هرکرا درد سر رشک بود
اینهمه از پئے آن کرده رقم
سال این حل طلبیدم چو شده
بندۀ ناقصِ واجد گفتا

کرده مدحش چه قدر مستعمل
دور از ریب و مبرّا ز خلل
راہی آقاست برنگ صیقل
رایش از بهر صداعش صندل
که بود ذات شریفش اعدل
چاپ از فضلِ خدا عز و جل
شرح استاد محقق اکمل
سنه ۱۳۱۳ھ

قطعه هشتم

واجد تو بیا سیر کن این شرح نوی را
چون طالب این شرح نکو پیر و جوان بود
در فخر نظامی که بود فخر مطابع
این مصرع برجسته سن صدق عیان کرد

هر معنیٔ چون خار دریجا شده گلشن
زانروی ضروری شده اش چاپ نمودن
شد طبع بصد صحت و هم باخطِ روشن
این شرح بود ازره انصاف مبرهن
سنه ۱۳۱۳ھ

قطعه نهم

حضرت عبد العلی عالی نسب
در سخن گمنام بوده پیش ازو

در حسب استاد فن فخر زمن
گشته از وی نامور ملک سخن

بسکه دارد آب و تاب دلفروز | لفظ او گویا بود دُرِّ عدن
بگذر از جهال بدطینت که خوب | می شناسد رتبه اش صاحب سخن
در دیار روم و ایران اینجدا | باد او مشهور چون اندر وطن
شرح بر دیوان غالب چون نگاشت | حل مشکل گشته بر وجه حسن
نیست این شرح لغات و لفظها | هست این شرح غوامض جان من
این غوامض را نداند هر کسی | جز کسی کو عمر کرده وقف فن
این بتان معنی زیبای او | می پرستد گر شناسد برهمن
چاپ شد این شرح و واجد سن نوشت | عالم تحقیق شمع انجمن
۱۳۱۳ھ

قطعه دهم

حضرت واله که از فیض رسیده بجهان | مغفرت و فرحت باد ابر مدفن او
شرح چنین مختصر و نفع رسان کرده رقم | فیض و کرم معدن او علم و هنر مخزن او
شاعر و شارح همه دان رتبه هر دو عیان | شعر حسین است و نکو شرح بود احسن او
حل سنه چاپ آن کرده طلب چرخ بگفت | شاعری و شارحی اهل معانی سن او
۱۳۱۳ھ

قطعه یازدهم

هر که در گوش کرده این حل را | جلوه گر گشته بر لب او ده

ملہم آمد بہ بزم سال و بگفت | شرح دیوان میرزا نوشہ ۱۳۱۳ھ

قطعہ دوازدہم

حل کلام غالب مرحوم کا دشوار تھا
لیکن اب مشکل نہیں ہی کیونکہ اس پر لکھدئی
چھپ گئی یہ شرح میری کوشش او رمحنت سے آپ
چشم بد کو کور کردو اور سن لو ہم سے سن

کیونکہ مرزا کی تراشین اور مضامین ہین نئے
قبلگاہی حضرت والہ نے عمدہ حاشیے
فضل سے اتمام کو پہنچا دیا اللہ نے
مژدہ او دل مشکلین حل ہو گئین اس شرح سے

قطعہ سیزدہم بزبان اردو

چھپ گئی یہ شرح دلکش حسین ہے حل دقایق
اور جسکا دکھن اور اتر مین چرچا ہو گیا ہے
سال طبع اسکا ادب کہتا ہے اپنے دل سے واجد
حل کلام غالب دہلی کا زیبا ہو گیا ہے

بالخیر